SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, February 13, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House)Islamabad, at eleven minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا تقف ماليس لک به علم O ان السمع والبصر والفواد کل اولئک
کان عنه مسئولاه ولا تمش فی الارض مرحا O انک لن تخرق الارض
ولن تبلغ الجبال طولاً O کل ذلک کان سیئه عند ربک مکروها O
ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمتهO ولا تجعل مع الله الها آخر
فتلقیٰ فی جهنم ملوماً مدخوراO

(۳۹ - ۳۶، ۱۷)

ترجمہ ، اور جس بات کی تم کو صحیح خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو ۔ (سنی سنائی باتوں پر نہ جاؤ یاد رکھو کہ) بلاشبہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ گچھ ہوگی ۔(اسباز پرس کے دن سے غافل نہ ہو ' اور اس ڈھیل پر جو دنیا میں لوگوں کو دی جاتی ہے اترا نہ جاؤ) ۔ اور زمین پر اکڑ کر (اتراتے ہوئے) مت چلو ۔ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, February 13, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House)Islamabad, at eleven minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا تقف ماليس لک به علم O ان السمع والبصر والفواد کل اولئک
کان عنه مسئولاه ولا تمش فی الارض مرحا O انک لن تخرق الارض
ولن تبلغ الجبال طولاً O کل ذلک کان سیئه عند ربک مکروها O
ذلک مما اوحی الیک ربک من الحکمتهO ولا تجعل مع الله الها آخر
فتلقیٰ فی جهنم ملوماً مدخورا O

(۳۹ - ۳۶، ۱۷)

ترجمہ ، اور جس بات کی تم کو صحیح خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو ۔ (سنی سنائی باتوں پر نہ جاؤ یاد رکھو کہ) بلاشبہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ گچھ ہوگی ۔(اسباز پرس کے دن سے غافل نہ ہو ، اور اس ڈھیل پر جو دنیا میں لوگوں کو دی جاتی ہے اترا نہ جاؤ) ۔ اور زمین پر اکڑ کر (اتراتے ہوئے) مت چلو ۔ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتے

ہو (تم جو ہو وہی رہو گے ، تمہاری اکڑپھوں سے تمہاری حقیقت بدل نہ جائے گی) ۔ یہ سب بری باتیں جن سے تم کو منع کیا گیا ہے تمہارے رب کے نزدیک بڑی بیزاری کی ہیں (اس کی رضا چاہتے ہو تو خود ان باتوں سے بیزار رہو اور جس کام کے کرنے کا جس طرح حکم دیا گیا ہے وہ کئے جاؤ) ۔ یہ (ہدایت کی) باتیں اس حکمت سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی فرمائی (تاکہ لوگ قول حق ، کلمہ حق اور رسول برحق کو سمجھیں) اور (خوب یاد رکھو کہ) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ (اے مخاطب) تو ملامت زدہ راندہ (بارگاہ) ہو کر جہنم میں پھینکا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔جزاک اللہ --- جی پوائنٹ آف آرڈر جناب حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو سینٹ کے پے در پے ہنگامی اجلاسوں کا ہے ۔ جناب چیئرمین! ہم دور دراز کے علاقوں کے رہنے والے ہیں ۔ پچھلی دفعہ جو اجلاس ریکوزیشن کیا گیا تھا اس کو محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ نے دس دن کے لئے ملتوی کردیا ۔ اور ظاہر ہے کہ ہم نے بھی اسی پروگرام کے مطابق اپنے پروگرام ترتیب دیئے ۔ جماعتی پروگرام ہوتے ہیں ، اپنی مصروفیات ہوتی ہیں ، اپنے علاقے میں جانا ہوتا ہے ۔ لیکن جب ہم کراچی تک پہنچ گئے تو ہم کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے پتہ چلا کہ آپ نے دوبارہ اجلاس طلب کیا ہے ۔ یوں جو طے شدہ پروگرام تھے ان کو جوں کا توں چھوڑ کر آگئے اور یہاں پر آپ نے دو دن کے بعد اجلاس ملتوی کردیا اور آپ حضرات بیرون ملک تشریف لے گئے ۔ اب اس اجلاس کے لئے بھی میں پرسوں کوئٹہ میں تھا ۔ اس ایڈریس پر بھی مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی ہے ۔ نہ مقامی ایڈریس پر کوئی ٹیلی گرام ہمیں ملا ہے ۔ ہمیں صرف اخبار اور ٹیلی ویژن کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ اجلاس بلایا گیا ہے ۔ یہ انتہائی زیادتی ہے ۔ کہ از کم اراکین سینٹ کو بتایا جائے ، دو چار دن پہلے انہیں اطلاع ہونی چاہیے ۔ کوئی بھی اطلاع باضابطہ طور پر نہیں پہنچی ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ؟

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین! جہاں تک اس اجلاس کا تعلق ہے زیادہ تر معزز

اراکین سینٹ کو ہم نے اطلاع دی ہوئی تھی اس وقت بھی ہماری مرضی تھی کہ اجلاس جاری رہے لیکن چیئرمین اور ڈپٹی چیئر پرسن دونوں باہر جارہے تھے اور کافی معزز اراکین سینٹ بھی غیر ملکی دورے پر تھے۔ اس لئے اس وقت جاری نہیں رکھ سکے۔ لیکن ذہنی طور پر تمام معزز اراکین کو معلوم تھا کہ دس تاریخ کو یا اس کے فوراً بعد اجلاس دوبارہ بلایا جائے گا۔ اس کے بارے میں تمام اراکین کو ہم نے اعتماد میں لیا تھا۔

جناب چیئرمین۔تو یہ پہلے سے معلوم تھا جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔جی میں ایک دوسری بات کہنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! گورنمنٹ کی طرف سے یا سینٹ سیکریٹریٹ کی طرف سے ہمیں کسی کو اطلاع نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اخبارات اور ٹیلی ویژن سب شہروں تک محدود ہیں، دور دراز علاقوں میں لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین۔جی ریڈیو تو وہاں پر بھی ہوتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے جو دن مقرر کئے ہونے ہیں مثلاً 13 فروری سے لے کر یکم مارچ تک پروگرام ہے۔ مگر 17 تاریخ کو سینٹ کے nomination papers داخل کرانے ہیں۔ 21 کو withdrawal date ہے اور 2 تاریخ کو الیکشن ہیں۔ اب اس شیڈول کے مطابق دیکھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے بھی ممبران ہیں۔ اکتالیس کے اکتالیس اور باقی جو کہ وہاں compaign میں جاتے ہیں۔ وہ تو یہاں پر نہیں بیٹھ سکیں گے۔

جناب چیئرمین۔اس میں یہ ہے کہ آپ sittings کے بارے میں لاءمنسٹر صاحب سے اور لیڈر آف دی ہاؤس یا لیڈر آف دی اپوزیشن سے بیٹھ کر طے کرلیں۔ یہ sittings تو adjust ہو سکتی ہیں۔ جس طرح سہولت ہو اس کے مطابق کرلیں۔ جی جناب محمد علی خان ہوتی صاحب۔

جناب محمد علی خان ہوتی۔جناب چیئرمین! اس ضمن میں میں نے اپنے بھائی اقبال حیدر صاحب سے بات کی تھی۔ اور شاید انہیں یاد ہو۔ انہوں نے خود فرمایا تھا کہ اگلا سیشن ہم شعبان کے آخری ہفتے میں بلائیں گے۔ اور اس میں ایک ہفتہ یا پانچ دن

رمضان کے ہوں گے ۔ میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ اس کے بعد انتخابات شروع ہوں گے ' nomination papers داخل کرنے ہوں گے ۔ اور اس ضمن میں کافی تنگ و دو ہوگی ۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے یہ کہا کہ میں آٹھ تاریخ کو سیشن بلاؤں گا ۔ 6 تاریخ کو نیشنل اسمبلی ختم ہو رہی تھی ۔ اور 8 تاریخ کو انہوں نے یہ فرمایا تھا ۔ بعد میں اس کو بھی تبدیل کیا گیا ۔ جہاں تک اطلاع کا تعلق ہے ' یقین جانیئے کہ کل میں یہاں پہنچا اور آج سویرے مجھے اس اجلاس کے بارے میں اطلاع ملی ۔ وہاں پر کوئی اطلاع نہیں تھی ۔ وہاں پر صرف ہم ریڈیو اور ٹیلیوژن سن کر یہاں اسلام آباد آئے ہیں ۔ پھر آج کافی لوگ ریٹائر ہونے والے ہیں ۔ ان میں سے بیشتر یہاں موجود نہیں ہیں ۔ 17 تاریخ کو انہوں نے nomination papers داخل کرنے ہیں ۔ 18 تاریخ کو پھر scrutiny ہے ۔ 21 تاریخ کو withdrawal ہے ۔ مجھے افسوس ہے ' اپیلیں بھی کرنی ہوں گی 21 یا 22 تک اور پھر 26 تاریخ کو withdrawal ہے ۔ تو اس ضمن میں اگر اس اجلاس کو لیٹ کیا جائے تو بہرحال بہتر ہوگا الیکشن کے باعث میں نہیں سمجھتا کہ اس دوران کورم پورا ہوگا ۔ کیونکہ 15 تاریخ تک تو لوگ یہاں ہوں گے 16 کو میں سمجھتا ہوں کہ ------

جناب چیئرمین۔ اب دیکھیں اجلاس تو بلایا جا چکا ہے جہاں تک sittings کا تعلق ہے کہ کس دن sitting ہونی چاہیئے ' کون سے دن وقفے ہونے چاہییں ۔ اس کے بارے میں وزیر قانون اور لیڈر آف دی ہاؤس اور آپ بیٹھ کر آپس میں طے کرلیں پھر مجھے بتا دیں کہ یہ زیادہ مناسب ہے ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ آپ خود بتائیں جی کہ آدھے ہاؤس کا الیکشن ہونے والا ہے ۔ اب یہ ہے کہ 17 تاریخ کو nomination ہے ۔ ظاہر ہے کہ دو دن پہلے وہاں جانا پڑے گا یعنی 15 یا 16 کو اور پارٹیوں کی میٹنگز ہوں گی ' فیصلے ہوں گے ' کیا ہوگا ' کیا نہیں ہوگا ۔ اس کے بعد یہ کارروائی ---- تو ہر دو دن کے بعد رکھنا -----

جناب چیئرمین۔ آپس میں بات کرلیں اور پھر ----

جناب منظور احمد گچکی۔ لوگ اس لئے consider کرتے ہیں کہ جو کچھ اسلام آباد میں ہو رہا ہے ' وہ اس حد تک ہے ۔ مگر لوگ دوسرے صوبوں سے آتے ہیں اور ظاہر ہے contact کے لئے لوگ دوسرے لوگوں کے پاس جائیں گے -----

جناب چیئرمین۔لیڈر آف دی ہاؤس کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

Malik Muhammad Qasim: You give us a little time Sir, we will sit outside or here and it can be decided among us.

جناب چیئرمین۔ آپ اس پر فیصلہ کرلیں یا پھر میں آپ سب حضرات کو بلاکر آپ سے بات چیت کروں تا کہ consensus ہو جائے ۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد۔اس معاملے میں جو لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا ہے یہ بالکل genuine مسئلہ ہے اس پر توجہ دینی چاہیے اور ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ آپ درمیان میں چھٹیاں کیوں کررہے ہیں ۔ کیوں نہ مسلسل رکھیں ۔ جو کام بھی کرنا ہے اسے آپ تسلسل سے کرلیں ۔ بجائے اس کے کہ ایک دن کام ہو اور ایک دن چھٹی ہو ۔ دوسری بات جس پر میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہمیں جو pending business کی تفصیلات ملی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاصی بڑی تعداد میں Chairman's rulings جو ہیں ---(مداخلت) چونکہ چیئرمین کا بھی نیا الیکشن ہوگا ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will do that.

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub-rule (i) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 49th Session of the Senate of Pakistan.

i) Mr. Bashir Ahmed Matta.

ii) Brig. (Retd.) Muhammad Hayat.

iii) Mr. Manzoor Ahmed Gichki.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین - جناب میر عبدالجبار صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13/2 سے 15/2 تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - چوہدری شجاعت حسین صاحب بیرون ملک دورے پر ہیں ۔ اس نے انہوں نے 16/2 تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - جناب یحییٰ بختیار صاحب کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ وہ آج حاضر نہیں ہو سکیں گے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین - اب ایڈجرنمنٹ موشن ۔

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین صاحب ۔

جناب چیئرمین - جی فرمائیے ۔

پروفیسر خورشید احمد - میں نے دراصل رول 263 کے تحت ایک موشن آپ کو بھیجی ہے جس میں درخواست کی ہے کہ آج قاعدہ 194 کے تحت جو میری موشن ہے یعنی Current political situation of the country particularly in view of the political crises in the NWFP be discussed. تو میں یہ قاعدہ 236 کے تحت move کرنا چاہتا ہوں کہ order of precedence اور دوسرے items کے بارے میں جو procedures ہیں ۔ ان کو suspend کرکے ہم فوری طور پر قاعدہ 194 کے تحت item No.13 پر گفتگو شروع کریں ۔

Mr. Chairman: Law Minister, Prof. Sahib wants to move motion for

suspension of rules, so that he can take up the motion at item No. 13.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, this motion, in my humble opinion, should not have come even on the Order of the Day itself, because these motions come as a result of a draw. Secondly, at least one week notice is required and that notice is not there. On top of it you want to............

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Even the very laying and mentioning of the motion on the Order of the Day is in violation of the rules.

Mr. Chairman: I agree with you that 7 days' notice is required. I agree with you that

کہ یہ آؤٹ آف ٹرن نہیں ہو سکتا لیکن suspension of Rule یہ سارے میرا خیال ہے کروائیں گے ناں؟

Syed Iqbal Haider: And the debate cannot take place on this motion because this has already been debated in the National Assembly last week, on 5th of February; on this very issue a debate has taken place in the National Assembly.

جناب چیئرمین۔جی پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ دراصل وزیر قانون ایڈجرنمنٹ موشن اور Motion Under Rule 194 کو confuse کر رہے ہیں ۔ اسی لئے میں نے اس ایشو پر ایڈجرنمنٹ موشن move نہیں کی کہ اس میں کچھ قدغن ہے ۔ لیکن 194 کے تحت کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اسمبلی میں discuss ہو چکی ہو Cabinet میں discuss ہو چکی ہو UNO میں discuss ہو چکی ہو وہ بحال نہیں ہو سکتی ۔ لیکن ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں ان کا پوائنٹ درست ہے اور اسی بنا پر میں نے ایڈجرنمنٹ موشن move نہیں کی ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, the rules which generally apply for adjournment motions are normally followed unless expressly excluded forthe other motions.

جناب چیئرمین- کہاں ہے وہ، وہ کہاں لکھا ہوا ہے؟

Prof. Khurshid Ahmed: Where is that rule?

Syed Iqbal Haider: It is 75, Sir; it is 75-D. It shall not revive discussion on a matter including the discussion on the admissibility of an adjournment motion which has been discussed in the Senate or in the Assembly within last four months.

Prof. Khurshid Ahmed: That is only for adjournment motion.

جناب چیئرمین - یہ 75-D adjournment motion کو deal کرتا ہے - آپ فرما رہے ہیں کہ کوئی rule ہے، جو in a sense motion کو بھی apply کرتا ہے، under 194، وہ کون سا ہے؟

Syed Iqbal Haider: Sir, my contention is that there is a general rule also that if there is no express provision provided then the other provisions which are applicable for the adjournment motion......

جناب چیئرمین-وہ کون سا ہے جی، وہ بتائیں؟

Syed Iqbal Haider: Sir, I will just mention it.

پروفیسر خورشید احمد-نہیں وہ صرف ان کے ذہن میں ہے - کسی کتاب میں نہیں ہے -

Syed Iqbal Haider: Sir, this motion is also a motion and like an adjournment motion. The same is the case. Since it is only in relation to a policy matter and no detailed rules are provided for a motion under 194, by implication,

I would submit.......

جناب چیئرمین۔جی اس کا کچھ بتائیں کہ How do we get the implication?

Syed Iqbal Haider: First of all, Sir, the requirement of 194 has not been fulfilled.

Mr. Chairman: That is correct.

Syed Iqbal Haider: Neither notice has been given nor.........

Mr. Chairman: To that extent i agree with you that the requirements have not been fulfilled and that i why he wants to move suspension of rules.

Syed Iqbal Haider: So, there is one more suspension of rules. There are three suspensions of rules.

جناب چیئرمین۔ three اگر آپ agree کریں گے تو three ہو جائے گا۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it is lying at No. 13. The honourable member wants.......

جناب چیئرمین۔بھئی دیکھیں ناں اس میں تو میں آپ سے agree کرتا ہوں کہ جتنے بھی rule راستے میں ہیں، وہ suspend کرنے پڑیں گے۔ اگر آپ suspend نہیں کریں گے تو نہیں ہوگا۔

It is up to the House to decide that, but you are saying that it cannot be taken up because this matter has already been discussed in the National Assembly.

Syed Iqbal Haider: In the National Assembly.

Mr. Chairman: Please tell that.

Syed Iqbal Haider: Sir, my contention is that the same procedure,

which is applicable for adjournment motions, would also be followed in case of motion Rule 194.

Mr. Chairman: Where is that?

Syed Iqbal Haider: Sir, it is not stated so categorically but by implication it is, because there are no detailed rules unlike the adjournment motion, no detailed rules are provided for motions under Rule 194.

Mr. Chairman: No, they are provided. All the provisions regarding resolutions apply to motions. There are detailed rules.
So, there are - تو اگر ریزولیوشن میں کوئی ایسی چیز ہے تو پھر وہ بات آ جائے گی
detailed rules ریزولیوشن کی جو provisions ہوتی ہیں وہ apply کرتے ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, irrespective of the admissibility and the legal objection we have and without prejudice to the same we are prepared to have a debate.

جناب چیئرمین۔ تو پھر آپ کے راستے میں جو رولز ہیں ایک تو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ آپ نے سات دن کا نوٹس نہیں دیا، وہ رول ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔جی ہے۔

Motion Under Rule 236

Prof. Khurshid Ahmed: I hereby move under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate that the Senate may kindly suspend Rules 26, 27 alongwith Rule 120 and any other rule to enable me to move for discussion on the following motion under Rule 194.

Mr. Chairman: It has been moved by Prof. Khurshid Ahmed under

Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the Senate may kindly suspend Rules 26, 27, alongwith Rule 120 and any other rule, to enable the Senate to take up the motion at item No. 13 of the Order of the Day for today.

(The motion was adopted)

General discussion on Motion Under Rule 194.

جناب چیئرمین۔ جی جناب آئیٹم نمبر ۱۳۔

پروفیسر خورشید احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا ، محترم قائد ایوان اور وزیر قانون اور تمام ارکان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے محض ٹیکنیکل وجوہ پر وقت صرف کرنے کی بجائے ایک substantive issue پر مجھے موقع دیا ، بلکہ مجھے نہیں پورے ایوان کو موقع دیا کہ وہ اس پر غور کرسکے ۔ اور میں کوئی مبالغہ نہیں کروں گا اگر میں یہ بات کہوں کہ اس وقت ملک میں اگر کوئی مسئلہ ہر سیاسی شعور رکھنے والے فرد کو پریشان کررہا ہے تو وہ سیاسی crises ہیں جس کی زد، میری نگاہ میں ، محض سرحد کی حکومت پر نہیں پڑتی بلکہ ملک کے پورے سیاسی نظام پر پڑتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں مجبور ہوا ہوں کہ اس ایوان میں مسئلے کو زیر بحث لانے کی تحریک پیش کروں اور اس ایوان کے ذریعے سے حکومت اور پوری قوم کو متوجہ کروں کہ جس نازک دور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں اگر سیاستدان ، حکومت اور اپوزیشن دونوں اپنا کردار، ذمہ داری کے ساتھ جب تک ادا نہیں کریں گے تو حقیقت یہ ہے کہ دستور اور سیاسی عمل خطرے میں ہے ۔ ایک عام آدمی سیاستدانوں کے بارے میں ، نظام حکومت کے بارے میں جس پریشانی اور جس مایوسی کا اظہار کررہا ہے وہ اس ملک کے لئے ایک بہت ہی برا شگون ہے۔ اس بنا پر جناب والا! میں نے یہ تحریک پیش کی ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم جذباتیت سے بالا تر ہوکر اس مسئلے پر غور کریں ۔

جناب والا! سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیاسی عمل کا اپنا مزاج اور ایک کلچر ہے ۔ جمہوریت ، پارلیمانی جمہوریت، اسلامی شورائی نظام ، ان میں سے ہر ایک اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جہاں ایک طرف مقاصد قانون اور ضابطے کا لحاظ رکھا جائے ، وہیں اس کی جو روح

ہے ، قوانین و ضوابط کا جو مزاج ہے اس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ۔ اور اگر اسے ملحوظ نہیں رکھا جاتا تو پھر ایک ایسی چیز جو عام حالات میں جائز اور قانونی ہے وہ اپنے اصل مقصد کو defeat کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے ۔ جناب والا ! جہاں تک کسی بھی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا تعلق ہے ، وہ دستور کا حصہ ہے ، وہ رولز آف پروسیجر ہے ۔ مرکزی اسمبلی ہو یا صوبائی اسمبلیاں ہوں ، ان کا حصہ ہے۔ اور ان کے تحت اگر کسی وقت بھی کوئی تحریک لائی جاتی ہے تو اس کے اوپر آئینی اور قانونی اعتبار سے میری نگاہ میں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ یہ ماضی میں بھی ہوا ہے ، آج بھی اگر ہوتا ہے تو مسئلہ محض آئین اور قانون کا نہیں ہے بلکہ مسئلہ ملک کے سیاسی نظام ، سیاسی پروسیس کا ہے ۔ آپ جناب والا ! مجھ سے اتفاق کریں گے کہ یہ غیرمعمولی صورتحال ہے کہ آٹھ سال کے عرصے میں پانچ حکومتیں بدلی ہیں ، تین بار اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے ہیں۔ اس سے instability سیاسی نظام کی اور ملک کے سیاسی نظام کے اوپر بے اعتمادی ظاہر ہوتی ہے اور بیرونی دنیا میں پاکستان کی عزت، وقار اور یہاں سیاسی استحکام پر ضرب پڑتی ہے ۔ اسی لئے ہم نے اپوزیشن میں ہونے کے باوجود اور میں نے ہی نہیں بلکہ ایوان کے بیشتر ارکان نے یہ بات کہی تھی، جب انتخابات کے بعد اکتوبر میں نئی حکومت بنی کہ اس حکومت کو موقع ملنا چاہیے، اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا ، اپنی performance قوم کے سامنے پیش کرنے کا۔ اور اب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا ۔ جناب والا! یہ ہاؤس میں بیک وقت کئی جلسے ہو رہے ہیں ۔ کیا میں آپ کی توجہ مبذول کرا سکتا ہوں ۔ اس طرف کہ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اس کے اوپر بجائے اس کے کہ -----

جناب چیئرمین۔جی فصیح صاحب آپ بھی تشریف رکھیں ، انور سیف اللہ صاحب ذرا تشریف رکھیں ، وہ کہتے کہ وہ disturb ہو رہے ہیں ۔ شکریہ جی ۔ جی جناب ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اگر گفتگو کرنی ہےتو لاؤنجز موجود ہیں ، گیلریز موجود ہیں ۔ اس میں کریں جا کے ۔ جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ اسی ایوان کے بیشتر ارکان نے اور حزب اختلاف کے افراد نے یہ بات کہی تھی کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو نتائج بھی نکلے ہیں خواہ اس کے بارے میں جو بھی ہماری reservations ہوں ،انہیں قبول کیا جائے اور حکومتوں

کو کام کرنے کا موقع دیا جائے ۔ میں نے خاص طور پر جناب والا! یہ بات کہی تھی کہ مرکزی حکومت ایک آزمائش میں ہے چونکہ اسے کوئی بہت واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی لہذا ایک coalition government وجود میں آئی ۔ یہ fragile government تھی ۔ اسی طرح پنجاب میں ایک بڑی fragile government بنی ' بلوچستان کی صورتحال بھی آپ کے سامنے ہے ۔ تو ان حالات میں ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ live and let live کی پالیسی اختیار کریں ۔ ایک دوسرے کو tolerate کریں اور قوم کے سامنے ایک مثال پیش کریں کہ مختلف پارٹیوں کی قیادت ہونے کے باوجود فیڈریشن اور صوبوں کی حکومتوں کے درمیان تعاون کی فضا بن سکتی ہے ۔ ہر ایک اپنے دائرہ کار میں رہ کر کام کرے اور ایک دوسرے کو de-stabilize کرنے کی کوشش نہ کرے ۔ لیکن جناب والا !" اے بسا آرزو کہ خاک شد"۔ یہ توقع پوری نہیں ہوئی اور اس معاملے میں ہمیں دکھ کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ مرکز میں صوبے کے لیڈر آف دی اپوزیشن کو ایک خاص مشن کے ساتھ بٹھایا گیا ۔ پنجاب میں اسی طریقے سے ایک خصوصی صورتحال وجود میں لائی گئی اور اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں ۔ مجھے خوشی ہے کہ اس بحث کے نتیجے میں کم از کم پنجاب میں anarchy وقتی طور پر ختم ہوئی لیکن جس طریقے سے صوبہ سرحد میں ایک artificial صورتحال پیدا کی گئی ہے جس کے نتیجے کے طور پر مرکز اور صوبہ ایک طرح سے صف آراء ہو گئے ' صاف نظر آ رہا ہے کہ محض صوبے کے لوگ ' صوبے کی حکومت بدلنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں بلکہ مرکز مرکز کے وسائل ' مرکز کی حکومت اس بارے میں ایک کردار ادا کر رہی ہے اور اس میں جناب والا ! سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے ' میں آپ کے ساتھ ملک سے باہر تھا لیکن جس وقت یہ خبر وہاں چین میں ہمیں ملی ' تو ہمیں بہت صدمہ ہوا کہ ایک طرف 5 فروری کو کشمیر کے مسئلے پر پوری قوم نے یکجہتی کا اظہار کیا ۔ ساری دنیا میں یہ بات سامنے آئی کہ پوری قوم اس مسئلے پر ایک ہے ۔ بیرونی پریس ' انٹرنیشنل میڈیا سب نے اسے coverage دی اور مقصد یہی تھا کہ اس طرح دراصل قومی یکجہتی کا اظہار ہو سکے ۔ لیکن اس سے اگلے دن جو فضا بنی تھی ' جس سے سیاسی فائدہ پاکستان اور کشمیر کے لئے حاصل کیا جا سکتا تھا اس کی نفی کر دی گئی اور دنیا بھر میں یہ بات اگلے ہی دن فلیش ہو گئی کہ یہ اتحاد محض ایک مصنوعی اتحاد تھا ' یہ یکجہتی ایک مصنوعی یکجہتی تھی اور جو اسپیکٹ

ہو سکتا تھا اس کا وہ nullify ہوگیا ۔ جناب والا! یہ بڑی serious چیز ہے اور مجھے بڑا دکھ اور افسوس ہے کہ حکومت نے ایک ایسے وقت جبکہ سینٹ کے انتخابات ہونے والے ہیں ، ایک ایسے وقت جبکہ کشمیر کے مسئلے پر قومی یکجہتی کا اظہار کیا گیا تھا اور اس کے بعد کوئی follow up action opposition اور حکومت کو مل کر کرنا تھا ، ایک نئی جنگ اور ایک نئی لڑائی شروع کردی ۔ پھر جناب والا ! اس کے اندر جو زبان استعمال کی جا رہی ہے ، تشدد کی زبان ، قوت کے استعمال کی زبان ۔ یہ بھی دراصل پورے ملک کے سیاسی نظام کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے ۔ پھر میں آپ کو یہ بھی یاد دلاؤں گا کہ اس ملک میں انتخاب جس آرڈیننس کی بنیاد پر ہوا اس میں پارٹی defection کا دروازہ بند کیا گیا تھا اور یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۹۰ء کے انتخاب سے پہلے بھی پارٹی ڈیفیکشن کا قانون آیا تھا آرڈیننس کے ذریعے سے ۔ لیکن اس کے بعد جو حکومت بنی اس نے اس کو قانون کا مقام نہ دیا اور وہ ختم ہوگیا ۔ اب بھی یہی صورت ہے شاید کہ پارٹی ڈیفیکشن کے سلسلے میں ایک فریم ورک قوم کے سامنے آیا اس فریم ورک میں انتخاب ہوا لیکن اس انتخاب کے بعد حکومت بجائے اس کے کہ اس کو بل کے طور پر لاتی اور اس طرح وہ ملک کے قانون کا ایک مستقل حصہ بنتا اسے lapse کردیا گیا اور یہ عجیب بات ہے کہ قانون کے lapse ہونے کے فوراً ہی بعد ایک ہفتے کے اندر اندر بلکہ شاید ایک ہفتہ بھی نہیں ، چند دن کے اندر اندر ، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ تحریک موو کردی گئی ۔ اسی طریقے سے یہ خبر آرہی ہے کہ سندھ میں مسلم لیگ (فنکشنل) کے فلاں صاحب فلاں پارٹی کے اندر شامل ہوگئے ۔ یہ ہارس ٹریڈنگ ، یہ سیاسی وفاداریوں کو بدلنا ، سیاسی وفاداریوں کے بدلنے کے لئے اثر و رسوخ کا استعمال اور جناب والا مجھے اجازت دیں کہ میں یہ بات کہوں کہ اخباری اطلاعات کے مطابق صرف اثرو رسوخ کا استعمال ہی نہیں ، پیسے کا استعمال بھی ہو رہا ہے ۔ اخبارات نے تو figures دی ہیں کہ کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے ایک ایک آدمی کو توڑنے کی لئے اور ساتھ ملانے کے لئے ۔ جناب والا ! مجھے بتائیے کہ اس سے کیا تصویر پاکستان کی دنیا کے سامنے آتی ہے ، اس قوم کے سامنے آتی ہے ؟ یہ دراصل ہم سب کا منہ کالا کرنے کے مترادف ہے ۔ جناب والا ! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم محض اپنی اپنی پارٹی اور اس کی قوت کو بڑھانے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی یہ دوڑ اور جس انداز میں یہ سارا

کام ہو رہا ہے اس سے تمام سیاستدان ' تمام سیاسی پارٹیاں اور اس ملک کے پورے سیاسی پراسیس کا منہ کالا ہو رہا ہے ' عوام اس سے مایوس ہو رہے ہیں ۔ اخبارات تو سب نے دیکھی ہیں ' بلا استثنیٰ سب نے کہا ہے کہ یہ غیر ضروری ' کسی basis کے بغیر ہے ایک طرف آپ کا عالم یہ ہے کہ ۱۱۰ دن میں آپ اپنی کابینہ بھی پوری نہیں کرپاتے۔ کوئی نیا initiative نہیں لیا جا سکتا ہے ۔ اہم وزارتیں خالی پڑی ہوئی ہیں اور دوسری طرف معاملہ یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کو موقع دینے کی بجائے destabilize کیا جاتا ہے ' intervene کیا جاتا ہے ۔ جناب والا! میں اس وقت یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد کی بڑی ہی نازک پوزیشن ہے ۔ ہرصوبہ اہم ہے ۔ لیکن صوبہ سرحد افغانستان کی وجہ سے 'سنٹرل ایشیا کی وجہ سے ' اس تاریخی اور strategic situation کی وجہ سے جس سے پچھلے پندرہ سال سے پاکستان گزرا ہے ' غیرمعمولی اہمیت کا حامل ہے ۔ وہاں اس طرح کی destabilization کرنا ' وہاں lawlessness کے مسائل کو پیدا کرنے کے امکانات پیدا ہونا ' وہاں clash کو ایسے مقامات تک لے جانا یا لے جانے کے مواقع دینا کہ جو ملک کے سیاسی نظام کے لئے خطرہ بنیں ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا خطرناک کھیل ہے ۔ جو بھی یہ کھیل کھیل رہے ہیں وہ ملک کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کررہے ہیں ۔ وہ اس قوم کا حق ادا نہیں کررہے ہیں ۔ قوم نے اگر آپ کو ووٹ دیا ہے اور قوم نے اگر آپ کو موقع دیا ہے کہ آپ اس کے نظام حکومت کو چلائیں تو وہ اس لئے ہے کہ آپ اس کی خدمت کریں ۔ آپ ملک کے مسائل کو حل کریں ۔ عالم یہ ہے کہ قیمتیں برابر بڑھ رہی ہیں ۔ ابھی کل CSO کی طرف سے جو DATA سامنے آیا ہے اس میں پہلی مرتبہ پچھلے چار سال کے اندر whole-sale price index 12% سے زیادہ بڑھا ہے ' consumer price index 11% بڑھا ہے ۔ اور یہ وہ فگرز ہیں جو حقیقی inflation کو ظاہر نہیں کررہیں ۔ حقیقی انفلیشن اس سے ڈیوڑھا یا دگنا بھی ہو سکتا ہے ۔ ادھر عالم یہ ہے کہ افغانستان میں خانہ جنگی کی کیفیت جاری ہے اور ہم کوئی نئے initiative لے کر وہاں حالات کو سدھارنے کے لئے کوئی رول پلے نہیں کررہے ہیں ۔ کشمیر کی حالت آپ کے سامنے ہے ۔ اس میں آپ پانچ فروری کو ایک اچھا اقدام کرتے ہیں ۔ لیکن اس کے ایک ہی دن کے بعد سب پر کالک مل دیتے ہیں ۔ ملک کی معیشت اور دوسرے معاملات کو آپ دیکھئے ۔ major policy issues, agriculture میں ' Administration میں کوئی decision نہیں ہے ۔

جو ہمارے سامنے آیا ہو ۔ انرجی کا معاملہ یہ ہے کہ سات سات گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے ۔ مجھے بتائیے کہ جس ملک میں سات گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہو اس ملک میں فارن انویسٹر کیسے آسکتا ہے ؛ اس ملک میں کون دلچسپی لے گا ؛ جناب چیئرمین! میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ ابھی آپ چین کے فری زون کو دیکھ کر آ رہے ہیں ۔ آپ نے دیکھا کہ جو قوم فی الحقیقت معاشی ترقی چاہتی ہے ' بیرونی سرمائے کو لانا چاہتی ہے تو وہ کیا راستہ اختیار کرتی ہے ۔ انہوں نے legal framework بنایا ' انہوں نے infrastructure build کیا ۔ اور وہ ساری سہولتیں فراہم کیں ' وہ ساری ضمانتیں دیں جس کے بغیر بیرونی سرمایہ مؤثر کردار ادا نہیں کرسکتا ہے ۔ ہم lip service تو بہت pay کرتے ہیں ۔ لیکن جو سیاسی stability ' جو infrastructure facility درکار ہے بیرونی سرمایہ کے آنے کے لئے اس کی فکر نہیں ہے ۔ تو جناب والا ! مرکزی حکومت بجائے اس کے کہ وہ معاملات جو اس کی ڈائریکٹ ذمہ داری ہے یا صوبائی حکومتوں کے توسط سے لاء اینڈ آرڈر کو بہتر بنانے ' آپ کو معلوم ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کراچی اور سندھ میں تو خراب تھی لیکن اب پنجاب میں ' پورے اسلام آباد میں بھی خراب ہے ۔ اگر آپ پچھلے تین مہینے کے اخبارات دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام آباد میں اتنی lawlessness ' اتنی dacoities کبھی نہیں ہوئیں جتنی اس زمانے میں ہوئی ہیں۔ اس میں پولیس کی involvement ' تھانوں کی involvement وغیرہ یہ مسائل ہیں جن کی طرف آپ توجہ نہیں دے رہے ہیں ۔ تعلیم کو آپ دیکھیئے۔ تعلیم کے بغیر کسی ملک کا مستقبل تعمیر نہیں ہو سکتا ۔ لیکن ہمارے ہاں تعلیم کا عالم یہ ہے کہ ہماری ڈگری کو آج دنیا کی کوئی یونیورسٹی ماننے کو تیار نہیں ہے ۔ بجائے اس کے کہ آپ تعلیم کی کوالٹی کو بہتر بنائیں ' نظم کو بہتر بنائیں ' ڈسپلن کو بہتر بنائیں ' وسائل اس کے لئے فراہم کریں آپ اس میں بھی نت نئی اختراعات کر رہے ہیں اور ایک ایسا ملک جس میں سے ایک فیصد آبادی کو بھی نہ باہر جانا ہے ' نہ اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر جانا ہے ' نہ اسے اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ انگریزی میں ' ایک غیر ملکی زبان میں ' ایک بیرونی زبان میں کوئی دسترس پیدا کرے ' آپ امپوز کرتے ہیں اس کے اوپر کہ پہلی جماعت اور اس کے لئے کروڑوں روپیہ آپ خرچ کریں گے ۔ لیکن وہ تجربہ آپ کے سامنے نہیں ہے کہ چودہ چودہ سال تک آپ نے انگریزی پڑھائی ہے اور اس کے بعد انگریزی کے دو جملے یہ لوگ نہیں

لکھ سکتے ہیں ۔ اس لئے priorities ہماری distorted ہیں ۔ حکومت بجائے اس کے کہ ان تمام چیزوں کی طرف توجہ دے ---- آپ پارلیمنٹ کو ہی دیکھ لیجئے ۔ پارلیمنٹ کا معاملہ یہ ہے کہ صرف چار مہینے کی مدت کے اندر چالیس سے زیادہ آرڈیننس آئے ہیں ۔ جب کہ نارمل لیجسلیشن کے لئے جو بل introduce ہوئے ہیں وہ غالباً پانچ کے قریب ہیں ۔ تو جناب والا! ہم کس طرح اس نظام کو چلا رہے ہیں ۔ پھر آپ سمجھتے ہیں کہ قوم اس کے بعد آپ پر اعتماد کرے گی۔ دنیا میں آپ کا وقار بڑھے گا ۔ تو اس پس منظر میں جب میں دیکھتا ہوں کہ مرکز نے بجائے اس کے کہ حلم کا ' بردباری کا' سمجھداری کا ثبوت دیا ہوتا اور بلوچستان اور سرحد کی دونوں حکومتوں کو جو ان سے مختلف انداز میں بنی تھیں جہاں قیادت دوسری پارٹیوں کے پاس ہے ان کا فرض تھا کہ ان کا احترام کرتیں ۔ ان سے تعاون کرتیں ۔ انہیں احترام کرنے کا موقع دیتیں ' ایک سال ' دو سال ' اگر فی الحقیقت وہ اپنے معاملات کو درست چلائیں گے تو عوام بھی ان پر اعتماد کریں گے اور آپ سے بھی ان کی equation بہتر ہو جائے گی ۔ اگر وہ خراب کریں گے تو انہیں کوئی عوام کے غم و غصے سے بچا نہیں سکتا ۔ لیکن جو کچھ آپ کر رہے ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ آپ خود اس نظام کو de-stabilize کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ تو یہ مسئلہ محض ایک معصوم سی تحریک عدم اعتماد کا نہیں ہے ۔ بلکہ میری نگاہ میں ملک کے پورے سیاسی نظام کے لئے ایک ضرب ہے ' ایک خطرہ ہے ۔ اور ایک پیغام ہے اس بات کا کہ اس ملک کی سیاسی قیادت اپنے معاملات حل نہیں کرسکتی اور مجھے آپ اجازت دیجئے کہ یہ بات بھی ساتھ کہوں کہ اگر ہمارے سیاستدانوں کا یہی کردار رہتا ہے ' آپ آج سرحد کو de-stabilize کر رہے ہیں کل آپ پنجاب میں de-stabilize ہوں گے ۔ بلوچستان میں بھی یہ ہونے والا ہے ۔ اور مرکز بھی پھر اس سے دور نہیں ہوگا اور ایسے حالات میں اس ملک میں دستوری نظام ' جمہوری پراسیس کا جاری رہنا ---- میں اس کے پیچھے فوجی بوٹس کی چاپ سن رہا ہوں ۔ آپ اگر اس ملک کو مارشل لاء سے بچانا چاہتے ہیں ' اگر آپ اس ملک کو غیرآئینی ' extra constitutional and unconstitutional خطرات سے بچانا چاہتے ہیں تو آپ کو تحمل اور tolerance پیدا کرنا ہوگا ۔ مرکز میں بھی اور صوبوں میں بھی ۔ آپ کو ڈائیلاگز کا' negotiations کا راستہ اختیار کرنا ہوگا ۔ آپ کو ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہوگا ۔ اور دستور نے جس کو جو اختیار دیا ہے اس اختیار کے اندر رہتے ہوئے دوسرے کے

اختیار کا احترام کرنا ہوگا۔ یہ واحد راستہ ہے جس سے جمہوری نظام دنیا کے کسی بھی حصے میں چل سکتا ہے۔ اگر آپ نے یہ راستہ اختیار نہ کیا اور leg pulling اور ہارس ٹریڈنگ-------

جناب چیئرمین۔جی جناب داؤد پوتا صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔جناب ہم ایک احتجاج ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ادہر چھ سات مہینے ہو گئے ہیں ۔ 80 percent time تو صرف پروفیسر خورشید لیتے ہیں۔ ہم بھی resolution لے آتے ہیں ۔ ہمارے بھی مسائل ہیں ۔ ہم بھی یہاں لاتے ہیں ۔ ۔

جناب چیئرمین۔آپ کی جب باری آئے گی آپ اپنا----

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔ہماری آتی ہی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔آپ نے نام ہی نہیں دیا تو باری کیسے آئے گی؟

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔چیئرمین صاحب! میری عرض سنیں ۔ ہمارے سات ریزولیوشن ہیں ۔ چالیس سوالات ہیں ۔ ہم کو کوئی بولنے ہی نہیں دیتا ۔

جناب چیئرمین۔ کیوں نہیں بولنے دیتا ؛ آپ نے نام ہی نہیں دیا تو میں کیسے بولنے دوں ؛

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا۔نہیں نام ہم دیتے ہیں ۔۔ آپ میرا پورا ریکارڈ دیکھیں اور ہم یہاں آتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال میری عرض سن لیں کہ جو پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے وہ اس لئے نہیں ہوتا ہے کہ آپ اٹھ کے کسی کو contradict کریں ۔

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔نہیں میں contradict نہیں کرتا ۔ ایک یہ بھی وجہ ہے کہ آخر آپ ہمیں بھی حق دیں ناں ۔

جناب چیئرمین ۔ اس موشن پر تیس منٹ موور کو ملتے ہیں ۔ دس دس منٹ ہر ممبر کو ملیں گے ۔ آپ کا نام میں لکھ دیتا ہوں ۔

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔یہ پورا اجلاس اسی مسئلے پر ختم ہو جائے گا ۔

ہم لوگ صرف سننے کے لئے ------

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا نام میں لکھ لیتا ہوں ۔ آپ کو موقع دیا جائے گا ۔ جی جناب پروفیسر صاحب .you have another five minutes- five minutes ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں ادب سے عرض کروں گا کہ میں نے تو اس سے پہلے محض اس خاطر کہ یہ ہمارے نئے ساتھی ہیں ایک نہیں کئی مواقع پر ان کو اپنا وقت دیا ہے ۔ ان کے ریزولیوشن کو سپورٹ کیا ہے ۔ ان کو موقع دیا ہے کہ یہ بات کریں اور اس ایوان میں ہر فرد کا حق ہے کہ وہ رولز کے مطابق اپنی بات کو پیش کرے اور میں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ رولز کے مطابق کیا ہے۔ اس سے ہٹ کر نہیں کیا ہے ۔

جناب والا! میں اپنی بات کو sum up کرتے ہوئے آپ سے عرض کروں گا کہ اس وقت ملک کو ایک artificial سیاسی بحران سے دوچار کیا گیا ہے ۔ اور یہ محض سرحد کا بحران نہیں ہے ۔ میری نگاہ میں یہ پاکستان کا بحران ہے ۔ اور اس کے نتیجے کے طور پر سیاسی ، معاشی اور دستوری ان تینوں پہلوؤں سے --- میں نہایت ہی مہیب خطرات دیکھ رہا ہوں۔ اور اسی بنا پر میں نے اس بات کو ضروری سمجھا ہے کہ جناب والا! ہم اس ایوان میں بحث کریں ۔ دردمندی کے ساتھ کریں ، خلوص کے ساتھ کریں ۔ میں نے کسی پر چھینٹے نہیں پھینکے ہیں ۔ میں نے کسی کے لئے کوئی نازیبا الفاظ استعمال نہیں کئے ہیں ۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو کھیل آپ کھیل رہے ہیں اس کھیل سے خدانخواستہ ملک کا سیاسی نظام destabilize ہوگا ۔ آپ بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکیں گے ۔ اس لئے خدا کے لئے اس آگ سے نہ کھیلیں اور اس کے مقابلے میں اس بات کی پوری کوشش کریں کہ قانون ، دستور اور جمہوریت کی روح کے مطابق ، اس کے آداب کے مطابق آپ دوسروں کو موقع دیں ۔ کچھ اپنے میں رواداری اور tolerance پیدا کریں ۔ اگر صوبے میں ایک اختلافی حکومت ہے تو اس اختلافی حکومت کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا آپ کا ۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے دنیا بھر میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مرکز میں کوئی اور حکومت ہوتی ہے ، صوبے میں کوئی اور حکومت ہوتی ہے ۔ سب کو موقع ملنا چاہیے کہ وہ اپنے اپنے انداز میں کام کریں اور اس کے بعد پھر آخری فیصلہ عوام کرتے ہیں

کہ وہ کس پر اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں اور کس پر اعتماد کا اظہار نہیں کررہے ۔ لیکن اگر آپ نے سیاست کو ہارس ٹریڈنگ ' سیاسی اغراض ' تشدد ' گروہ بندی اور عذبیت کی بنیاد کے اوپر رکھا اور پھر یہ چیز کہ اگر اس موقع پر آپ کو ایک موقع مل جاتا ہے کہ آپ دوسرے کو نیچا دکھا دیں تو یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی آخری موقع ہوگا ۔ اس کے بعد پھر کل آپ کو بھی اسی قسم کے حالات درپیش آسکتے ہیں ۔ اس لئے جناب والا ! اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومت اور حزب اختلاف دونوں زیادہ ذمہ داری کے ساتھ ' زیادہ بردباری کے ساتھ معاملات کو طے کریں 'ملک کے نظام کو بچائیں ۔ خدا را ملک کے نظام کو بچائیں ۔ اگر ایک مرتبہ یہ نظام تہہ و بالا ہو جاتا ہے جس کو بڑی مشکل سے آپ نے بنایا ہے ۔ ایک مرتبہ یہ گاڑی اگر پٹڑی سے اتر جاتی ہے تو پھر دوبارہ اس کو پٹڑی پر لانا مشکل ہو جائے گا ۔ اس لئے میں دردمندی سے اپیل کرتا ہوں کہ یہ کھیل ختم کیجئے ' ایک دوسرے کو tolerate کیجئے اور موقع دیجئے ۔ ہر ایک کو کہ وہ اپنی صلاحیت ' اپنی پالیسی ' اپنے نظریات ' اپنا confidence ثابت کریں ۔ اگر وہ ثابت نہیں کرسکتا تو قوم اسے decay میں پھینک دے گی ۔ لیکن اگر وہ ثابت کرتا ہے تو اس کا حق ہے اور اس قسم کی intervention کے ذریعے اور اس طرح وفاداریاں تبدیل کرا کر اور اس طرح مختلف سیاسی' مالی اثرات سے آپ نے سیاست کو بگاڑا تو پھر حقیقت یہ ہے کہ یہ قوم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی اور مجھے ڈر ہے کہ اس سے پاکستان کا دستور ' پاکستان میں سیاسی عمل اور پاکستان میں سیاسی قیادت اور تینوں پر سے قوم کا اعتماد اٹھ جائے گا ۔ تو خدا کے لئے یہ کھیل نہ کھیلیں ۔ میں نے یہ تحریک اسی مقصد سے پیش کی ہے اور میں دردمندی کے ساتھ اپیل کرتا ہوں حکومت سے کہ اب بھی وقت ہے کہ کوئی نہ کوئی سیاسی حل ' سیاسی راستہ نکالیں ۔ اس میں ناک کا مسئلہ نہیں ہے ' نہ حکومت کو ناک کا مسئلہ بنانا چاہیے اور نہ کسی اور کو ۔ بلکہ موقع دینا چاہیے دونوں کو 'مرکز کو بھی اور صوبائی حکومتوں کو بھی کہ وہ بھی اپنے اپنے نظریات اور اپنی پالیسی کے مطابق کام کریں ۔ یہ راستہ ملک میں سیاسی استحکام کا راستہ ہے اور ورائٹی اور تنوع جمہوریت کی روح ہیں ۔ آپ سارا اقتدار چند ہاتھوں میں مرکوز کرنا چاہتے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ مرکز کی ساری قوت بھی آپ کے پاس ہو' سارے صوبے بھی آپ کے تابع ہوں ' جس طرح آپ چاہیں ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بن

جائیں یہ آمرانہ ذہن ہے یہ despotism ہے ۔ یہ جمہوریت نہیں ہے ۔ اسے جمہوریت نہیں کہتے۔ جمہوریت تو نام اس بات کا ہے کہ آپ رواداری کے ساتھ ایک دوسرے کا احترام کرکے چلیں اور یہی مقصد ہے جو میری آج کی اس موشن کا ہے ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی ۔ حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب! ہماری سیاسی تاریخ کا ایک المیہ رہا ہے کہ ہم آئین اور قانون کو صرف اس لئے جانچتے پھٹکتے ہیں کہ اس میں ہمارے مطلب کی کونسی چیز ہے اور کون سے آرٹیکل اور کون سی دفعات کے تحت ہم اپنے مطلب کو حاصل کرسکیں ۔ اگرچہ ہمارے اس آئین کے تحت ہر مرکزی اور صوبائی حکومت کو پانچ سال دیئے گئے ہیں لیکن کافی عرصے سے یہ پانچ سال کبھی پورے نہیں ہونے ۔ پہلے سالوں کی بات تھی ۔ پھر پے در پے مارشل لاء نے مہینوں تک ہمیں پہنچا دیا اور جناب چیئرمین صاحب! اب تو ہم دن منا رہے ہیں کہ فلاں حکومت کے ایک سو دن ہو گئے ۔ فلاں کے ایک سو دو ہوگئے ، دیکھیئے کتنے دن چلیں گے ۔ اللہ نہ کرے کبھی ایسا موقع آئے کہ پھر ہم گھنٹے مناتے جائیں کہ چھ گھنٹے حکومت چلتی رہی اور فلاں حکومت آٹھ گھنٹے چلی ۔ لیکن یہاں دنوں کی بات ہوتی رہی ۔ پچھلی دفعہ بھی ایک حکومت بنی ، چند دن چلی اور چند دن کے بعد پھر ایک فیصلہ آیا ۔ جہاں تک محترم پروفیسر خورشید صاحب کی تحریک کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اکثر باتوں سے اختلاف نہیں خصوصاً اس بات سے کہ جس دن تحریک عدم اعتماد دی گئی ، اگرچہ یہ ایک آئینی حق تھا ، لیکن کاش تحریک دیتے وقت کشمیر کی عظیم کاز کو مدنظر رکھا جاتا ۔ اپوزیشن کو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت یہ حق حاصل ہے کہ وہ صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرے اور اس کے لئے بیس فیصد ارکان کی ضرورت ہے ۔ جمہوری ممالک میں سال میں کئی بار تحریک عدم اعتماد پیش ہوتی رہتی ہیں اور اس کے تحت ارکان حکومت پر تنقید بھی کرتے ہیں ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو حکومت بنی تھی اس کے اہم پرزے کون تھے ۔ جناب چیئرمین ! اگر ہم اس نظام کو مدنظر نہیں رکھیں گے اور اس انتخابی نظام کو جس کے تحت بلوچستان کے اکتالیس ، بیالیس ارکان میں سترہ آزاد امیدوار کامیاب ہوتے ہیں ۔ جہاں پر الیکشن کے لئے ریفری اور وزیر اعظم

امپورٹڈ یا باہر سے منگوائے جاتے ہیں ۔ جہاں پر آرٹیکل 62 اور 63 کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جہاں پر ارکان اپنے انتخاب کے لئے ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کرتے ہیں اور الیکشن کمیشن ان تمام چیزوں پر اپنی آنکھیں موند لیتا ہے تو یقیناً جناب چیئرمین صاحب ! یہ حالات صبح و شام ہوتے رہیں گے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب صابر شاہ کی حکومت کو اقتدار میں لانے والے کون سے ارکان تھے ۔ کیا وہی آزاد ارکان نہیں تھے جن کے متعلق جناب نواز شریف صاحب نے چند دن پہلے ضلع مانسہرہ میں اپنی ایک تقریر میں جوش میں آکر کہا کہ کم بختو تمہیں ہم نے کیا کچھ نہیں دیا ۔ تمہیں ہم نے وزارت دی ۔ جھنڈا لگا کر دیا اور تمہارے فنڈز ایک ایک کروڑ ہم نے بڑھا دیئے ۔ یہ سرعام کہا جاتا ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ! ہارس ٹریڈنگ یا ممبر ٹریڈنگ چاہے پیپلز پارٹی کرے قابل مذمت ہے اور ہارس ٹریڈنگ چاہے مسلم لیگ کرے قابل مذمت ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آخر اس آئینی حق کو اس انداز سے کیوں لیا جاتا ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ! یہ ایک سیاسی کھیل ہے ۔ ہر کھیل کے کچھ قواعد اور اصول ہوتے ہیں ۔ آئین کے تحت اگر کوئی چیز پیش کی گئی پروفیسر صاحب نے بھی میری دو تین تحریک التواء کو ختم کرکے اپنی تحریک پیش کی ۔ ایوان نے اس کے حق میں فیصلہ دیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آئین کے تحت غلط وقت میں ہی سہی اگر ایک تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی ہے تو چاہیے کہ اگر ایک طرف سے زیادتی کی جاتی ہے تو دوسری طرف کے لوگ بھی اس کا خیال کریں ۔ لیکن ہوا یہ کہ دوسری طرف سے کھیل کے جو سیاسی قواعد و ضوابط تھے ان کو نظرانداز کیا گیا ۔ ویسے بھی ہمارے محترم نواز شریف صاحب جو ہیں وہ فٹ بال میں تو ہاکی کھیلنے کے عادی ہیں اور کرکٹ میں گلی ڈنڈا کھیلنے کے ۔ یقیناً جناب چیئرمین صاحب ! آپ کو حیرت ہوگی کہ یہاں سے چند قدم کے فاصلے پر ایک ہوٹل ہے جس کے ابھی تک بل واجب الادا ہیں میری اطلاع کے مطابق ۔ یہ میریٹ ہوٹل میں کون ٹھہرے ہوئے تھے ۔ غیر ملکی مہمان تھے ؟ کہاں سے آئے ہوئے تھے ؟ کس لئے ٹھہرے تھے ؟ کس نے ٹھہرائے تھے ؟ اور ان کے مشاغل کیا کیا تھے ؟ یہ تمام ایوان اس سے آگاہ ہے ۔ یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ آپ جس چیز کو چلاؤ گے تو یقیناً آپ کا مخالف آکر اسی چیز کو چلائے گا ۔ جناب کل بھی ہم نے اس طریقہ کار کی مذمت کی تھی اور آج بھی ہم اس طریقہ کار کی مذمت کرتے ہیں ۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ اب سردیاں ہیں لوگ انہیں کراچی

لے گئے ہیں ۔ پچھلی دفعہ جب تحریک اعتماد----

(مداخلت)

حافظ حسین احمد ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ کاش گرمیاں ہوتیں تو یہ مری اور سوات چلے جاتے اتنا زیادہ خرچہ برداشت نہ کرنا پڑتا ۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ سینٹ میں تحریک عدم اعتماد نام کی کوئی چیز نہیں آتی ورنہ ہمیں بھی پکڑ کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا جاتا ۔ کبھی نواز شریف صاحب پہنچاتے اور کبھی بے نظیر صاحبہ پہنچاتی ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو صورتحال ہے اس کے لئے ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ صوبہ سرحد میں یا صوبہ بلوچستان میں یا صوبہ سندھ میں یا مرکز میں جو بھی ہمارے قانونی حقوق ہیں ان کے مطابق ہم اپنا رول ادا کریں ۔ اگر قومی اسمبلی کے ارکان کو اسمبلی کے اندر آنے سے روکنے کی بات کی جاتی ہے ، کلاشنکوف کے ذریعہ سے اسمبلی کے تمام راستوں کو بند کیا جاتا ہے اور اگر ایسی باتیں کی جاتی ہیں جو ہمارے وہ لوگ کرتے ہیں جن کے متعلق کبھی ہم یہ تصور نہیں کرسکتے تھے ، جو جمہوریت کے چیمپین رہے ہیں جنہوں نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا شخص جس کا واسطہ مارشل لا، یا اس حوالے سے ہو ، اسے تو یہ زیب دیتا ہے لیکن ہمارے وہ محترم ساتھی جنہوں نے ہمارے ساتھ مل کر اور خود پیپلز پارٹی کے ساتھ مل کر جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے ہم سمجھتے ہیں ان کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتی ہیں ۔

جناب چیئرمین ! لیکن مجھے حیرت ہے کہ جہاں تحریک عدم اعتماد کی بات شروع ہوتی ہے وہاں سے اسلحہ اور کلاشنکوف کی بات شروع ہوتی ہے ۔ وہاں کہا جاتا ہے کہ ارکان کو ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعہ پہنچائیں گے ،سپیکر صاحب بکتر بند گاڑی میں پہنچیں گے ، وحید کاکڑ صاحب سے کہا گیا ہے کہ ان کی حفاظت کریں ۔ جناب یہ کیا ہو رہا ہے ؟ اور اس سے بڑھ کر جو خطرناک چیز ہے ، آفت ناگہانی معین قریشی صاحب بھی دوبارہ آرہے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم تمام سیاستدانوں کو مل بیٹھ کر یہ سوچنا چاہیئے کہ آخر ہم کس طرف جارہے ہیں اور ایک آئینی مسئلہ کو کس انداز میں غیر آئینی طور پر لے رہے ہیں ۔ یقیناً ہم بھی چاہتے ہیں کہ نواز شریف صاحب اور بے نظیر صاحبہ مل کر بیٹھیں ۔ ان مسائل کو سلجھائیں لیکن جناب کون بٹھائے گا ۔ --- کوئی ڈنڈا ہی انہیں بٹھا سکتا ہے ۔ ڈنڈے

والے چاہیں انہیں بٹھا سکتے ہیں ' ڈنڈے والے چاہیں ' انہیں لڑا سکتے ہیں ۔ یقین جانیئے کہ یہ لڑتے رہے لیکن غلام اسحاق خان پر انہوں نے اتفاق کیا ۔ یہ لڑتے رہے لیکن صاحبزادہ یعقوب علی خان پر متفق ہو گئے ۔ یہ لڑتے رہے لیکن معین قریشی پر متفق ہونے مگر آپ پر دونوں متفق نہیں ہوئے --- میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین ! صورتحال ہمارے لئے یہ ہے کہ 58(2)-b بھی اس آئین میں موجود ہے ۔ آخر ایک تحریک عدم اعتماد کی تو اتنی بات کی جاتی ہے ' اس کے لئے اتنا واویلا کیا جاتا ہے جو آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اپوزیشن کا حق ہے۔ کوئی بھی پیش کر سکتا ہے لیکن کیا اس آئین میں کئی سال سے 58(2)-b موجود نہیں ہے ؛ جس کے تحت کئی بار اسمبلیاں توڑی گئیں ' تڑوائی گئیں اور اس کے بعد وہ بحال ہوئی لیکن کیوں ؟ ---

جناب چیئرمین ! کسی نے بھی آج تک اس ایوان میں یا قومی اسمبلی کے ایوان میں آئین کے اس آرٹیکل کے خلاف کیوں کوئی ترمیم پیش نہیں کی ؛ چاہے وہ پیپلز پارٹی ہو یا مسلم لیگ ہو ' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر نواز شریف کے دور میں تحریک عدم اعتماد پیش ہوتی اور قومی اسمبلی کو صدر ' جو ان کا بنایا ہوا صدر ہے ' وہ آئین کے آرٹیکل 58(2)-b کے تحت اسے توڑتا ہے اور آئین میں اسے یہ حق حاصل ہے اور سپریم کورٹ قانونی طور پر اسے بحال کرتی ہے ' نواز شریف صاحب اس کے لئے جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں لیکن مجھے بتایا جائے کہ پھر اس بحال شدہ اسمبلی کو کس نے توڑا ؛ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آئین کے آرٹیکل 58(1) کے تحت خود نواز شریف صاحب نے اس اسمبلی کو توڑنے کی advice دی اور اگر کل یہ بات غلط تھی ---- اور اب ایک ہفتہ پہلے نواز شریف صاحب نے کہا ہے کہ صدر صاحب کو چاہیے کہ اس اسمبلی کو توڑ دے ۔ جناب چیئرمین ! ہمارے اپوزیشن میں رہنے اور حکومت میں رہنے کے لئے آئین کی دفعات بھی مختلف ہوتی ہیں ؛ ہمارا تصور اور سوچ یکسر بدل جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین ! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صوبہ بلوچستان میں بھی یہ صورتحال پیدا ہو سکتی ہے ۔ اگر آپ کلاشنکوف کے ذریعہ تو ہمارا وزیر اعلیٰ تو ویسے بھی بکتر بند گاڑی کے بغیر باہر نہیں نکل سکتا ہے ۔جب کہ کوئی تحریک عدم اعتماد پیش نہیں کی گئی ہے ۔ وہاں قبائلی علاقے ہیں ۔ صرف صوبہ سرحد میں ہی نہیں بلوچستان میں بھی یہ صورتحال ہے ۔ لیکن

اگر آپ اپوزیشن کو اس کے آئینی حق سے محروم کردیں اور اس کے لئے یہ کہا جائے کہ جناب ہم کسی کو نہیں گھسنے دیں گے ۔ ٹانگیں توڑ دیں گے ۔ اس سے پہلے بھی ٹانگیں توڑنے کی بات کی گئی ۔ جس کے نتیجہ میں یہ ملک دو لخت ہوا ۔ جناب چیئرمین ! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر تمام سیاستدانوں کو خصوصاً ان سیاستدانوں کو جو جمہوریت کی بقاء کی بات کرتے ہیں ۔ اور ان لوگوں کو جو برسراقتدار آتے ہیں --- یہ سسٹم چلتا رہے گا ہم میں سے کوئی نہیں آئے گا ۔ بلوچستان سے کوئی نہیں آئے گا ۔ آئے گا تو کبھی نواز شریف صاحب آئیں گے ، محترمہ بے نظیر صاحبہ آئیں گی لیکن اگر سسٹم چلتا رہے گا ، جمہوریت جاری رہے گی تو ان دونوں میں سے آئیں گے ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں یہی سمجھتا ہوں اس وقت اس مسئلے کو جس انداز میں اچھالا جارہا ہے ، جس انداز میں کلاشنکوف کلچر کی بات کی جاتی ہے ، جس طریقے سے اسمبلی کو گھیرنے کی بات کی جاتی ہے ، میں سمجھتا ہوں جناب یہ جمہوریت کے لئے نقصاندہ ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ، جناب بشیر احمد مٹہ صاحب ، دس منٹ ۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب چیئرمین ! میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کا نہایت مشکور ہوں کہ اس ملک کو درپیش ایک بہت ہی نازک مرحلے پر انہوں نے یہ موشن پیش کی اور سینٹ کو یہ موقع فراہم کیا کہ آج ملک کو جو بہت ہی نازک حالات اور ایک سنگین بحران درپیش ہے اس پر سینٹ ملک کی کچھ رہنمائی کرسکے ۔ جناب والا ! اس موشن کے الفاظ میں لکھا ہوا ہے ۔ Apart from other things, political crises in the NWFP میں کہوں گا کہ جو حالات اور واقعات آج اس صوبے میں درپیش ہیں ان کو ہم کوئی لفظی جامہ حقیقت میں نہیں پہنا سکتے ۔ میں اتنا کہوں گا کہ اس کو ہم اگر انگریزی میں ڈھالیں گے تو it is a very grave political crises. ۔

جناب والا ! آپ کو پتہ ہے کہ پاکستان بننے کے بعد سے experiments کا شکار رہا ہے اور اپنی اس مختصر تاریخ میں کئی بڑے بڑے بحرانوں سے گذرا ہے لیکن میں اپنی تمام ذمہ داری کے ساتھ آپ کو یقین دلاتا ہوں جناب والا کہ اس وقت جن کرائسز کے ساتھ پاکستان faced ہے یہ شاید اس کی تاریخ کا سب سے گہرا اور عمیق بحران ہوگا ۔

اس کی وجہ آخر کیا ہے کہ پاکستان میں جو پاکستانی حکومت ہے وہ ایک constitutional اور ڈیموکریٹک فارم میں کیوں نہیں چل سکتی؟ کیا وجہ ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر پاکستان کی دھرتی پر رہنے والے لوگوں کو زندگی، جمہوریت اور اپنے حقوق کے وہ مواقع کیوں فراہم نہیں ہو سکتے جو دنیا کے تمام انسانوں کو حاصل ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں اور ان وجوہات میں ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس ملک میں وقتاً فوقتاً ایسے خود پسند اور آمرانہ ذہنیت کے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو اپنی رائے کو تو وقعت دیتے ہیں، جو اپنے جلوس کو جو ان کے پیچھے پھرتا ہے، ان کو تو وہ بہت بڑا درجہ دیتے ہیں، عوام کا نام دیتے ہیں، لیکن جو لوگ ان کے خلاف جاتے ہیں، جو ووٹ ان کے مخالف پڑتے ہیں ان کا ان کے دلوں میں کوئی احترام نہیں ہوتا اور یہی self-centeredness, autocracy and despotism کی جو practice ہے، جو روش ہے، جو inclination ہے، وہ ملک کو ایک جمہوری رستے پر چلنے سے ہر وقت روکتی رہی ہے۔ جناب والا! اس وقت میں ان تمام بحرانوں کا ذکر نہیں کرنا چاہتا اور خصوصاً اس بحران کا جو ہماری تاریخ کا ایک سیاہ باب بن چکا ہے۔ جس میں ہماری مملکت پاکستان دولخت ہوئی اور وہ صرف ایک شخص کی اقتدار پرستی اور ذاتی انا کی وجہ سے دولخت ہوئی جو ریکارڈ پر ہے، جو اخباروں میں آیا ہے، جس نے یہ کال دی تھی "ادھر تم ادھر ہم"۔ ادھر تم کا مسئلہ کیوں پیدا ہوا؟ ادھر تم کا مسئلہ اس لئے پیدا ہوا کہ جب انتخابات ہوئے جس کو دنیا کے پریس اور پاکستان کے پریس نے کہا تھا کہ These were the fairest elections in the history of this country. اس کے نتیجے میں وہاں پر ایک اکثریت ابھری جو پاکستان کی سطح پر، وفاقی سطح پر پارٹی اکثریت رکھتی تھی لیکن اس شخص نے اس کو tolerate نہیں کیا اور اپنے اقتدار کے لئے ملک کو دولخت کیا مگر اقتدار نہیں چھوڑا۔ وہ experiment جب ہوا تو اس کے بعد ہمارا خیال تھا کہ ہمارے ملک میں دو چیزیں مسلمہ ہوں گی۔ جو لوگ بھی اقتدار میں آئیں گے وہ اس چیز کو اولیت دیں گے کہ اگر پاکستان اچھی طرح چلے گا، civilization کے راستے پر چلے گا، ترقی کے راستے پر چلے گا تو اس کے لئے دو چیزیں ہوں گی ایک تو یہ کہ اس ملک میں وفاق چلے گا، اس ملک میں رہنے والی قومیتوں کے حقوق محفوظ ہوں گے اور ان کی اس ملک میں برابری کی بنیاد پر حصہ داری ہوگی اور دوسرا یہ ہوگا کہ عوامی مینڈیٹ کا خیال رکھا جائے گا اور

عوام جو بھی مینڈیٹ دیں گے ، اقتدار میں جو لوگ ہوں گے ۔ جو کرسی اقتدار پر بیٹھے ہوں گے وہ اس کا احترام کریں گے لیکن اب ہم کیا دیکھتے ہیں ؛ کچھ عرصہ پہلے جناب والا ! جب یہ انتخابات نہیں ہوئے تھے ۔ تو اس ملک میں ایک اکثریتی حکومت بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے خلاف سازشیں کی گئیں ۔ اس وقت کی اپوزیشن نے جلاؤ اور گھیراؤ کا پروگرام بنایا ، اور long marches شروع کئے ، اور اس وقت کے صدر ، جو ابھی کچھ گوشہ نشین نظر آتے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوگئے اور اس کی وجہ سے ملک کو ایک سنگین بحران سے دو چار کیا گیا اور جیسے ابھی مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہمیں یہ کرنا پڑا کہ ہمیں ایک پرائم منسٹر کو باہر سے امپورٹ کرنا پڑا ۔ لیکن پھر بھی اس وقت کی جو حکومت تھی اس کے وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا اس لئے کہ ملک ٹوٹ نہ جائے ، ملک میں فساد نہ برپا ہو جائے اور کسی نہ کسی طرح ہم الیکشن کرانے میں کامیاب ہوئے تو ان حالات کا کیا تقاضا تھا اور sagacity کا کیا تقاضا تھا ۔ تقاضا یہ تھا کہ جہاں جہاں ، جیسے جیسے ووٹ ملے ، اگرچہ وہ انتخابات نہ صاف تھے نہ شفاف تھے لیکن اس کے نتیجے میں بھی جیسے جیسے ووٹ ملے ، ان mandates کا احترام کرنا تھا ۔

Those mandates had to be honoured. If in the Centre the majority was available to the Peoples Party, it was the right of the Peoples Party under the Constitution to rule in the Centre and if the majority was available to the Peoples Party and its allies in Punjab and Sindh, it had a right to institute governments in those provinces. But in the provinces where the majority of the people in accordance with the poles conducted, rejected the Peoples Party, they rejected the programme put before the public by the Peoples party, then it was the right of the majority to rule in those provinces. Now, in my province, the majority was and still is available to the coalition, the combine, of ANP and the Muslim League (N). As a result of the elections recently conducted, they obtained 36 seats in the Assembly whereas the Peoples Party and its allies, the Junejo Muslim League, they had only 26 seats. Now barely 3 months away we had a general election. If today we want to subvert the verdict of the people expressed in

those elections, then what is the use of elections and if we want to treat the country of Pakistan which is a Federation, as a one Unit then what is the use of having the rights and powers of provinces in the Constitution.

One thing is certain, Sir, that this country will go on only if the verdict of the people is respected and the entity of the provinces and the nationalities is respected. Now, we see that this is being blatantly violated. Not only is it being blatantly violated but the methods used are dishonourable to say the least. Members of the Assembly are intimated. By whom? By those people who wield the highest power in the Federation. Soon after the elections were over and the Mohtarma took over as the Prime Minister of this country, what did she do? She flew within 2 hours to Peshawar to influence and intimidate the elected members of the Provincial Assembly. But those efforts proved abortive and infrustuous and the Government was formed there. But one man was restless, other were satisfied, but one man was restless and he was the sometimes Chief Minister of that province. So, to appease him, first he was provided an office in the Prime Minister's Secretariat. Look at the irony of the situation! A man elected to the provincial Assembly was brought into the Prime Minister's Secretariat and he was given charges which were not justified to be given to him and he was also given, besides others, the charge to destabilise the Government in the Frontier so that a seat may be vacated or created for him. It is only due to the whims and ambitions of that one individual, who is very dear to the Chairperson, that she is now attempting to destabilise the whole province and for that intimidation, influence and open horse-trading and even kidnapping is used. Many members, almost all the members who are referred to on the floor of this august House as members of the Opposition in the NWFP, where are they? They are not present

there. They have either run away from that province or they have been kidnapped from that province. They have run away because they cannot face the people who have elected them or they have been kidnapped because their sponsors and their petrons cannot afford to leave them there because then they will be subjected to the pressure of the public which is genuine. The public in the NWFP, Sir, is seething with wrath. They will not tolerate it, unjustice is being done to them. They will not tolerate the violation of their democratic and federal rights and they will not suffer to be treated as second class citizens and slaves. I with full responsibility and seriousness want to say on the floor of this House that the powers that be in Islamabad must reconsider their mechanitions. If they want to topple the majority, the elected government of Pir Sabir Shah, in the Frontier, it will be a great set back not only to democracy in this country but also to the peace and law and order and even the foundations of this country. I tell you Sir, with all sense of responsibility that if fire is lit in the Frontier it will grow into a blaze, into a leaping flame and it will reach the high buildings and mansions of Islamabad. If a government is not suffered, a majority government is not suffered to act and fullfil its duty in Peshawar, the capital will also not remain immune from it. With these words Sir, I thank you and I will conclude my speech.

جناب چیئرمین۔جی جناب منظور احمد گچکی صاحب ---- جی سب کی باری آئے گی لیکن سارے تو ایک وقت میں نہیں بول سکتے ----

جناب منظور احمد گچکی۔شکریہ جناب چیئرمین صاحب ! جناب والا ! میرے معزز ساتھی اور قابل احترام ، کم از کم میرے استاد پروفیسر صاحب کی طرف سے جو ریزولیوشن موو ہوا ہے اس پر بحث جاری ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پروفیسر صاحب نے جس

ریزولیوشن کو موو کیا اس میں اپنا posture بھی دکھانے کی کوشش کی ۔ بڑا نیوٹرل اور بہت independent لیکن اپنی تقریر میں ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک سائیڈ کو بہت زیادہ tilt کر گئے ہیں ۔ بہرحال یہ ان کا حق ہے اور ان کی پارٹی کا discipline اور فیصلہ ہے جس رخ کو وہ support کریں ۔ جناب چیئرمین ! آپ کو یاد ہے کہ نیشنل اسمبلی کے پہلے ہی اجلاس میں لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کی طرف سے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی گئی اور یہ توقع ظاہر کی گئی کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور co-operation کریں گے ۔ لیکن جناب چیئرمین ! صرف باتوں کی حد تک ہم نے اس کو دیکھا ہے ۔ صرف باتوں کی حد تک یہ بات چلی کہ جی ہم co-operation کریں گے لیکن یہ co-operation آگے نہیں چل سکا ۔ آپ نے دیکھا کہ کہ ایک مقابلہ شروع ہوا اور اس مقابلے کو دیکھ کر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ گورنمنٹ کو اس طرح سے destabilize کرنے کی کوشش کی جارہی تھی کہ اگر ہم نہیں تو پیپلز پارٹی کو بھی حکومت میں نہیں ہونا چاہیےاور ایک ایسا atmosphere لگ رہا تھا کہ کچھ لوگ اور چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ! اس سے پہلے بھی میں نے اسی ہاؤس میں یہ عرض کیا تھا اور بہت سے ممبران کا بھی یہ نقطہ نظر ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کے لئے لوگوں نے بہت قربانیاں دی ہیں ، جیلیں کاٹی ہیں ، مصیبتیں برداشت کی ہیں ، کوڑے سہے ہیں ۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم آئین اور قانون کو جو interpret کرتے ہیں وہ اپنی خواہشات کے مطابق ، subjective will کے تابع ہم اسے بناتے ہیں اور پھر اسے interpret کرتے ہیں

جناب والا ! جس ملک میں ابھی پارلیمانی جمہوریت ہے وہاں پر ہمیشہ پارٹیوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ صوبوں میں یا مرکز میں ان کی حکومت رہے لیکن اگر وہ غیر آئینی طریقہ کار اختیار کرتے ہیں تو پھر وہ قابل مذمت ہے لیکن اگر طریقہ کار آئینی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اعتراض کا جواز بہت کم رہ جاتا ہے ۔ جناب چیئرمین ! آپ نے دیکھا کہ سرحد اسمبلی میں گورنمنٹ کی جو formation بنی ، بلوچستان میں جس طریقے سے گورنمنٹ کو form کیا گیا ۔ ہمارے ہاں سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ independent کا جو concept ہے اس نے اس ملک کی پارلیمانی جمہوریت کو جس طریقے سے دھچکا پہنچایا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا فیکٹر یہ ہے کہ آزاد ارکان کا ہمیشہ ایک عجیب سا رول رہتا ہے ۔

اس ہاؤس میں بھی آپ دیکھتے ہیں ، اپر ہاؤس میں بھی آپ دیکھتے ہوں گے ۔ صوبوں میں بھی آپ دیکھتے ہوں گے کہ ان کی کوئی moral commitment کسی پولیٹیکل پارٹی سے نہیں ہوتی ہے ۔ ان کی moral commitment صرف اپنی حد تک ، اپنی ذات تک ہوتی ہے ۔ جناب آپ نے دیکھا کہ بلوچستان میں اتنی پولیٹیکل پارٹیز ہونے کے باوجود ایک independent شخص چیف منسٹر بن گیا ۔

اسی طرح جناب والا ! سرحد میں آپ نے دیکھا کہ جب تک independents ساتھ نہیں تھے اس وقت تک گورنمنٹ فارم نہیں ہو رہی تھی جب کہ وہاں پر میرے خیال میں سنگل پارٹی میجارٹی کی حیثیت سے پیپلز پارٹی کے شاید بائیس ہیں اور اے این پی کے اکیس جو مجھے یاد پڑتا ہے جو اخبار میں میں نے دیکھا پتہ نہیں میں غلط ہوں یا نہیں ۔ بہرحال جناب چیئرمین ! اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر independents ساتھ نہیں دیتے تو یہ قصور نہ پیپلز پارٹی کا ہے اور اگر independents پیپلز پارٹی کا ساتھ نہیں دیتے اور اے این پی کا ساتھ دیتے ہیں تو قصور جو ہے وہ ان کا بھی نہیں ہے ۔ independents کا کہنا یہ ہے کہ جی ہم سے جو written agreement کیا گیا ہے ، جو کمٹمنٹ کی گئی ہے اس کو sitting گورنمنٹ نے honour نہیں کیا ۔ اس کمٹمنٹ کو کچھ آگے نہیں بڑھایا اس لئے ہم ان کے ساتھ نہیں چلتے ۔ بعینہ جناب والا ! کل بلوچستان میں ، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ بن سکتی ہے تو یقیناً ہم vote of no confidence move کریں گے ۔ ایہ کوئی بات نہیں کہ فلاں پارٹی کا آدمی وہاں چلا گیا ، پیپلز پارٹی کے لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں پر vote of no confidence move کروا رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جی ہم نہیں گئے ۔ فیڈرل گورنمنٹ کے وزراء کہتے ہیں کہ ہم نہیں گئے ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر گئے بھی ہیں تو کون سی آفت ٹوٹ پڑی ہے ۔ یہ خلاء میں تو پالیٹکس نہیں کرتے ۔ یہ پیپلز پارٹی کے ممبر کی حیثیت سے ان کا حق بنتا ہے ۔ کہ وہاں جائیں اور اگر ان کی میجارٹی بن سکتی ہے تو بنائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اتنی غلط باتیں ہیں تو پھر یہ آپ نے دستور میں جو articles of vote of no confidence ڈالے ہوئے ہیں ان کو remove کریں ۔ جمہوریت میں کون سا طریقہ ہوتا ہے ؟ جمہوریت میں طریقہ کار ہی یہی ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر اگر آپ vote of no confidence لا سکتے ہیں ،

(اپوزیشن) تو لائیں - میں خود محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف شاید تیسرا آدمی تھا ' vote of no confidence ہم نے موو کیا تھا - جناب والا ! جو آج چیخنے چلاتے ہیں کہ vote of no confidence وہاں کیوں موو کیا گیا ہے ' اسی پارٹی کے لوگوں نے اس vote of no confidence میں حصہ لیا - ہم نے اس کے خلاف vote of no confidence موو کیا - یہ الگ بات ہے کہ وہ ناکام ہوگیا ہے یا کسی اور طریقہ سے ناکام کروایا گیا ہے لیکن جناب والا!ہم نے اس حق کو استعمال کیا - اس کے بعد اب recently 1993 میں آپ نے دیکھا ہم نے vote of no confidence بلوچستان میں مسلم لیگ کے چیف منسٹر کے خلاف موو کیا اس نے استعفیٰ دے دیا شاید وہ سمجھ رہا تھا کہ دوسرے دن vote of no confidence پاس ہوگا- تو جناب والا ! اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط چیزیں ہیں تو اس کو آئین میں دینے کی کیا ضرورت ہے - اور ایک بندش لگا دی جائے کہ پانچ سال تک آپ گدھے کو گھوڑا بنا دیں ' گھوڑے کو گدھا بنا دیں آپ کی مرضی - لیکن vote of no confidence اس کے خلاف نہیں ہوگا - تو اس کو آئین سے نکال دیجئیے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہاں کے ممبروں کا حق ہے - اگر انہوں نے تحریک عدم اعتماد لانے کی کوشش کی ہے تو کوئی غلط کام نہیں کیا ہے - دوسری بات یہ ہے جناب والا ! کہ یہ کوئی ڈیموکریٹک طریقہ ہے ؟ کم از کم نواز شریف سے تو یہ باتیں سننا میرے لئے باعث تعجب نہیں یا کسی اور ایسے لیڈر سے جن کا جمہوریت سے کبھی کوئی واسطہ نہیں رہا ہو - لیکن جناب والا! میں اپنے اس ساتھی ' ساتھی تو نہیں کہوں گا اپنے پرانے لیڈر ' کے اس طریقہ کار سے قطعاً اختلاف رکھتا ہوں- میں سمجھتا ہوں کہ جو زبان سرحد میں انہوں نے استعمال کی ہے وہ ان کے شایان شان نہیں ہے - ہاں اگر ایمرجنسی لگا دی جاتی اور اگر اس کو پریذیڈنٹ کے کہنے پر گورنر کے ذریعہ یا ایمرجنیسی کے ذریعہ سے کیا جاتا جس طرح کہ ۱۹۷۲-۷۳ء میں بلوچستان اور سرحد کے ساتھ کیا گیا تھا - اگر وہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ہم سب کو مخالفت کرنی چاہیے ' لیکن اگر آئینی صورت میں ایک چیز کو پیش کیا گیا ہے تو ہم یہ کہنا شروع کردیں کہ ہم بندوقوں سے مقابلہ کریں گے ' ٹینک شکن توپ لے آئیں گے ' یہ کریں گے ' وہ کریں گے ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ زبان جمہوری زبان نہیں ہے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میرے معزز لیڈر ' ساتھی شاید جمہوریت کی زبان کو ہی بھول گئے ہیں -

وگرنہ کبھی بھی ایک آئینی طریقہ کار کے خلاف ایک غیر آئینی لہجہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیپلز پارٹی کا یا اپوزیشن کا بنیادی حق ہے کہ وہ بلوچستان میں یا سرحد میں کسی وقت بھی تحریک عدم اعتماد لے آئیں۔ یہ تو قانونی حق ہے۔ اس کے علاوہ اور کونسا طریقہ کار ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح ہے اس پر ان لوگوں کو اتنا پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ اگر پیپلز پارٹی یا اپوزیشن وہاں پر اپنی اکثریت نہیں ثابت کرسکتی تو خود بخود لوگوں کے ذہنوں میں ان کے بارے میں منفی خیالات آجائیں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے جناب پروفیسر صاحب کے قاعدہ 194 کے تحت آج ملک کے سیاسی حالات اور بالخصوص ہمارے صوبہ کے، جس پر آپ ناراض ہو جائیں گے، شمالی پشتون خواہ کے سیاسی بحران -----

جناب چیئرمین۔ میں ناراض تو نہیں ہوتا لیکن ایسی چیز ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تاریخی طور پر ہے جناب والا۔

جناب چیئرمین۔ تاریخی طور پر تو گندھارا بھی ہے۔ بہت کچھ ہے، لیکن ہمارے آئین میں ایسا نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تاریخ میں بھی ایسا ہی ہے۔ پشتو میں اس کو ایسا ہی لیتے ہیں۔ اردگرد کے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

جناب چیئرمین۔ جو میں نے تاریخ پڑھی ہے اس میں نہیں ہے جی۔ اگر یہ کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وہ حکومت میں ہے اس لئے آپ نے مان لیا ہے تو جناب والا! آج جو سیاسی صورتحال وہاں پیدا ہوگئی ہے اس میں اگر قانون اور آئین کے تحت ہم بات کریں تو بظاہر قانونی اور آئینی طور پر جیسا کہ ہمارے دوستوں نے فرمایا ایک

عدم اعتماد کا ووٹ ہے اور کسی پارٹی کو یہ حق ہے کہ وہ عدم اعتماد کا ووٹ لا سکتی ہے اور کسی حکومت کو عدم اعتماد کے ذریعے ختم کرسکتی ہے ۔ اصولاً اس پر ہم متفق ہیں لیکن جناب والا! ہم یہاں مجموعی طور پر ہمارے ملک میں جو کچھ ہوا ہے، آئین، قانون ان کی سپرٹ اور ان کا لیٹر---- پہلے تو یہاں ہمارے ملک میں کوئی ایسا آئین مانتے ہی نہیں تھے، بتاتے ہی نہیں تھے کہ اس ملک میں فیڈریشن ہو، فیڈریٹنگ یونٹس ہوں، پارلیمانی ڈیموکریسی ہو، پارلیمانی ڈیموکریسی کے جو مسلمہ اصول ہیں ان کے تحت انتخابات ہوں، منتخب حکومت ہو ۔ یہ باتیں ملک میں سالہاسال سے لوگ نہیں مانتے تھے اور جب کبھی انہیں عوام کے زور اور طاقت پر تسلیم کیا جاتا تھا ۔ تو پھر مارشل لاء، اور پھر دوبارہ نیا دائرہ ۔ پھر ہمارا وہ چکر شروع ہوتا ۔ یہ طریقہ رہا ۔ بہرصورت بڑی مشکل سے 1985ء کے بعد عوام نے یہ تسلیم کروایا کہ یہاں پارلیمانی فیڈرل ڈیموکریسی ہوگی اور اس پر عمل ہوگا ۔ جب انتخابات ہونے تو پھر ان انتخابات کے نتائج قانون کی انگریزی میں جو کہتے ہیں "Appeals of the process of Law "Appeals of the process of the Constitution" مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک وکیل صاحب ہوتے تھے اور ان کے ایک شاگرد نے کہا کہ اس قانون کے clear الفاظ یہ ہیں جو ہمارے خلاف جارہے ہیں ۔ وکیل صاحب نے فرمایا کہ اس کے clear معنی کو چھوڑیں، وہ معنی نکالیں جو ہمارے فائدے میں ہوں ۔ تو یہاں جو آئین اور قانون میں بالکل ایک واضح راستہ ہوتا ہے ۔ اور اس کی ایک spirit ہوتی ہے، ہمارے دوست اس سے ناجائز فائدہ لے لیتے ہیں ۔ عدم اعتماد کے لئے جناب والا! فلورکراسنگ، ہارس ٹریڈنگ، ممبران کا خریدنا، ممبران پر جبر کرنا، ان کو ڈرانا دھمکانا، اور دیگر مختلف طریقے ہیں۔ لیکن اگر قانون میں دیکھا جائے تو ممبر بظاہر آزاد ہے جیسے ہم کہتے ہیں تجارت میں فلاں شخص آزاد ہے کہ وہ کوئی چیز مارکیٹ میں خریدے یا نہ خریدے ۔ لیکن جب آپ نے وہاں ایسے حالات یعنی ذخیرہ اندوزی قائم کی ہوئی ہو تو اس کی آزادی دراصل کوئی آزادی نہیں ہوتی ۔ ہمارے قائد ایوان جناب ملک قاسم صاحب نے فرمایا کہ ہم اس بات پر خوش ہوں گے کہ یہاں جمہوریت کی ثقافت پر عمل کیا جائے ۔ اب جمہوریت کی ثقافت کیا ہوتی ہے؟ کیا یہ ہے جمہوریت کی ثقافت کہ کوئی آزاد ممبر یا کوئی شخص اپنا صحیح اصولی راستہ تبدیل کرنے کے لئے آپ کے کسی جبر، آپ کی کسی طاقت، آپ کے کسی اثر اور آپ کے پیسے سے وہ تبدیل ہو رہا ہے ۔ کیا یہ سیاسی جمہوری کلچر ہے

کہ آپ اس پر پیسہ استعمال کریں ۔ اس کو جمہوری کلچر کہا جا سکتا ہے ؟ یہاں جناب والا ' یہ تحریک عدم اعتماد چھ فروری یا سات فروری کو پیش کی گئی ۔ اور چھ فروری ہی کو فلور کراسنگ کا وہ آرڈیننس جو انتخابات کا ایک بنیادی اصول تھا 'lapse ہوا ۔ ہماری جمہوری قوتوں کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ فلور کراسنگ نہیں ہونی چاہیے' قانون میں فلور کراسنگ کا راستہ بند ہونا چاہیے اور وہ وزیر اعظم جس کو ہمارے دوست امپورٹڈ وزیر اعظم کہتے ہیں انہوں نے کم از کم اتنی شرافت برتی جمہوریت میں کہ انہوں نے فلور کراسنگ پر پابندی لگا دی ۔ لیکن وہ فلور کراسنگ کا قانون جس تاریخ کو lapse ہوا اس تاریخ کو یا اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد یہاں vote of no confidence لایا گیا ۔ وہ لوگ لا رہے ہیں ۔ میرے محترم دوست اقبال حیدر صاحب فرماتے ہیں جب اخبار والے ان سے پوچھتے ہیں کہ جی قانون کی اب کوئی بات نہ کریں ۔ یعنی وہ جو پیپلز پارٹی ' ایم ۔ آر۔ ڈی' دوسری پارٹیوں اور ہمارے اتحاد نے یہ سلوگن دیا تھا کہ ہم فلور کراسنگ کا راستہ روکیں گے اور اگر ہمیں آئینی موقع ملا حکومت کرنے کا تو ہم فلور کراسنگ کا ایک قانون بنائیں گے ' فلور کراسنگ پر پابندی لگائیں گے اور آج پیپلز پارٹی کے وزیر قانون ' جو خود اس کے مخالف تھے ' آج وہ کہتے ہیں کہ جی اس وقت اس کی بات نہ کریں ۔ پھر کس وقت بات کریں ۔ آج یہاں ہمارے دوست فرماتے ہیں کہ نواز شریف نے یہ کیا ۔ میں نے پہلی تقریر میں یہ عرض کیا تھا نئی حکومت بننے سے پہلے کہ جب آپ کی منطق یہ ہے ' جب آپ کی logic یہ ہے کہ جب آپ اقتدار میں ہیں تو نہ قانون ' نہ جمہوریت نہ اصول مانتے ہیں ' پھر دوسرے کی منطق کیا ہوگی ؟ آیا وہ یہی منطق آپ کے خلاف استعمال نہیں کریں گے ؟ کل جو نئی حکومت برسر اقتدار آئے گی کیا وہ یہی logic استعمال نہیں کرے گی ؟ یعنی جب تک میں حکومت میں ہوں اس اصول کی کوئی ضرورت نہیں ۔ جب میں اقتدار سے گیا ۔ پھر تو یہی منطق ہے جو آج لوگ استعمال کر رہے ہیں ۔ اور ہم نے پہلے دن سے کہا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے ۔ ہم سمجھتے تھے کہ 1988ء کی اسمبلی کو جو توڑا گیا ' وہ غیر اصولی توڑا گیا ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ 1990ء کی اسمبلی کو جو توڑا گیا وہ غیر اصولی توڑا گیا ۔ لیکن اس کے یہ معنی تو نہیں کہ بس اب ہم اسی کشمکش میں لگے رہیں ۔ چونکہ آپ نے ایسا نہیں کیا ہے ' لہذا میں بھی نہیں کروں گا ۔ ملک صاحب نے یہی فرمایا ہے کہ یہ کیا دلیل ہے کہ ہم لوگ ایک دوسرے کے خلاف دلیل دیتے ہیں ۔

ہماری دلیل یہ ہوتی ہے کہ آپ کی حکومت میں کیا ہورہا ہے؟ آپ کی حکومت کیا ہے ؛ آپ نے چونکہ رشوت لی ۔ آپ نے فلور کراسنگ کی ۔ یہ مسئلہ نہیں ہے کہ آپ نے کیا کیا ؛ مسئلہ یہ ہے اصولی سیاست میں کہ میں کیا کر رہا ہوں ۔ آپ جو بھی کریں ۔ ایسے تو لوگ ڈاکے بھی ڈالتے ہیں ، لوگ چوری بھی کرتے ہیں ، جھوٹ بھی بولتے ہیں ۔ کیا کوئی اصولی آدمی خواہ وہ مذہبی نقطہ نظر سے ہو ، خواہ انسانی نقطہ نظر سے ہو ، اخلاقی نقطہ نظر سے ہو ، کوئی یہ دلیل دے سکتا ہے کہ چونکہ فلاں ایسے غلط کام کررہا ہے ، اخلاقی طور پر یا قانونی طور پر یا شرعی طور پر لہذا میں بھی ایسا کروں گا ۔ یہاں مسلسل ہی دلیل دی جاتی ہے کہ آپ نے کیا کیا ہے ؛ ہم یہ سمجھتے ہیں جناب والا! کہ عدم اعتماد کا حق ہے لیکن جو طریقہ آپ نے اختیار کیا ہے ، یہ طریقہ درست نہیں ہے ۔ آپ نے قانون سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے ۔ آپ نے وہاں کے ایک سپیکر کو چھپا کر رکھا ہے اور وہ ایک پارٹی کا ممبر ہے ۔ اس پارٹی کے ممبر کو فلور کراسنگ کے قانون کے تحت وہ جب بھی اپنی وفاداری تبدیل کرے ، اس کو ممبرشپ سے نکالا جانا چاہیے ۔

اب سوال یہ ہے کہ قانون راستے میں حائل نہیں ہے ۔ پھر کیا ہوگا ؛ اگر قانون حائل نہیں ہے تو پھر میں شیر افگن صاحب کے الفاظ میں بات کروں گا ۔ شیرافگن فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ، عوام نے reject کیا ۔ دوسری بار سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا عوام نے reject کیا ۔ مسئلہ آئینی اور قانونی نہیں ہے ۔ مسئلہ سیاسی ہے ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ سیاسی ہے ۔ لوگوں کو یہ حق ہے ، عوام کو یہ حق ہے ووٹر کو یہ حق ہے کہ اپنے نمائندے کو وہ آج کوچے میں پکڑے کہ آپ پارٹی سے اپنی وفاداری تبدیل نہیں کرسکتے ۔ آئین چلانے والے اپنے مفادات کے لئے قانون کی دھجیاں اڑاتے ہیں ۔ عوام کی ذمہ داری بنتی ہے ۔ عوام کا حق بنتا ہے کہ وہاں کوچے میں کھڑے ہو کر عبدالرحیم سینیٹر کو اگر اس نے اپنی پارٹی کے مینڈیٹ کے خلاف رائے دی تو عوام اس کو اپنی پارٹی سے نکالے ۔ اسے اسمبلی نہ آنے دے ۔ یہ اس کی ذمہ داری ہے ۔ یہاں یہ بات اخباروں میں آتی ہے ، ابھی ہمارے محترم اقبال احمد خان نے ولی خان پر اعتراضات کئے ہیں ۔ میں اقبال احمد خان صاحب کا احترام کرتا ہوں لیکن انہوں نے باچہ خان کو گالیاں دی ہیں اور ہر روز وہ کہتے ہیں ولی خان کے باپ نے یہ کیا ہے ، آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے ۔

ولی خان کا باپ ' ولی خان کا physical باپ ہو سکتا ہے ۔ لیکن ولی خان کا باپ تمام پختون، تمام انسانیت کا باپ ہے اور آپ اتنی آسانی سے اس کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور ان کو گالیاں دیتے ہیں ۔ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے کہ کسی کے بزوں کے لئے ہتک آمیز الفاظ مت استعمال کرو ۔ وہ کیوں ہوتا ہے ؟ اگر آپ کو اختیار ہے کہ آپ باچہ خان کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کریں تو لوگوں کو پھر یہ حق پہنچتا ہے کہ آپ کے خلاف وہی الفاظ استعمال کریں ۔

یہاں جناب والا ! میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ واقعتاً آئین اور قانون کی spirit کے خلاف عمل ہو رہا ہے ۔ اور پھر یہ فیڈریشن ' یہ فیڈریٹنگ یونٹس ہیں ۔ اس میں اگر آپ نے یہ طرز اختیار کیا ' جیسے یہاں بات ہو رہی ہے کہ ہم کہتے ہیں جمہوریت ---- جناب صدر کی تقریر میں یہ باتیں ہیں ۔ جمہوری کلچر ' جمہوری کلچر کے معانی کیا ہیں یہ کہ آپ ایسے غلط اور ناجائز وسائل کسی کام میں استعمال نہیں کریں گے یعنی کسی گورنمنٹ کو گرانے کے لئے ہم نے جناب والا ! پیپلز پارٹی کے خلاف ۸۸ء اور ۸۹ء میں جب یہاں vote of no confidence تھا ' ہم نے باقاعدہ مخالفت کی ۔ ہم نے کہا vote of no confidence جس طریقہ سے آپ کر رہے ہیں اور جس طرح یہ ہارس ٹریڈنگ کر رہے ہیں ' وہ vote of no confidence حقیقت میں نہیں ہے ۔ یہاں جناب والا ! اس وقت جو حالات ہیں ان کے بارے میں ہاں ہمارے منظور گچکی صاحب نے بھی فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا ' اگر ایسا ہوتا ' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ بالکل ایسا ہے کہ قانون اور آئین کی خلاف ورزی کرکے ' آئین اور قانون کی spirit کے خلاف ، جمہوریت کے کلچر کے خلاف ایک ایسا عمل کیا جا رہا ہے ۔ اور عوام کو یہ حق ہے کہ اپنے ووٹ کا دفاع کریں ۔ اب اس سے کیا نتیجہ نکلے گا ؟

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی بس ختم کریں ۔ دیکھیں سب کو دس منٹ دیئے ہیں اس طرح-----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا ! اس کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی ۔ اس کی ذمہ داری جناب اسلام آباد کی گورنمنٹ کے اوپر ہوگی ۔ کیونکہ یہ

ایسے حالات میں جیسے کہ ابھی یہاں ہمارے دوستوں نے کہا واقعی ابھی تک تو آپ کے سو دن نہیں ہوئے - آپ کی کابینہ صحیح طور پر نہیں بنی ہے ۔ اور یہاں آکر آپ لوگوں کو اپنے منشور کے مطابق سیاسی ، معاشی پروگرام اور ان پر implementation کے لئے موقع نہیں دے رہے ہیں اور غلط استعمال کررہے ہیں - اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں جناب والا ! پیپلز پارٹی کو بالخصوص جب وہ ہمارے ساتھ MRD میں تھی ، جمہوریت کے حوالے سے ۔ ایسے کام سے ، ایسی مداخلت سے اجتناب کرنا چاہیے - اور انہیں یہ withdraw کرنا چاہیے ۔ مہربانی جناب -

جناب چیئرمین- شکریہ جناب یوسف شاہین داؤد پوتا صاحب - جی آپ کیا فرما رہے ہیں رضا ربانی صاحب ؟

میاں رضا ربانی - جی مجھے بھی موقع دیا جائے ۔

جناب چیئرمین- آپ کا نام یہاں پر نہیں ہے - یہ راشد ربانی لکھا ہوا ہے - غلطی سے شاید ایسا ہوا ہے - جی جناب حسن اے شیخ صاحب -

Mr. Hasan A. Shaikh: Mr. Chairman, the resolution is under 194 before you which is a very important provision. This is a provision for an emergency which is not made otherwise by any other mover of the Senate. The first important thing is, those who are talking of constitutional methods, have they inherited those constitutional methods themselves? One of our learned friends has said here that when Mujib-ur-Rehman had majority, their predecessor had said,

اِدھر ہم ، اُدھر تم

why has this happened? Why was Pakistan broken? Who broke it? Who is responsible for what is happening to Pakistan today? It is not the NWFP, it is the Central Government which acted against the Constitution, against the spirit of the Constitution in Pakistan.

Let us come to another important point. The Supreme Court decided by majority that a certain person had committed murder, complaint is not against Supreme Court. The complaint is against the President who had only refrained you from exercising a prerogative right of forgiving somebody. Why and how does he become 'shaheed"? He was a good friend of mine I must say but that does not mean that he could do anything and escape the consequences.

(interruption)

Mr. Rashid Rabbani: Sir, these issues should not be raised in a debate on the general political situation.

Mr. Chairman: What sort of issues?

Mr. Rashid Rabbani: The question of how can a person be called 'shaheed"? It has got nothing to do with the question of the political situation or the NWFP situation which is being debated under Rule 194. If this is going to be the trend of the debate then, it will have no end, Sir.

Mr. Chairman: So, please (Mr. Hasan A. Shaikh) concentrate on the political situation.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I did not mean to hurt anybody but I must say frankly. I belong to this country. I am proud of becoming a member of this country and I am proud of the Supreme Court. Therefore, I must say that this statement that I should not call him non-shaheed is wrong.

Mr. Chairman: There is no need to raise this issue. You please concentrate on the political situation.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I am giving an argument and that is

not my main argument

Mr. Chairman: Please do not enter into this debate.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I will skip over Sir, law and order under the Constitution, is the responsibility of the Provincial Government and not of the Central Government and the Central Government repeated interferences particularly in Frontier calls for attention not only of the members of this House or not only of the members of the National Assembly but also those electorates who elected him. So, to say that ultimately we will appeal to the electorate to ask them to do a certain thing in a certain manner, it is not undemocratic. I mean you dare not go against the will of the people. It is true that you have gone against the will of the people therefore, within a couple of hours you fly from Islamabad to Peshawar to do propaganda of restoring somebody who had lost the position of Chief Minister. What is it? You have to tolerate, you have to wait, then you talk of democracy for others, not for yourself. Who is responsible? Not the Muslim League (Nawaz Group), not the Awami Party, I have many complaints against them and their President knows that I have got complaints, but that is not the point, the point is you don't interfere with other Provincial Governments. The Central Government has no power whatsoever in respect of law and order and law and order situation in NWFP is now at stake and if the law and order situation is created in the NWFP it will have repercussions in the whole of Pakistan, not only NWFP.

Mr. Chairman: Ishtiaq Sahib your turn is coming after a while, are you going?

(interru ption)

Mr. Chairman: I am asking from Mr. Ishtiaq because he has given his name to speak.

۱۰ منٹ میں ان کی turn آنے والی ہے Yes please

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, my argument is this that People's Party at the Federal level must learn to tolerate other people in the Provincial Governments other than their own. They can come and say you can't stop anybody from bringing a vote of no confidence. Well, if you could not stop anybody from what I told you a little while ago - 'kay Idher Ham, Udher Tum'. You did not stop him, you tolerated him but otherwise Pakistan was at stake. If at that time you had not tolerated Pakistan then it would have been at stake. Therefore, there are certainly suggestions where you have to create a feeling that where first Pakistani will first look after the interest of Pakistan and then think of other things. So, my submission is that all that can be said against the Provincial Government is that they have not done any horse trading themselves. Who is responsible for horse trading? Not the Provincial Government, the Federal Government and Federal Government calls itself innocent. It is not innocent. Federal Government must realise that Pakistan's security is in its hands. They are concerned with the defence of Pakistan. Defence of Pakistan is the responsibility of the Federal Government. And defence of Pakistan does not mean interference in the Provincial Government. This interference must stop immediately. If it does not, I warn them, it will have very serious repercussions in Frontier as well as in Baluchistan. True that if they bring the motion of no confidence, then the other people will bring vote of no confidence against the Federal Government. I may not be there by that time, but still I have a right to

say that the attitude of the Federal Government is the most objectionable in the present circumstances. They are inviting our enemy to do things which we do not like. And all I say is that, Sir, let the Government of the day realize this and if they do not, let us not stop merely at the no confidence motion but also its repercussions will have to be considered. And we may have to face the repercussions although we would not like them.

جناب چیئرمین: راشد ربانی صاحب ۔

جناب راشد ربانی ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! پروفیسر خورشید صاحب کی طرف سے جو تحریک پیش کی گئی ، جس میں سرحد کی صورتحال پر انہوں نے اظہار خیال کیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایوان بالا کے جتنے بھی معزز اراکین نے اب تک اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ، وہ سب اس بات پر متفق نظر آرہے ہیں کہ عدم اعتماد کی تحریک آئینی حق ہے اور دستور کے مطابق ہے ۔ لیکن سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جب عدم اعتماد کی تحریک دستور کے مطابق ہے تو پھر کن وجوہات کی بنا پر اس کی مخالفت کی جارہی ہے ؛ کن وجوہات کی بنا پر سرعام دھمکیاں دی جارہی ہیں ؛ کن وجوہات کی بنا پر دستور کی بالا دستی کو قائم رکھنے میں کوتاہی برتی جارہی ہے ؛ جناب والا ! جب وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف پچھلی حکومت میں عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی تو اس وقت کے لیڈر آف دی اپوزیشن اپنی چمک دمک کے ساتھ وہاں پر تھے ۔ ہر طریقے سے ہارس ٹریڈنگ اور جو کچھ ہو سکتا تھا انہوں نے کیا لیکن اس وقت کے برسراقتدار لوگوں نے اپنے سیاسی عمل ، اپنے جمہوری طریقہ کار، آئین کی پاسداری ، قانون کی حکمرانی اور جمہوری سیاسی عمل کو قائم رکھتے ہوئے ان کو شکست سے دو چار کیا۔ بڑی عجیب سی بات ہے کہ جو آج سرحد میں بیٹھ کر اپنی دھواں دھار، غیر منطقی تقریروں سے ہیلی کاپٹر کو اڑانے کی بات کررہے ہیں ، اسمبلی کے گھیراؤ کی بات کررہے ہیں ، وہ کیسے جمہوریت کے دوست ہو سکتے ہیں ؛ وہ کیسے سیاسی عمل کو سمجھ سکتے ہیں ؛ جناب والا ! یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے جام صاحب کے دور میں سندھ میں صوبائی اسمبلی کے اراکین کو اغوا کیا ، زد و کوب کیا ، لالچ دی ہر طریقے سے انہوں نے ہارس ٹریڈنگ کی تاکہ وہ

جام حکومت کا ساتھ دیں ۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے دیکھا کہ جو جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں ' جو آئین پر یقین رکھتے ہیں ' انہوں نے تمام تر مشکلات اور مصائب کو جھیلتے ہوئے ان کے اس تمام عمل کو ایک طرف دھکیل دیا اور کسی حالت میں بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے ۔ جناب والا ! کیا یہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں دھمکی دے کر ' اور دھمکی ان کو دے رہے ہیں کہ جنہوں نے بارہ سال غاصبوں ' جابروں اور آمروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہوں نے کبھی بھی ان کے سامنے سر نہیں جھکایا ۔ یہ کیسی دھمکیاں دے رہے ہیں ؟ کیا وہاں پر سرحد کی جو صورتحال ہے ' اس کے اطراف کے ممالک کی ہے ' اس لئے دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اپنی علیحدگی پسندی کے عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی بھرپور طریقے سے کوشش کریں ؟ کیا وہ چاہتے ہیں کہ ملک کے مفاد کو اور ملک کے آئین کو نقصان پہنچائیں ؟ کیا وہ چاہتے ہیں کہ ملک کے جمہوری عمل کوجو استحکام کی شکل میں آگے بڑھ رہا ہے اس کو نقصان پہنچائیں ۔ پروفیسر خورشید صاحب تحریک پیش کرکے اکثر چلے جاتے ہیں 'میں اپنے بزرگ سے یہی عرض کروں گا کہ آپ نے تحریک تو پیش کی ' آپ نے دستور کے مطابق تو کہا لیکن پھر آپ نے کیسی مخالفت کی ؟ اس لئے کہ وہاں کے لوگ صوبہ سرحد کے لوگ جان چکے ہیں کہ موجودہ حکومت کٹھ پتلی حکومت تھی ۔ صابر شاہ صاحب کی موجودہ حکومت جو تھی وہ وہاں کے عوام کے مسائل حل نہیں کرسکتی تھی ۔ تو کیا وجہ تھی کہ وہاں کے وزیروں نے استعفیٰ دیا ؟ کیا وجہ تھی کہ وہاں کے لوگوں نے ان کو رد کرنے کی بات کی ؟ یہ تو ان کا آئینی اور جمہوری حق ہے ۔ اس آئینی اور جمہوری حق کو کیسے کوئی چھین سکتا ہے ؟ تو میں یہی عرض کروں گا ۔ جناب والا ! کہ اس قسم کے جو الفاظ ' اس قسم کے جو رجحانات ہیں ' اس قسم کے جو خیالات ہیں جو اپوزیشن کی طرف سے ' جو وہاں پر نواز شریف صاحب جاکر تقاریر کر رہے ہیں ' وہاں پر بیٹھ کر وہ کس کو راہ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ لیکن آپ دیکھیں کہ وفاق کے اندر سے کوئی بھی وہاں نہیں جارہا ۔ کسی نے وہاں پر دخل اندازی نہیں کی ' کسی نے وہاں پر یہ نہیں کہا کہ جناب یہاں پر سلسلہ اس طریقے سے ہونا چاہیے یا اس طریقے سے ہونا چاہیے ۔ ہم جمہوری لوگ ہیں ۔ ہم آئین کی پاسداری چاہتے ہیں ۔ ہم قانون کی حکمرانی چاہتے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ملک کو سیاسی استحکام ملے ' لیکن اگر عدم اعتماد کی تحریک ہے تو آپ سیاسی لوگ ہیں '

آپ سیاسی سوجھ بوجھ کے ساتھ، اپنے عمل کے ساتھ آئیے مقابلہ کیجیئے۔ سیاسی عمل کو سمجھنے کی کوشش کیجیئے ۔ میں نے پہلے بھی یہ ہاؤس میں کہا تھا کہ جو سیاست کی ابجد سے واقف نہیں، مارشل لاء کی گود میں جنہوں نے سیاسی پرورش پائی ہو وہ کیسے سیاسی عمل کو زندہ رکھ سکتے ہیں؟ اور کیسے جمہوری اقدار کو قائم رکھ سکتے ہیں؟ وہ کیسے دستور کی پاسداری کو قائم رکھ سکتے ہیں؟ تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو دھمکیاں دی جارہی ہیں اور جس قسم کے حالات وہاں پر پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یہ پاکستان کی وحدت کو، پاکستان کی سالمیت کو، پاکستان کے وفاق کو ڈائریکٹ نقصان پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے اور میں کہتا ہوں جناب والا! کہ اس قسم کے لوگوں کے خلاف مقدمات قائم ہونے چاہییں کہ جو پاکستان کی بقاء اور سالمیت کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں، جو ہیلی کاپٹر کو اڑانے کی بات کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ جناب کلاشنکوف ہم لے کر آئیں گے۔ تو یہ تو ہمیں پتہ ہے کہ سندھ میں ابھی انہوں نے کلاشنکوفیں بھیجیں اور کس کا نقصان ہوا؟ کس کا قتل ہوا؟ کس نے قتل کیا؟ کون قتل ہوا؟ یہ سوچنے کی بات ہے، سمجھنے کی بات ہے۔ تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ عدم اعتماد کی تحریک جو ہے وہ حق ہے، جمہوری حق ہے، آئینی حق ہے، دستوری حق ہے، ان کا قانونی حق ہے۔ لہذا اگر دستور کا حق چھینا جائے، قانون کا حق چھینا جائے، جمہوریت کا حق چھینا جائے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ نہ وہ پاکستان کے دوست ہیں، نہ پاکستان کے عوام کے دوست ہیں، نہ معاشی، سماجی انصاف کی بات کرتے ہیں، نہ وہ اس ملک کی ترقی اور خوشحالی کی بات کرتے ہیں۔ میری یہی گزارش تھی۔ شکریہ آپ نے جو وقت دیا۔

جناب چیئرمین۔ بہت بہت شکریہ۔ اشتیاق اظہر صاحب۔

جناب اشتیاق اظہر۔ شکریہ جناب چیئرمین! مجھ سے قبل بلکہ اس گفتگو سے آغاز میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے اپنی مدلل اور مفصل تقریر میں جن خیالات کا اظہار کیا میں اس کی مکمل طور پر پذیرائی کرتا ہوں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے دوست عبدالرحیم مندوخیل کی یہ بات بھی صحیح ہے کہ معاملہ صرف تحریک عدم اعتماد کا نہیں ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں جو ہارس ٹریڈنگ کی گئی وہ قابل مذمت ہونی چاہیے۔ اگر صرف عدم اعتماد کا معاملہ

ہوتا، عوام کے درمیان سے اٹھتا، تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی ۔ لیکن اگر ہارس ٹریڈنگ کی جائے اور ابھی سندھ کا جناب ربانی نے نام لیا ۔ سندھ میں لا کر ان لوگوں کو گھمایا پھرایا جائے، شکار کرایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر قابل مذمت ہے ۔ حکومت پاکستان کو اس صورتحال کا جائزہ لینا چاہیے ۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں : ممکن ہے بہت سارے لوگوں کے ذہن میں بھی ہوکہ اسی نوعیت کا ایک واقعہ ۱۹۷۰ میں بھی ہوا تھا کہ جب بلوچستان کی حکومت کا قلع قمع کیا گیا تھا ۔ اور اس کے نتیجے میں سرحد کے وزیر اعلیٰ مفتی محمود نے، حالانکہ ان کے خلاف کوئی تحریک عدم اعتماد نہیں تھی یا ان کو ہٹایا نہیں جارہا تھا، انہوں نے اپنی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے خود استعفیٰ دے دیا تھا ۔ اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کی حکومت کے خلاف ultimately جو پی این اے کی کارروائی اور تحریک چلی تو اس کا نقطہ آغاز بلوچستان میں یہی کارروائی تھی ۔ اب جو کچھ سرحد میں ہو رہا ہے، اس انداز میں ہو رہا ہے ۔ اس ہارس ٹریڈنگ کو نشانہ بنا کر یا اس کو بہانہ بنا کے اس کو کام میں لاکر حکومت سرحد کو توڑنے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں وہ بھی اسی طرح سے قابل مذمت ہیں اور اگر یہ سلسلہ اب جاری رہا اور اس کی مذمت نہ کی گئی اور اس کو نہ روکا گیا اور اس اقدام کو واپس نہ لیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہی صورتحال بلوچستان میں بھی ڈیویلپ ہواور پھر وہ صورتحال پیدا ہو کہ جس سے ہم سب ڈر رہے ہیں۔ ایسا بحران پیدا ہو کہ جس سے ان کے بنیادی جمہوری حقوق اور جمہوریت کو خطرہ لاحق ہو جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے پر پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ یہ صرف تحریک عدم اعتماد کا معاملہ نہیں۔ معاملہ صرف تحریک عدم اعتماد کا ہوتا تو یہ قابل اعتراض بات نہیں تھی ۔ لیکن اس سلسل میں جو ہارس ٹریڈنگ ہوئی جس کا بار بار یہاں بھی ذکر ہو رہا ہے اور اخبارات میں بھی ذکر ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں اگر کوئی منتخب حکومت غیرمستحکم کی جاتی ہے یا ختم کی جاتی ہے تو اس کے لئے مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بڑے بھیانک نتائج نکلیں گے۔ اور ماضی میں ۱۹۷۰، میں جو کچھ ہوا ہے، اگر وہی عمل اب بھی دہرایا جاتا رہا اور مخالف حکومتوں کو tolerate کرنے کا سلسلہ ختم کیا گیا اور چاروں صوبوں میں اپنی حکومت بنانے کی کوشش کی گئی تو اس سے پھر اس ملک میں پارلیمانی جمہوری نظام کو شدید نقصان پہنچے گا۔ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور سوچنے کی بات ہے کہ جو صورتحال ۱۹۷۰، میں ڈیویلپ ہوئی تھی

اس سے اجتناب برتنا چاہیے ۔ اور جیسا کہ مجھ سے پہلے جناب حسن اے شیخ نے کہا کہ جو کچھ اس ملک کو دولخت کرنے کا باعث بنا ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ کارروائی اسی نیچر کی ہے ۔ پہلے تو یہ ملک دولخت ہوا تھا ۔ اب اگر یہی صورتحال جاری رہی ' چاروں صوبوں میں اپنی مرضی کی حکومت مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو ہو سکتا ہے کہ اس ملک کا وہی حشر ہو خدانخواستہ ' خدانخواستہ جو اس سے پہلے مشرقی پاکستان کا ہوا اور پورے پاکستان کو جس صدمے سے دوچار ہونا پڑا اور ہم وہ صدمہ برداشت کرنے کے بعد سمجھتے تھے کہ ہمیں عقل آ جائے گی ' ہم میں ٹالریشن پیدا ہو جائے گا اور ہم جمہوریت کی راہ پر چل نکلے ہیں۔ اور جو جمہوری حق فیڈرل گورنمنٹ کو دیا گیا تھا اگر فیڈرل حکومت اس حق پر مطمئن رہتی اور صوبوں میں جو اس کی مرضی کے خلاف حکومتیں تھیں ' وہ بھی کام کرتی رہتی ' تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک جمہوریت کی خدمت ہوتی ۔ میرے دوست ربانی صاحب نے ابھی سندھ کا ذکر کیا ۔ اغوا کا ذکر کیا ۔ میں انہیں یاد دلانا چاہوں گا آپ کے توسط سے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن سندھ اسمبلی ڈاکٹر فاروق ستار جو کہ قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں اور کراچی کے میئر بھی رہ چکے ہیں ' ان کو مفرور قرار دیا گیا ہے ۔ حالانکہ وہ موجود ہیں اور وہ برابر اپنی سرگرمیوں کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہیں ۔ ان کو بھی مفرور قرار دینا اتنا ہی قابل مذمت ہے جتنا کہ ہمارے مخدوم خلیق الزمان کو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو جمہوریت عزیز ہے ' ہم سب ایک دوسرے کے حق کو مانتے ہیں '۔اپنے فرض کو بھی سمجھتے ہیں ۔ ہارس ٹریڈنگ سے بھی اجتناب کرتے ہیں۔ یہ کوئی بات نہ ہوئی کہ ہارس ٹریڈنگ کا آرڈیننس ختمہو گیا ہے ۔ اب ہارس ٹریڈنگ جائز ہو گئی ہے ۔ ایک غلط کام کبھی بھی جائز نہیں ہو سکتا ۔ ہم سب کو مل کر سوچنا چاہیے ۔ اپنے اس ملک کو بچانا چاہیے ۔ باقی ماندہ پاکستان کو بچانا چاہیے اور کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے کہ جس سے اس ملک میں جمہوریت کی بنیادیں کھوکھلی ہوں ' غیر مستحکم ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں تنہا ذمہ داری فیڈرل حکومت کی ہے ۔ اگر فیڈرل حکومت نے اپنے فرض کو اب بھی سمجھا اور ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے کی جانے والی عدم اعتماد کی تحریک کو واپس لے لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہتر اور مستحسن کوئی اقدام نہیں ہوگا ۔ اگر اب بھی یہ اقدام نہ کیا گیا اور چاروں صوبوں میں اپنی مرضی کی حکومت بنانے کی کوشش کی گئی جس طرح یہ کوشش ۱۹۷۰ء میں ہوئی تھی تو جو کچھ

ہمارے سامنے ہوا اس پر تاریخ تو وہ لکھے گی جو کچھ اسے لکھنا ہے ' مورخ تو لکھے گا ۔ لیکن ہم سب کو بھی یہاں بیٹھ کر اس سلسلے میں سوچنا پڑے گا ۔ اور یہ ہمارے پروفیسر خورشید نےجو اشارے کئے ہیں بوٹوں کی چاپ کے تو یہ کوئی معمولی نوعیت کے نہیں ہیں ۔ اگر یہ صورتحال ڈیویلپ ہوئی تو پھر ہم اس کے ذمے دار ہوں گے ۔ جمہوری نظام کے ماننے والے ذمہ دار ہوں گے۔ ساری جماعتیں ذمہ دار ہوں گی ۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس سلسلے میں اپنے فرائض کو پہچانیں اور اس ملک کو اس جمہوری عمل کے ذریعےمستحکم کرنے کی کوششوں کا سلسلہ جاری رکھیں ۔ اسی میں سب کی بہتری ہے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔مہربانی جی ۔ طارق چوہدری صاحب ---- جناب ابراہیم صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔جناب چیئرمین صاحب شکریہ ۔ جناب عالی ! میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جس روز فرنٹیئر کے سپیکر کا انتخاب ہو رہا تھا اس روز حزب اختلاف کے لیڈر جناب آفتاب خان شیر پاؤ نے ہائی کورٹ کو درخواست دی کہ اسمبلی کے کچھ ممبران اغوا کئے گئے ہیں ان کو برآمد کیا جائے ۔ حالانکہ یہ رپورٹ نہ پولیس میں ان کے رشتہ داروں نے درج کرائی تھی اور نہ ہائی کورٹ میں یہ واویلا اور شکایت کی گئی تھی ۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہائی کورٹ کو درخواست دی ۔ تاکہ وہ عدالت میں جائیں اور اس انتخاب میں رکاوٹ پیدا کرسکیں ۔ جو اس روز سپیکر کے لئے ہونے والا تھا ۔ ریکارڈ پر یہ سب معاملات موجود ہیں ۔ جناب عالی وہ ممبران اغوا نہیں کئے گئے تھے مگر وہ ہائی کورٹ کو وسیلہ بنا کر ان کو روکنا چاہتے تھے کہ وہ رکیں اور کسی طریقے سے ان کے ہاتھ میں آجائیں اور اس سپیکر کے انتخاب میں انہیں ووٹ ڈالنے سے روکیں ۔ اتنے عرصے بعد آفتاب خان شیرپاؤ نے جو موجودہ حکومت پر الزامات لگائے ہیں ' اسی کے آج وہ خود مرتکب ہو رہے ہیں اور ان ممبران کو اغوا کرکے مختلف صوبوں میں رکھا ہوا ہے ۔ ان میں سے ایک ممبر میرے ضلع کے ہیں شاد خان اور ہماری قومی اسمبلی کے حلقہ نیابت سے وابستہ ہیں ۔ ان کے بیٹے فواد خان مارے مارے پھرتے ہیں اور کوئی ان کو اتہ پتہ نہیں ملتا کہ وہ کس جگہ ہیں اور کس جگہ نہیں ہیں ۔ وہ بیچارے روتے پھرتے ہیں ۔ اغوا کیسے ہوتے ہیں ؟ آج اگر ووٹ کے لئے کسی کو اغوا کرتے ہیں تو ہمارے علاقے میں تو اغوا کرنا کوئی اتنی بڑی بات

نہیں ہے۔ کوئی کس حد تک اس کو اپنے ساتھ پھرائے گا اور کیا وہ اپنی زندگی کے معاملات سرانجام نہیں دے گا۔ اگر انہوں نے ' اس حکومت نے یہ مثال قائم کردی کہ ممبران کو اغوا کرکے دھونس دھاندلی کے زور سے ' دباؤ کے زور سے وہ عدم اعتماد کا ووٹ پاس کریں گے تو اس کے نتائج کی پوری ذمہ داری اس حکومت پر پڑتی ہے۔ اس لئے کہ اس حکومت کے ہی اشارے پر یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ نہیں تو صوبہ سرحد کی حکومت کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے تھا۔ یا تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ فیڈرل حکومت کی جہاں حکومت نہیں ہے ان کو ایسے اقدامات میں مشغول رکھیں ' تعمیری کام سے روکنے کے لئے یہ سارے کام کر رہے ہیں کہ وہ اپنے بچاؤ میں لگے رہیں اور وہ صوبہ اپنے لئے کوئی کام نہ کرسکے۔ عوام کے لئے کوئی کام نہ کرسکے۔ ان کو بدنام کیا جائے ' یہ بھی ایک حربہ ہو سکتاہے۔ مگر آج جو کچھ ہوا ہے ہمارے ممبران کے ساتھ ' ان کو اغوا کیا گیا ہے۔ ان کو مختلف صوبوں میں رکھا گیا ہے۔ یہ از حد ناجائز عمل ہے اور اس کے نتائج کی پوری ذمہ داری اس حکومت پر ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اس پارٹی کی یہ روایت ہے ' شیوہ ہے ' دھاندلی کا اور دھاندلی بھی ان کا شیوہ ہے اور دھونس بھی ان کا شیوہ ہے ' ہارس ٹریڈنگ بھی ان کا شیوہ ہے۔ یہ کوئی نئی بات ہمارے لئے نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں اس ہاؤس میں ایسے ممبر اسی برسراقتدار پارٹی کے بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے ساتھ کہ جنہوں نے اپنے تجویز کنندگان کو پانچ لاکھ روپے دیئے اور اپنے تائید کنندگان کو پانچ لاکھ روپے دیئے۔ ایک ممبر نے تجویز کی دوسرے ممبر نے تائید کی۔ دس لاکھ روپے سے ان کی تجویز اور تائید ہوگئی اور اس کے بعد پچاس پچاس لاکھ روپے ووٹ کے دے کر وہ یہاں اس معزز ہاؤس کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اور پھر بھی وہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم اس دھاندلی میں ملوث نہیں ہیں۔ ہم اس دھاندلی میں ملوث نہیں ہیں۔ ہم اس کرپشن میں نہیں ہیں۔ یہ کیا ہے؟ اس سے بڑی کرپشن اور کیا ہوسکتی ہے کہ عوام کا مینڈیٹ پیسے کے زور سے خریدا جائے۔ اس سے بڑی دھاندلی تو اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ قوم کے مینڈیٹ کو خراب کرنا ' حلقہ نیابت ' عوام کی رائے کو خراب کرنا ' پیسے کے زور سے خود اس آدمی کو جو ہارس ٹریڈنگ سے اپنی وفاداری اپنی پارٹی سے بدلتا ہے خود اس کو بھی بدتر کرنا ہے اور اس حلقہ نیابت کی بھی توہین کرنے کے

مترادف ہے۔ جناب عالی ! میرا پختہ یقین ہے کہ یہ برسراقتدار پارٹی کبھی بھی جمہوریت اور اکثریت کی قائل نہیں رہی ۔ کبھی بھی نہیں۔ کوئی مثال کوئی نہیں دے سکتا ۔ اگر یہ خود الیکشن جیتے تو ٹھیک ہے ۔ اگر عدالت ان کے حق میں فیصلہ دیتی ہے تو ٹھیک ہے، اگر عدالت ان کے حق میں فیصلہ نہیں دیتی تو یہ ٹھیک نہیں ہے ۔ وہ عدالت کو بھی نہیں مانتے ۔ ہم نے مثالیں دیکھی ہیں کہ انہوں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو نہیں مانا ۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو نہیں مانا ۔انہوں نے اعتماد کے ووٹ کو بھی نہیں مانا ۔ اسی قومی اسمبلی میں ہم نے دیکھا کہ ۱۲۳ ووٹ سے نواز شریف کو اعتماد ملا قومی اسمبلی کا مگر وہ کہاں گیا ؟ وہ اعتماد بھی ان کے کس کام کا کہ خود منتخب نہیں ہوتے خود یہ اقتدار میں نہیں آتے ۔ اگر ایسی چیزیں یہ پسند کرتے اور عوام کے اتنے خیرخواہ ہوتے تو آج ہمارا مشرقی حصہ ہم سے نہ جدا ہوا ہوتا ۔ جناب عالی ! ہم سب کو معلوم ہے کہ اِدھر ہم اور اُدھر تم کا نعرہ اس لئے لگایا گیا تھا کہ یہ چھوٹے سے مغربی پاکستان کا اقتدار ان کے ہاتھ میں آ جائے اور بڑے بنگال سے اپنی جان چھڑائیں ۔ حالانکہ جمہوریت کا تقاضا یہ تھا کہ اتنے سال مغربی پاکستان والوں نے حکومت کی ، وہ بھی ہمارے ملک کے باشندے ہیں ، وہ بھی حکومت کریں ۔ اکثریت میں ہیں ، 56% آبادی ہے ، مگر وہ اس قانون کے قائل نہیں ہیں ۔ جناب عالی ! آپ ہمارے صوبوں میں مداخلت کی بات کرتے ہیں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ آج ایک وزیر نے بیان دیا ہے کہ پرائیویٹائیزیشن میں ہم واپڈا کو stock exchange کے ذریعہ سے فروخت کریں گے ۔ صوبوں کے معاملات میں مداخلت کرنا چاہتے ہیں اس سے پہلے بھی انہوں نے ایسا ہی کیا ہے کہ پرمٹ کا اجراء جو فرنٹیئر گورنمنٹ کا ہوم ڈیپارٹمنٹ کرتا تھا ان کے اختیارات لے کر اپنے پاس رکھے ۔ پرمٹ کے اجراء ، روزگار کے ، تجارت کے پرمٹ کے اجراء اب یہ فیڈرل گورنمنٹ کرے گی ۔ پرمٹ کے اجراء کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ جن چہیتوں کو یہ مالا مال کرنا چاہتے ہیں ان کو مالا مال کریں۔ ان کے جیب میں پیسے جائیں ان کو کرپٹ کریں سوائے اس کے اور کوئی اس کا مقصد نہیں ہو سکتا ۔ جناب عالی !میں آپ کے توسط سے ایک اور امر کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ یہاں ایک دوست نے جمہوریت کی زبان کی بات کی ہے ۔ جمہوریت کی زبان وہ لوگ سمجھیں جو جمہوریت جانتے ہیں۔ جو اکثریت کا احترام کرتے ہیں ۔ جو عوام کے مینڈیٹ

کا احترام کرتے ہیں ۔ جو نہ عوام کے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہیں ' نہ کبھی انہوں نے مشرقی پاکستان کا ' نہ کبھی اکثریت کا احترام کیا ہے ' نہ اب کرتے ہیں ۔ ہاں اگر کوئی فیصلے ان کے فطائی رویئے کے مطابق ہوں تو ان کو سراہتے ہیں اور اگر ان کے فطائی رویئے کے مطابق نہیں ہیں تو پھر یہ مذمت کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو حالات صوبہ سرحد میں ہیں وہ بہت سنگین ہیں ' بہت خطرناک ہیں ۔ جس طرح میں نے پہلے ہی اشارہ کیا کہ یہ عوام کا حق ہے جیسے میرے فاضل دوست عبدالرحیم مندوخیل نے کہا کہ اگر میرا منتخب نمائندہ جس کو میں نے ووٹ دیا ہے' جس کا menifesto میں نے دیکھا ہے ' جس کا پروگرام میں نے دیکھا ہے ' اس پروگرام اور اس menifesto کے برعکس میرے حلقہ نیابت سے غداری کرے تو پھر اس حلقہ نیابت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اس کو روکے اور اسے کہے کہ نہیں تمہیں یہ حق نہیں پہنچتا ۔ یہ کوئی زبردستی نہیں ہے ' یہ کوئی دھاندلی نہیں ہے ' یہ بنیادی حق ہے ایک انسان کا ' ایک شہری کا ' ایک ووٹر کا ۔ جناب عالی ! میں اس برسراقتدار پارٹی کے سلسلہ میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوں ۔ ان کی یہی ریت ہے' ان کا یہی شیوہ ہے اور میرے خیال میں پورے افغانستان کی تباہی کا باعث وہی ایک شخص تھا جس کی اب یہ یادگار بنائیں گے ۔ کہ جس نے بڈابیر میں امریکہ کو اڈا دیا آج سے کئی سال پہلے ۔ وہ اڈے دینے کا reaction یہی تھا کہ اگر ہزاروں میل سے امریکہ پشاور آ سکتا ہے تو یہ چند سو گز سے روس کیوں نہیں افغانستان میں آسکتا ہے ۔ اس کا یہی نتیجہ ہوا کہ افغانستان میں جس طرح ہمارے ملک میں امریکہ مارشل لاء لایا کرتا تھا' ایک فرد واحد کی حکومت لایا کرتا تھا' روس نے بھی اسی کو ٹرائی کیا اور ایک مرد واحد نے انقلاب لاکر کمیونزم یا سوشلزم کی بنیاد ڈالی اور اس سے تباہی کی ایک بنیاد پڑ گئی لیکن اصل ذمہ داری ذوالفقار علی بھٹو مرحوم پر پڑتی ہے کہ جس نے امریکہ کو اڈا دیا اور میرے ملک میں تباہی کی بنیاد ڈالی ۔ یہ کیسے جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ میری نگاہ میں یہ پختون کا قاتل ہے ۔ اور اگر تاریخ پڑھیں گے تو بالآخر اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ واقعی یہ پختون کے خون کے قاتل ہیں ۔ ان کو قتل کیا ' ان کو تباہ کیا ۔ کسمپرسی میں چھوڑا ۔ یہ سب انہی کے معاملات ہیں یہ سب انہی کی بنیادیں ہیں جو انہوں نے ڈالی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں یہ کتنی متضاد پارٹی ہے ۔ اتنے متضاد رویئے رکھنے والی پارٹی ہے ۔ مجھے یاد ہے ہماری پارٹی پر ہمارے لیڈران پر چار سو الزامات لگا کر حیدر

آباد جیل میں اس پارٹی نے بند کیا غداری کے الزامات لگا کر ۔ ان میں سے ایک میرے وزیر آج یہاں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہیں ' اس وزیر پر بھی یہ الزامات تھے ۔ پیپلز پارٹی نے وہ الزامات واپس نہیں لئے ' مارشل لاء نے لئے پیپلز پارٹی کے الزامات تو چار سو ان پر ہیں ' اب بھی غدار ہیں ۔ ان کی نگاہ میں اور وہ غدار کو وزیر بناتے ہیں ' یہ کتنا تضاد ہے ؛ تو میری نگاہ میں پیپلز پارٹی کا کردار خالی سلوگن لگانے سے عوام کی بہبود اور عوام کی خیرخواہی کی بات کرنے سے یہ واقعی خیرخواہ نہیں بن جائیں گے ۔ انہوں نے پہلے ہی پاکستان کو توڑا ہے اور اب مزید پاکستان کے بارے میں نہیں معلوم کہ ان کے ذہن میں کیا ہے ؟ آیا کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں بقایا پاکستان توڑنے کے لئے بھی خدانخواستہ ۔ مہربانی ۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جناب ۔

حافظ حسین احمد۔پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! میں معزز رکن کی تقریر میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہاں سینٹ کا ایک رکن جس نے پانچ لاکھ روپے اپنے کاغذات نامزدگی کے لئے تجویز کنندہ کو دیئے اور پانچ لاکھ تائید کنندہ کو اور پتہ نہیں کتنے خرچ کئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں یا تو یہ جملہ نہیں کہنا چاہیے تھا اور اگر کہنا ہی تھا تو پھر اخلاقی جرات یہ تھی کہ ان کا نام لیتے ۔ کیونکہ یہاں پر تو کافی معزز ارکان بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین۔اس پر پھر ایک نئے جھگڑے میں پڑ جائیں گے ۔

حافظ حسین احمد۔نہیں جھگڑے کی بات نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں -----

جناب محمد ابراہیم خان ۔جناب عالی ! اس ہاؤس میں اکثر کہا جاتا ہے کہ سمگلرز ' منشیات والے اس پارلیمنٹ میں سینٹ تک پہنچ چکے ہیں ۔ میں نے آج تک کسی سے نہیں سنا کہ اس ممبر کا نام لیا ہو ۔

جناب چیئرمین۔اس جھگڑے میں نہیں پڑتے کیونکہ آج بحث جس مسئلے پر ہے اسی پر رکھیں پھر نئے جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

ملک محمد قاسم۔مسٹر چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔جی جناب ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: I just want to get the record state sir, my friend was just now talking about BADABER and he was putting the blame on Mr. Zulfiqar Ali Bhutto. BADABER was given by somebody else and it was Ayub Khan who took away the right to the Americans to use BADABER and that was one of the causes of ouster of Ayub Khan. Mr. Bhutto had nothing to do with it. He never gave BADABER to Americans.

جناب محمد ابراہیم خان ۔پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب عالی ! ذوالفقار علی بھٹو فارن منسٹر تھے۔ اس کی اگر وزیر صاحب تصدیق کریں تو پھر میں سمجھوں کہ ہاں میں نے کچھ غلط کہا ہے۔

Malik Muhammad Qasim:It is also incorrect sir, when BADABER was given, Mr. Bhutto was not Foreign Minister..

جناب چیئرمین۔بہرحال یہ ایک نیا مسئلہ ہے ۔جی قاضی حسین احمد صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔جناب والا !وہ وزیر خارجہ تھے۔ بڈابیر ایک ساورن اڈا تھا اس کو نہیں چھیڑا گیا تھا۔

جناب چیئرمین۔اچھا۔ قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین ! پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے وہ ملک کی عمومی سیاسی صورتحال سے متعلق ہے ۔ خاص طور پر انہوں نے صوبہ سرحد کے حالیہ واقعات کا ذکر کیا ہے اور ان کے حوالے سے انہوں نے موجودہ صورتحال پر

بات کرنے کی تحریک پیش کی ہے۔

جناب چیئرمین ! جہاں تک ممبران اسمبلی کے اغواء کا تعلق ہے ' جماعت اسلامی کے بھی وہاں چار ممبران ہیں صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی میں ' اور ان چار ممبران کے بارے میں ' میں جانتا ہوں کہ وہ اسی اسمبلی کے ہاسٹل میں اس وقت بھی مقیم ہیں اور ان سے میں نے پوچھا کہ آپ پر کوئی پریشر یا کوئی دباؤ ہے ؟ ---انہوں نے کہا کہ آپ کی دعا ہے کہ ہمارے تو قریب بھی کوئی نہیں پھٹکتا ۔ اور اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ جب لوگوں کو کسی پارٹی کا ٹکٹ دیا جاتا ہے تو ٹکٹ دینے والا ابھی اس سسٹم میں سے ہے اور ان کی خرید و فروخت میں ذمہ دار بنتا ہے ۔ جناب چیئرمین ! لوٹا تو ایک بے جان چیز ہے ۔ لوٹے کو لوگ بہت زیادہ ملامت کرتے ہیں ۔ لوٹا تو ایک بے جان چیز ہے ۔ اگر آپ ایک بے جان چیز کو وی آئی پی بناتے ہیں ' اس کی قیمت بڑھاتے ہیں اور وہ پھر کسی دوسری طرف لڑھک جاتا ہے تو اس میں وہ آدمی جو اس بے جان چیز کو یہ وقعت دیتا ہے کہ وہ اس کو ایک مؤقر ادارے کا ممبر بناتا ہے وہ بھی اس میں ملوث ہے اور اس کا ذمہ دار ہے ۔

جناب چیئرمین !عدم استحکام جو اس ملک میں ہے اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اس طبقہ کو ٹکٹ دیئے جاتے ہیں ' دونوں پارٹیوں کی طرف سے ۔ دونوں بڑی پارٹیوں کی طرف سے اس طبقہ کو ٹکٹ دیئے جاتے ہیں جو بہت آسانی سے اپنی وفاداریاں تبدیل کر لیتے ہیں۔ ہمارے لوگ غریب ہیں لیکن غربت کے باوجود عزت رکھتے ہیں 'عزت نفس رکھتے ہیں --- عزت نفس رکھنے والا کوئی بھی شخص یہ گوارا نہیں کرے گا کہ اس کو کوئی اپنے گھر سے اٹھا کر سندھ میں لے جائے یا اس کو اپنے گھر سے کوئی اٹھا کر سوات میں لے جائے ۔ کوئی بھی عزت نفس رکھنے والا شخص یہ برداشت نہیں کرے گا ۔ کہ اس کے پاس کوئی آئے اور کہے کہ تم ہمارے ساتھ چلو ۔ تم میریٹ ہوٹل میں ٹھہر جاؤ یا سوات میں ٹھہر جاؤ کیونکہ تمہارے اغوا کا خطرہ ہے۔ وہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے کہ کوئی اس کو کہے کہ تمہارے اغواء کا خطرہ ہے ۔

جناب چیئرمین ! سیاسی عدم استحکام کا سبب یہی ہے کہ جو طبقہ یہاں ہمارے اوپر مسلط ہے جس کی ہم گرفت میں ہیں 'اس طبقہ کی عزت نفس ختم ہوگئی ہے ۔ ان کے سامنے اعلیٰ مقاصد نہیں رہے ۔ بیٹھتے بھی ہیں تو day to day معاملات میں interested ہوتے ہیں ۔

اپنا مفاد دیکھتے ہیں کہ ان کو کیا ملے گا ؛ اپنی ذات کے بارے میں وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں ، متفکر رہتے ہیں ۔ حکومت بنتی ہے تو بھی اس طرح سے بنتی ہے ۔ ---- صوبہ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں تو کم از کم یہی ہوا کہ ہر ایک ممبر کی یہ خواہش رہی کہ ان کو کوئی نہ کوئی عہدہ مل جائے کوئی نہ کوئی وزارت مل جائے ۔ جب یہ حیثیت نہ رہے تو پھر وہ آپ کے ساتھ نہیں ہیں ۔ اس لئے جناب چیئرمین ! یہ ہم سب کے سوچنے کی بات ہے ۔ اگر اس ملک میں جمہوریت کو خطرہ ہے ، اس ملک میں سسٹم نہیں چل رہا ہے ، یہاں پھر مارشل لاء کا خطرہ ہے ، اور مارشل لاء بھی اس ملک کو نہیں سنبھال سکتا ۔ پہلے بھی اس ملک کے مسائل کا حل ان کے پاس نہیں تھا ۔ عدم استحکام اور انتشار کی وجہ سے یہاں ہم معاشی ترقی بھی نہیں کرسکتے ۔ عدم استحکام اور انتشار کی وجہ سے یہاں کوئی investment کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے ۔ معاشی ابتری کی وجہ بھی یہی ہے کہ سیاسی عدم استحکام ہے ۔ اگر یہاں پر جمہوریت بھی اس لئے مستحکم نہیں ہے ، ادارے بھی مستحکم نہیں ہیں تو پھر ہمیں بنیادی چیزوں کے بارے میں سوچنا چاہیئے ۔ کہ وہ لوگ جو اس کے ذمہ دار ہیں کہ وہ کس طرح کے لوگوں کو وی آئی پی بنا دیتے ہیں ، جن کی کوئی وفاداریاں نہیں ہوتی ہیں ۔ مقاصد کے ساتھ کوئی وفاداری نہیں ہوتی ہے ۔ نہ ملک کے ساتھ وفاداریاں ہوتی ہیں نہ جمہوریت کے ساتھ ، نہ ہی مقاصد کے ساتھ وفاداریاں ہوتی ہیں ۔ یہ بہت آسانی کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں ۔ ان کے بارے میں کوئی ضابطہ نافذ کریں ۔ چنانچہ اسی کے لئے یہ تجویز بھی پیش ہوئی تھی جناب چیئرمین صاحب! جب آپ interim صدر تھے ۔ اس وقت بھی ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے ۔ اس وقت آپ سینٹ کے چیئرمین ہیں ۔ دوسری حکومت ہے ۔ جو آزاد ممبران الیکٹ ہوتے ہیں ان آزاد ممبران کا بھی راستہ روکا جائے اور اسی طرح سے یہ جو فلور کراسنگ کا قانون ہے اس فلور کراسنگ کے قانون کو واقعی نافذ کیا جائے ۔ مجھے واقعی حیرت ہے کہ جو پارٹی جمہوریت کی دعویدار ہے اور جمہوریت کا بڑا دعویٰ رکھتی ہے ، وہ اس کا دعویٰ رکھتی ہے کہ اس نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی ہے اگر وہ فلور کراسنگ آرڈیننس کو قانون کی شکل دیتے تو اس سے ان کی وقعت میرے خیال میں بڑھتی ۔ ان کی جو جمہوریت کے ساتھ محبت ہے اس کا ثبوت ملتا لیکن انہوں نے اس کو lapse ہونے دیا ۔ حالانکہ وہ ایک صدارتی آرڈر کے ذریعے سے دوبارہ اس

کی extension بھی کرسکتے تھے ۔ میری حکومت سے یہ استدعا ہے جو گرمی اس وقت ایوان کے اندر بھی اور ایوان کے باہر بھی پیدا ہو گئی ہے ' اخباروں میں بھی ہے اگرچہ جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کوئی خانہ جنگی کا خطرہ ہو جس طرح سے لوگوں نے یہ دھمکی دی ہے کہ ہیلی کاپٹر کو گرا دیں گے اور خانہ جنگی ہو جائے گی ' صوبہ سرحد کے عوام بہت وسیع ظرف رکھنے والے عوام ہیں اور بہت کوششیں کی گئی ہیں کہ ان کو آپس میں لڑایا جائے لیکن وہ پارٹیوں کے تعصبات اور لیڈروں کے کہنے پر آپس میں نہیں لڑے اور انشاء اللہ آئندہ بھی نہیں لڑیں گے ۔ وہ نہ انشاء اللہ ایک دوسرے کے خلاف بندوق اٹھائیں گے نہ خون خرابہ کریں گے ۔ کبھی بھی وہاں پر خون خرابہ نہیں ہوا کبھی بھی وہاں پر لسانی فسادات نہیں ہوں گے حالانکہ وہ سب مسلح ہیں لیکن وہ اسلحے کو استعمال کرنے کے آداب بھی جانتے ہیں اور ایک حجرے کے اندر پیپلز پارٹی والا بھی ہے ' مسلم لیگ والا بھی ' اے این پی والا بھی ہے ' جماعت اسلامی والا بھی ہے ' جمعیت العلماء اسلام والا بھی ہے ' بھائی بندے ہیں ' ایک دوسرے کے خلاف کبھی بھی ہتھیار نہیں اٹھائیں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اس جمہوریت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھیں ۔ ایک آدمی جس پارٹی کے ٹکٹ پر الیکٹ ہوا ہے وہ honour bound ہے کہ اس پارٹی کے ساتھ رہے ۔ اگر وہ اس پارٹی کی وفاداری کو توڑتا ہے ' دوسری طرف جاتا ہے ' اس کے بارے میں جمہوری اداروں کو چلانے اور اس کو مستحکم کرنے والے اپنی ذمہ داری محسوس کریں کہ اس شخص کا راستہ روکا جائے جو اپنی عزت نفس کا خیال نہیں رکھتا ۔ اسی طریقے سے میں یہ سمجھتا ہوں اور حکومت کو بھی اور اپوزیشن کو بھی یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اس کو جمہوری طریقے سے حل کیا جائے ۔ حکومت بھی جمہوریت کے اصولوں کا احترام کرے اور وہ ایسا رویہ اختیار نہ کرے کہ جس کے نتیجے میں لوگوں کے اندر اشتعال پیدا ہو اور اپوزیشن کو بھی اپنے دور رس مقاصد کو سامنے رکھنا چاہیے ۔ اگر وہ ری ایکشن میں آکر ضرورت سے زیادہ ردعمل دکھائیں گے تو اس کے نتیجے میں ان کو بھی نقصان ہوگا ' مستقبل میں بھی نقصان ہوگا اور ملک کو بھی نقصان ہوگا ۔ اس لئے ضرورت سے زیادہ ردعمل اپوزیشن کو بھی نہیں دکھانا چاہیے اور غیر جمہوری ہتھکنڈے بھی استعمال نہیں کرنے چاہییں ۔ میں کہتا ہوں فلور کراسنگ پر کسی کو

آمادہ کرنا اور اس کو کسی جگہ سے اٹھا کر لے جانا یہ غیر جمہوری عمل ہے اور یہ اس کا جمہوری حق نہیں ہے کہ وہ ایک پارٹی کے ٹکٹ پر الیکٹ ہوا ہے اور اس پارٹی کو چھوڑتا ہے ' یہ اس کا حق نہیں بنتا - اس لئے میں حکومت سے بھی گزارش کرتا ہوں ' پہلے بھی جب ان کی حکومت بن رہی تھی ہمارے چار آدمیوں کی وجہ سے باقی انہوں نے ۳۸ برابر گئے تھے ' 42 میں سے 4 آدمیوں کی کمی تھی ' ہمارے پاس آئے تھے اور ہم نے ان سے یہی کہا تھا کہ آپ جمہوریت کے دعویدار ہیں تو آپ دوسرے لوگوں کو کرنے دیں ہم تو آپ کے اقتدار کی کشمکش میں شامل نہیں تھے ہم نے تو ووٹ اس بنیاد لیا ہے کہ یہ دونوں پارٹیاں لوگوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام رہی ہیں ' یہ جمہوریت کو بھی نہیں چلا سکتیں اور اس ملک کے مسائل کا حل ان کے پاس نہیں ہے - اس کی بنیاد پر جو بھی لوگوں نے تھوڑا دیا ہے ' بہت دیا ہے ' اس بنیاد پر یہ ہمارا مینڈیٹ ہے ' اس لئے ہم آپ کے اقتدار کی کشمکش میں شریک نہیں ہیں لیکن اگر آپ جمہوریت پسند ہیں ' باقی جگہوں پر آپ کی حکومت بن گئی ' جہاں جس کی بنتی ہے ان کو وہاں حکومت کرنے دیں - اب بھی ہماری یہ گزارش ہے کہ بہت زیادہ heat پیدا نہ کریں ' اشتعال نہ دلائیں اور اپوزیشن سے بھی یہ درخواست ہے کہ وہ جمہوری طریقے سے ذرا صبر کے ساتھ اور حکمت کے ساتھ اس آزمائش کا مقابلہ کریں جو ان کے اوپر آپڑی ہے - شکریہ -

جناب چیئرمین-جی شہزاد گل صاحب -

ایک آواز-جناب میرا نام نہیں ہے -

جناب چیئرمین-جی ہے جی - ابھی آرہا ہے میں چاہ رہا تھا کہ ہر ایک پارٹی سے ایک ایک آدمی آجائے -

اخونزادہ بہرہ ورسعید-جی اس پارٹی کے تین ہو گئے ہیں -

جناب چیئرمین-جی اب آپ کا نام آرہا ہے جی - سب کا نام آرہا ہے - انشاء اللہ آج ڈیڑھ بجے تک سب ہو جائیں گے - جی شہزاد گل صاحب - رضا ربانی صاحب کا نام بھی ہے سب کو آج موقع ملے گا - جی شہزاد گل صاحب-

جناب شہزادگل -جناب چیئرمین ! حکمران پیپلز پارٹی کی سارے ملک پر ' اس لئے

پاکستان پر ' اس بھٹو کے پاکستان پر ' حکمرانی کی ہوس' کیونکہ قائد اعظم کا پاکستان تو پیپلز پارٹی اور بھٹو صاحب کب کے ختم کرچکے ہیں اور پھر اپنے غلط اور غیر محب وطن اقدام کو قانونی شکل دینے کے لئے اس نے اس وقت اسلامی ممالک کے سربراہان کو یہاں مدعو کیا اور پھر قوم کو بتایا حالانکہ قاضی صاحب نے تو ذکر نہیں کیا' لیکن قوم تو چاہتی تھی کہ بنگلہ دیش نامنظور لیکن اس نے اسلامی ممالک کے سربراہان کو یہاں پر جمع کیا اور پھر قوم کو کہا کہ چونکہ سارے سربراہان مملکت یہ چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش کو مانو تو لہذا میں اسے تسلیم کرتا ہوں ۔ تو قائداعظم کا پاکستان تو ان کے ہاتھوں چلا گیا ہے لیکن بقایا پاکستان پر' اس بھٹو کے پاکستان پر' ان کے اقتدار کی ہوس اور خصوصاً صوبہ سرحد اور بلوچستان میں ان کی یہ ہوس ہمیشہ سے چلی آرہی ہے ۔ اور کیوں چلی آرہی ہے ؛ صوبہ سرحد میں ۷۰ء کے دوران بھٹو صاحب خود ڈیرہ اسماعیل خان میں الیکشن کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور وہ مفتی محمود صاحب ہارے ' اور پھر ۸۸ء میں بے نظیر خود پشاور میں کھڑی ہوئی تو غلام احمد بلور کے مقابلے میں ہار گئی ۔ تو یہ ان کی صوبہ سرحد میں ہوس ہے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طریقے سے بھی ہو وہ صوبہ سرحد میں حکمران رہیں ۔ اور صوبہ سرحد کے عوام کو وہ اس طرح سزا دیں کہ وہ سبق سیکھ لیں تاکہ آئندہ وہ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہاتھ نہ ڈالیں۔ جناب والا ! یہ آپ کو یاد ہوگا کہ ۷۲ء میں صوبہ سرحد میں مفتی محمود مرحوم کی حکومت ' جس کی بات بھی کی گئی ' اکثریت کی حکومت تھی لیکن چند آزاد ممبران بھی اس حکومت میں شامل تھے ۔ سپیکر تھے اسلم خٹک صاحب ' ہمایوں سیف اللہ ' سیف اللہ فیملی کے ' اور اسی طرح ڈیرہ اسماعیل خان کے ' ان آزاد ارکان کو پیپلز پارٹی نے لالچ دے کر' اسلم خٹک کو گورنری کا لالچ دے کر ' اس کو گورنر بنایا اور مفتی محمود کی حکومت کو کمزور کرنے کی کوشش کی اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کی ۔ میرے بزرگ ساتھی ' میں نے ان کے ساتھ کام کیا ہے یہاں پر بیٹھے ہیں U.D.F. میں ' قائد ایوان ہیں ' ہم نے پیپلز پارٹی کا بھٹو کے سامنے مقابلہ کیا ہے میرا لیڈر خان عبدالولی خان ' لیڈر آف دی اپوزیشن تھے ۔ لیکن اس کا کیا بنا ' اس کا سارا وقت سکھر ' حیدر آباد اور سہالہ جیلوں میں گزرا ۔ اور پھر جب بلوچستان میں ۲۱ ممبران میں سے 14 ممبران مینگل حکومت کے ساتھ تھے لیکن اس اکثریتی حکومت کو مرکز نے ڈسمس کیا اور وہاں پر صرف ایک نواب رئیسانی پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوا تھا

اور باقی ان کا کوئی ممبر نہیں تھا اور یہاں پر پھر گورنر راج قائم ہوا اور فیڈرل گورنمنٹ کی جانب سے بلوچستان پر حکومت چلتی رہی ۔ اور جب انہوں نے اکثریت پیدا کی تو پھر بلوچستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت بنی حالانکہ الیکشن میں ان کا صرف ایک آدمی تھا۔اسی طرح سرحد میں ان کے تین ممبرز تھے ' وہ ڈھائی اس طرح تھے کہ حیات شیرپاؤ کو ہم نے للہ ایوب کو بٹھا کر قیوم خان کے مقابلے میں کامیاب کیا تھا ' اس طرح سے ہم ان کو ڈھائی ممبر کہتے ہیں ' حیات شیرپاؤ آدھا ہمارا ممبر تھا ۔ تو اس ڈھائی ممبران کے ذریعے سے صوبہ سرحد میں پیپلز پارٹی کی حکومت لائی گئی اور پھر وہاں پر مارشل لا۔ کے وقت تک پیپلز پارٹی کی حکومت چلتی رہی ۔ اسی طرح جناب والا ! پیپلز پارٹی کی یہ ہوس رہی ہے کہ جس طریقے سے بھی ہو وہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں حکومت کرتی رہے ' کسی بھی طریقے سے حکومت کرنے کا موقع ملے ۔ جناب والا ! صاف ظاہر ہے کہ ابھی سرحد میں اس موجودہ بحران کے وقت سپیکر کا الیکشن صابر شاہ اور اس کے ساتھ دوسری اتحادی پارٹیوں نے جیتا ' ڈپٹی سپیکر کا الیکشن جیتا اور اب بھی صاف واضح ہے کہ موجودہ عدم اعتماد کی تحریک کو ۲۱ ممبران نیشنل پارٹی کے ' 15 ممبران مسلم لیگ نواز گروپ کے ٹکٹ پر منتخب شدہ ہیں ' وہ تو support نہیں کررہے ہیں ' 4 ممبران جماعت اسلامی کے وہ support نہیں کررہے ہیں ' ۲ ممبران نے تو رات کو پریس کانفرنس کی ہے ' منیر شاہ نے اور یوسف ایوب نے ' وہ تو support نہیں کرتے ہیں ' تو یہ 42 ممبران ہوگئے تو ان کے پاس اکثریت کہاں سے آ جاتی ہے۔ ۲۱ ممبران ہمارے اور 15 مسلم لیگ کے ' 4 جماعت اسلامی کے اور ۲ آزاد ممبران ' 42 ممبران تو اس طرح بن جاتے ہیں جو عدم اعتماد کی تحریک کی تائید نہیں کرتے ' اور وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہمارے پاس اکثریت ہے ' ہم عدم اعتماد کی تحریک لاتے ہیں اور یہ بحرانی صورت جو ہے وہ پیپلز پارٹی نے پیدا کی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ آزاد ارکان کو اغوا کیا گیا ہے ' ان کو اخبارات کے مطابق ایک ایک کروڑ روپیہ ' دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے ' اور اسلام آباد میں I سیکٹر میں ایک ایک پلاٹ ' حیات آباد میں ایک ایک پلاٹ ' ایک پجارو گاڑی اور ملازمتوں کے وعدے کئے گئے ہیں ۔ اقبال حیدر صاحب ہنستے ہیں ' یہ تو حقیقت ہے ' اب تو اخبارات میں بھی open secret ہے ' یہ تو اب ڈھکی چھپی بات ہی نہیں ہے ' اب تو ہر ایک زبان پر ہے اور یہ باتیں ہو رہی ہیں ۔ پھر یہ ذکر کیا

گیا کہ جس پارٹی کے ٹکٹ پر کوئی شخص کامیاب ہو جائے تو یا تو اس کا ووٹ ووٹنگ میں شمار نہ ہو' اگر وہ اپنی پارٹی کے فیصلے کے خلاف ' اپنی پارٹی کے مینڈیٹ کے خلاف ووٹ دیتا ہے یا پھر اس کو ووٹ دینے کا حق نہیں ہونا چاہیے ۔ ہم کہتے ہیں کہ کدھر گیا ڈپٹی سپیکر شاد محمد ' شاد محمد خان کو کراچی لے گئے ہیں ' ابراہیم خان نے کہا ہے کہ اس کا بیٹا فواد خان اس کے پیچھے پھر رہا ہے ' اس کی بیوی ' اس کی بہن نے بیان دیا ہے کہ شاد محمد کو لاؤ ہمارے پاس واپس ۔ لیکن شاد محمد کہاں پر ہے ؟ شاد محمد تو کراچی میں بلاول ہاؤس میں ہوگا یا کسی دوسرے ہاؤس میں بیٹھا ہوگا ۔ اب یہ کتنی غیر اخلاقی اور غیر آئینی اور غیر قانونی بات ہے کہ کسی پارٹی کے ٹکٹ پر کامیاب ہو کر ' پھر ڈپٹی سپیکر بن کر ' اب پیسوں کے لالچ میں اپنا عوامی مینڈیٹ ' اپنا ضمیر بیچے تو ایسے شخص کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے ؟ جناب والا ! آپ نے بحیثیت قائم مقام صدر کے یہ فلور کراسنگ کا آرڈیننس Amendment in Political Parties Act نافذ کیا تھا لیکن موجودہ حکمران پارٹی کیونکہ وہ تو اس قسم کے ہتھکنڈوں سے اقتدار میں رہنا چاہتی ہے ' اور اپنے ساتھ اکثریت لانا چاہتی ہے اس کے لئے تو یہ مناسب قانون نہیں تھا ' وہ تو اس کو lapse کرنا چاہتے تھے ' اور جب lapse ہوا تو اسی دن سے سرحد میں کارروائی شروع ہوئی ' اور اب بلوچستان کی باری آ رہی ہے ۔

جناب والا ! کہتے ہیں کہ ملک میں امن و امان ہو ' ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں امن و امان ہو ' ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں اعتماد کی فضا قائم ہو ' قومی یکجہتی ہو ' لیکن جب حکمران پارٹی یہ نہیں چاہتی ' جب حکمران پارٹی ایسے حالات پیدا کرنا چاہتی ہے کہ ملک میں امن و امان خراب ہو ' ملک تشدد کی جانب بڑھے ' ملک میں جو قومی یکجہتی پیدا ہوئی تھی کشمیر کے مسئلے پر وہ ختم ہو ' تو پھر حالات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ؟ ہم پر نہیں آتی حکمران پارٹی پر ' پیپلز پارٹی پر ' بے نظیر بھٹو پر عائد ہوتی ہے چونکہ انہی کی سرپرستی میں یہاں مرکز میں آفتاب شیرپاؤ بیٹھا ہے ۔ یہاں پر پرائم منسٹر سیکریٹریٹ میں اس کا آفس ہے حالانکہ وہ ایم پی اے ہے ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ وہاں پر اپنے عوام کی خدمت کرتا ' یہاں پر اس کو دفتر ملا ہے ۔ اور یہاں سے سرحد حکومت کے خلاف ساری سازشیں ہو رہی ہیں ۔ یہاں پر ممبران یہ کہتے ہیں کہ یہ ممبران آزاد ہیں ' اگر یہ آزاد ہیں تو یہ اپنے

گھروں کو کیوں نہیں جاتے ؟ اپنے علاقے میں کیوں نہیں جاتے ؟ ہاں اب گنڈا پور جو ہے، یہی گنڈا پور تھا، اسی گنڈا پور نے حیات شیرپاؤ کے وقت میں جب مفتی محمود نے استعفیٰ دیا بطور احتجاج کے چونکہ بلوچستان کی حکومت غیر قانونی طور پر اور غیر آئینی طور ڈسمس کی گئی تھی تو سرحد حکومت نے ان کے ساتھ یکجہتی کے طور پر، بلوچستان کے ساتھ یکجہتی کے طور پر استعفیٰ دے دیا ۔ اب اس استعفیٰ کے بعد سرحد میں حکومت نہیں بن رہی تھی ۔ یہ عنایت اللہ گنڈا پور مفتی محمود کا وزیر تھا اس نے استعفیٰ نہیں دیا بیٹھا رہا اور پھر جب حالات ساز گار ہونے اور ان آزاد ارکان کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے مسلم لیگ والوں کو اپنے ساتھ ملایا تو حکومت بنائی اور پھر گنڈاپور وزیر اعلیٰ بن گیا ۔ اب بھی اس کا خیال ہے کہ میں پھر دوبارہ سرحد کا وزیر اعلیٰ بن جاؤں گا ۔ اور آفتاب شیرپاؤ کو کہیں دوسری ------ آج کے اخبارات میں آیا ہے کہ آفتاب شیرپاؤ سینٹ کا چیئرمین بنے گا ۔ پتہ نہیں کیا بنے گا لیکن یہ ہے کہ جناب والا ! ہم چاہتے ہیں کہ ملک میں ایسے خراب حالات پیدا نہ ہوں پیپلز پارٹی کو چاہیے کہ وہ جیئو اور جینے دو کی پالیسی اختیار کرے، وہ اور پارٹیوں کو برداشت کرے ۔ سرحد کی حکومت اگر ان کی نہیں ہے تو اس کو برداشت کرے ۔ بلوچستان کی حکومت کو برداشت کرے ۔ اور جس طرح سے بھی ہو وہ اس ملک میں یکجہتی کی جو فضا قائم ہوئی تھی اسے دوبارہ قائم کرکے اس ملک کو آگے چلانے کی کوشش کرے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ اب ٹائم پورا ہوگیا ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا ! راشد ربانی صاحب نے کہا کہ یہ لوگ جو ہیں یہ ملک توڑنے والے ہیں اور بارڈر پر جو حالات ہیں ان سے فائدہ اٹھا کر اپنے عزائم کو پورا کریں گے ۔ ہم پر تو الزام لگتا ہے کہ ہم ملک توڑنے والے ہیں لیکن جنھوں نے ملک کو توڑا، بھٹو صاحب اس پیپلز پارٹی نے کیا کیا اور آج اسی پارٹی کے ساتھ شامل ہیں اور اسی پارٹی کے ٹکٹ پر آئے ہیں جس نے اس ملک کو دو ٹکڑے کیا ہے ۔ جس نے ملک کو توڑا ہے۔ اور اب آگے بھی پتہ نہیں کہ یہ کیا بنا رہے ہیں۔ یہ حالات کس نے پیدا کئے؟

جناب چیئرمین۔ یہ لمبی بات ہو جاتی ہے ۔ پھر کریں گے ۔

جناب شہزاد گل ۔ میں ایک بات کہتا ہوں جناب والا ! ہم تشدد نہیں چاہتے لیکن

اگر پٹھانوں کی غیرت کو کوئی چیلنج کرے ۔ تو آج افغانستان میں کیا ہو رہا ہے ؟ کیا یہ پٹھان نہیں ہیں ؟ سب جو ایک دوسرے کے گلے پڑے ہیں ۔ ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں ۔ تو یہ پیپلز پارٹی چاہتی ہے ' سرحد کو سزا دینے کے لئے چاہتی ہے کہ سرحد میں خانہ جنگی کے حالات پیدا ہوں ۔ اور پٹھان ایک دوسرے کا گلہ کاٹیں اور اس طرح اب تو یہ بھی آ رہا ہے جناب والا ! کہ فیڈرل گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم اپنی آئینی ذمہ داری پوری کریں گے ۔ ایف سی کو باہر نکالیں گے ۔ ایف سی آئے گی ' سرحد کی پولیس آئے گی اور عوام آئیں گے تو یہ سارا تصادم ہو گا ۔ تو کیا بنے گا؟ ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ -------

جناب چیئرمین۔آپ کے پندرہ منٹ ہونے والے ہیں ۔

جناب شہزاد گل ۔ یہ جو حالات پیدا کئے گئے ہیں ان کو ختم کرے ۔ یہ vote of no confidence جو ہے اس کو واپس لے اور حکومت کو topple کرنے کے اور بھی طریقے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ یوسف شاہین صاحب ! آپ کا نام میں نے پہلے پکارا تھا آپ موجود نہیں تھے ۔ حق تو نہیں بنتا لیکن آپ نے چونکہ گلہ کیا تھا کہ مجھے موقع نہیں ملا اس لئے آپ کو ایک موقع دیا جاتا ہے ۔

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا۔ شکریہ پلیز ۔ میری تو چھ ریزولوشنز ہیں اور کافی سوالات ہیں ۔

جناب چیئرمین۔وہ ریزولوشن تو جب آئیں گے تو آئیں گے ۔

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔جناب چار پانچ مہینے ہوگئے ہیں ۔ میرا ریزولوشن نہیں آتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جب ریزولوشن کی باری آئے گی وہ بھی سن لیں گے آج تو یہ بحث ہو رہی ہے ' اس پر آپ بولنا چاہیں گے ؟

جناب یوسف شاہین داؤد پوتا ۔اصل میں ' میں پلیز نہیں بولنا چاہتا ۔

جناب چیئرمین۔نہیں بولنا چاہتے ۔ شکریہ ۔ جناب رضا ربانی صاحب ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید-میری باری ہے -

جناب چیئرمین-نہیں ، نہیں اس کے بعد آپ کی باری آرہی ہے - میں چاہ رہا تھا کہ بیلنس ہو جائے - اس کے بعد آپ کی باری ہے - آپ کو میں نے آخر میں رکھا ہے تا کہ آپ کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس آ جائیں - دس منٹ کے بعد آپ کی باری آنے والی ہے - جی جناب رضا ربانی صاحب -

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Thank you, Sir. I am grateful to you for having given me this time, at the very out-set Sir, I would like to state that as far as the motion and rule 194 is concerned and the subsequent debate which has followed as a consequence, centering on the situation in the NWFP, I would, first of all, like to state that I believe that this is an infringement on three autonomies. The first infringement is on provincial autonomy because the question of a vote of no confidence being tabled in the provincial assembly is essentially within the realm of the affairs of the province. The second infringement, I believe, is on the autonomy of the Provincial Assembly itself because under the Constitution under Article-130, it is the Constitutional right of the members of the Provincial Assembly to elect a leader of the House who subsequently becomes the Chief Minister. Similarly, under Article-136 of the Constitution it is the right of the individual member or of the Provincial Assembly to bring about a vote of no confidence against the leader of the House or the Chief Minister more. This infringement of the right of the Provincial Assembly is being brought about by a House which itself is the creation of the Provincial Assemblies, thirdly, I believe that the infringement is on the right of the individual member of the Provincial Assembly of NWFP who would like to

exercise his /their duty or discharge their obligations in accordance with their free will and indictation of their concious but not with standing these objections. Sir, I would like to say, that what is the" hullabaloo" about what are we crying about. Is what has happened in NWFP something that is un-constitutional? No, most certainly not. If you look at the Constitution under Article 135 and 136, you would find that there are two scheme of things. The first being under Article 130, sub-clause-5, that the Governor, if he is of the opinion that the Chief Minister has lost the majority or does not command the majority on the floor of the Assembly, can call upon him to take a vote of no confidence. The second alternative is that under Article 136, if the members of the Provincial Assembly are of the view that they longer like to support or give their support to a particular party or a particular Chief Minister, they can bring about a vote of no confidence for his removel. They can bring about a Vote of No Confidence for his removal. So, this is exactly what has happened in the NWFP that the members of the Provincial Assembly of the Frontier have brought about a Vote of No Cofidence against the sitting Chief Minister. The question of attributing motives to the Federal Government would have been valid, may have been justified, if under Article 130(5) the Governor had asked the Chief Minister to take a vote of confidence. But that is not the position. I would like to refresh the memories of our friends over here, Sir, when in the opening session of the National Assembly Mr. Nawaz Sharif, the leader of the Opposition, made a swinging allegation on the floor of the National Assembly that the PPP has formed a Government on the basis of horse trading and that you will see that each and every member will become a Cabinet Minister but in just a position Sir, you would recall that just a day or two after that when the Government of

NWFP was formed, all those independent members who were not members of the ANP, who were not member of Muslim League (N) were sworn in as Ministers. They went to the extent that 32 Ministers were sworn in into the Cabinet of NWFP, a size unprecedented; they went to the extent that existing divisions were bifurcated to make room for members so that they could continue to support them; they went to the extent that even the Museum in Peshawar was placed under the charge of a Minister because they were running short of departments. This is the extent of horse-trading. What consequently happened is this that the agreement that was signed between the independent members and the coalition has fallen apart. They have violated that agreement; they have not stood up to their words and that is not a commodity which is new to them. They are in the habit of breaking their words; they are in the habit of going back on their commitments. If they can go back on their commitment to the people of Pakistan on the question of the 8th Amendment; if they can go back on their commitment to the people of Pakistan on the question of women's seats; if they can go back to their commitment to the people of Punjab on the question of provincial autonomy when they themselves were in the Federal Government, then going back on their commitment to a couple of MPAs on the question of giving them goodies, it is nothing new for them. The break up of the question of this Government, starts when the portfolis of independent Ministers are changed. That is when the cracks in the edifice begin to appear. They talk today of horse-trading; they talk today of PPP indulging in horse-trading; they talk today of hurling threats. I would like to ask them one simple question, Sir, that who was responsible, who gave birth to the concept of horse-trading in the body politics of Pakistan? It was Nawaz Sharif and the Pakistan Muslim League

(Nawaz Group) that gave birth to the concept of horse-trading in Pakistan. It was they who took their members to Changa Manga at the time when they wanted to form the Provincial Government in Punjab; it was they who took the MNAs to Murree at the time when they moved the vote of no confidence against the legitimate Government of Prime Minister Benazir Bhutto and then, Sir, why do they forget...............

Mr. Chairman: Please try to wind up.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will take 3 minutes more. Then, I would say, Sir, that why do they forget the stories of horse-trading in the province of Sindh; why do they forget that they were a party. They were part and parcel. The government had their approval when cases were registered against MPAs of Sindh. Why do they forget that they were part and parcel of that very administration which registered cases against MNAs and Members of this august House? Why do they forget that MPAs were kidnapped at the time of the election of Jam Sadiq Ali as Chief Minister and during Muzaffar Husain Shah's Government which did not have a majority on the floor of the House. Today, Sir, they hurled threats and that in itself is proof of the pudding.

An honourable member has given mathematics on the floor of this House. If those mathematics are to be taken into consideration, then what is the problem. Then if the Pakistan People's Party and its alliance does not enjoy the majority of the members on the floor of the Provincial Assembly, then let them come. Then, why talk of blocking the roads? Why talk of breaking legs? Why talk of shooting down helicopters? Why talk of barricading? Why talk of Klashinkov? If that be the position, then let's come to the floor. Let our position

be exposed on the floor of the Assembly that we do not command the majority of the members on the floor of the Assembly. If that be the position, your position politically would be vindicated. But in actual fact, that is not the position, Sir. In actual fact the battle on the floor of the House has been lost and it has been lost because of their own follies. It has been lost because of their own policies and for no other reasons, Sir. Therefore, I say, we have never used the language of threat. We do not believe in using the language of threat. But let it also not be forgotten, Sir, that we are not a party that was born in the cradle of Martial Law, that we are not a party that continues to live within the confines of drawing rooms we are a Party which belongs to the masses. We are a Party which has been born and tempered in struggle and if the question of waging a struggle to protect the democratic institutions comes, then the history of the Pakistan People's Party bears testimony that no matter how strong the powers, no matter how strong the opposition, when we can bear state terrorism, we can face up to anybody. And that is not a situation that we would like to bring about. Thank you.

جناب چیئرمین - اخونزادہ بہرہ ورسعید - آپ کو ابھی وقت نہیں دیا - اچھا sorry---
چلیں بہرہ ورسعید صاحب کے بعد آپ کی باری -----

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission, sir, since there is a large number of............

جناب چیئرمین - نہیں نمبر نہیں ہے - اب اس کے بعد بہرہ ورسعید صاحب رہ گئے ہیں ، جام کرار صاحب رہ گئے ہیں -

Syed Iqbal Haider: We can continue the debate day after also.

Mr. Chairman: If we can finish it today.

میرا مطلب یہ ہے کہ جتنا کام ختم ہو سکے ?why not do it آج رمضان ہے ۔ کھانے کا وقفہ نہیں ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ایک تو وقت کی کمی ہے ۔ ڈیڑھ بجے تک مشکل لگ رہا ہے کہ یہ مکمل ہو سکے ۔ دوسرے موضوع اہم ہے اس پر تمام دوست بولنا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال جتنے ہو سکتے ہیں وہ تو کرلیں ۔

سید اقبال حیدر۔ہماری اپنی wind up speech تھوڑا بہت ٹائم لے گی ۔ اس لئے میری گزارش ہے ۔

جناب چیئرمین۔جتنا ہو سکتا ہے وہ تو کرلیتے ہیں ، پھر دیکھیں گے ۔

سید اقبال حیدر۔بہرہ ورسعید صاحب کے بعد ملتوی کردیں ۔ پرسوں اسے Order of the Day پر لے آتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔اس طرح کر لیتے ہیں ۔ کہ اگر آج جام کرار صاحب کی تقریر ہو جائے اور ڈاکٹر ریحان صاحب کی ہو جائے ۔ طارق صاحب آپ کا نام پکارا تھا آپ غیر حاضر تھے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب تقریر شروع کرنے سے پہلے ایک جملہ معترضہ پیش کرتا ہوں کہ جناب محترم قاضی صاحب نے فرمایا کہ نواز شریف اور بے نظیر دو طاقتیں ہیں ، جو پاکستان میں حالات ہیں۔ اس میں شامل ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ تیسری طاقت کہاں گئی ؟ تیسری طاقت کا اس میں کیا role تھا ؟ اس الیکشن میں تیسری طاقت نے کیا رول ادا کیا ؟ جو اس وقت پاکستان میں suffer کر رہے ہیں ۔ جناب بات یہاں حق پر ڈاکہ ڈالنے کی ہو رہی تھی ۔ جو لوگ عوام سے ان کے حقوق چھین لیں اور ان پر اپنی مرضی کی حکومت ٹھونسنے کی کوشش کریں--- اورکیا لیتے ہیں ؟ جناب والا! جمہوریت، آئینی ، قانونی مسئلہ ہے اور پھر جمہوریت کو اتنا اچھالا جا رہا ہے ۔ اتنا بار بار تکرار اس پر کی جاتی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ جمہوریت ہے ، وہ کسی شاعر نے کہا ----

صنم سنتا ہوں تیری بھی کمر ہے
کہاں ہے ؟ کس جگہ ہے ؟ اور کدھر ہے؟

میرے پاس تو نہیں راج کماریوں کے پاس ہوگی ۔ جناب والا ! جہاں تک آئین کا تعلق ہے ، آئین کی دفعہ 136 & 135 کا تعلق ہے ، یہ حق صوبائی ممبران کو حاصل ہے کہ وہ عدم اعتماد کی تحریک پیش کریں ۔ قانون کے تحت بھی ان کا یہی حق ہے اور جمہوریت جس کا یہ ڈھنڈورہ اتنا پیٹ رہے ہیں اس کا بھی ایک تعلق ہے ۔ لیکن میں پوچھتا ہوں جناب عالی ! اقبال حیدر صاحب سے اور اپنے پرانے دوست لیڈر آف دی ہاؤس سے کہ کوئی reason مجھے دو ۔ کس جمہوریت کی آپ بات کرتے ہیں ؟ کہاں ہے وہ جمہوریت ، جو برطانیہ میں ہے ؟ جناب والا ! ہر ملک کی تاریخ ہوتی ہے اور اس تاریخ میں جو واقعات ہوتے ہیں وہ اکثر حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں ۔ پاکستان کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں جب بھی کسی حکومت پر ، صوبائی حکومت پر حملہ ہوا ہے تو وہ پیپلز پارٹی نے کیا ہے ۔ کون سی پیپلز پارٹی ، جو کہ عوام کی پارٹی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے ۔ اور میں اس سے ایک قدم آگے جاؤں گا کہ اگر جمہوریت میں واقعی ان کا عقیدہ ہے جو کہ میں کہتا ہوں کہ نہیں ہے تو پھر مشرقی پاکستان میں جو اتنی بڑی اکثریت مجیب کو ملی تھی ، اس کو موقع کیوں نہیں دیا گیا ؟ ان کا کردار عجیب ہے جناب ۔ حکومت کے لئے یہ اسمبلیاں بھی توڑ سکتے ہیں ، اسمبلیاں بھی یہ تڑوا سکتے ہیں اور ملک کو بھی دولخت کرکے اپنے قد کے مطابق اس کو بنا سکتے ہیں ۔ کیونکہ پیپلز پارٹی کے سربراہ کو اس وقت حکومت ملنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی اس نے پولینڈ کی قرارداد پھاڑ دی ۔ پولینڈ کی قرارداد کے الفاظ اس وقت میرے پاس ہیں اس وقت کے صدر یحییٰ نے ان کو کہا -----

Yes, this is a correct solution of the Polish Resolution. What do you reply? I can't hear you, he repeated. He said, "I can't hear and the person who was sitting there as a Telephone Operator said, Sir, I can hear him. He said, shut up, you have no business and on the 3rd day Pakistan Army surrendered and he became the leader of the New Pakistan.

جناب ابھی پاکستان میں انتخابات ہوئے اور بے نظیر بی بی وزیر اعظم ہوئیں اور پہلا وار کس پر ہوا ؟ بلوچستان پر ، اور کتنا شرمناک جواب اس وقت دیا کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے ۔ اس دن ۹ بجے یحییٰ بختیار نے بتایا کہ ایسا ہوا ، یعنی جھوٹ اور اتنا سفید جھوٹ اور

اتنا بڑا جھوٹ کہ ملک کا وزیر اعظم ایک گورنر کی powers پر اسمبلی کو توڑتا ہے اور پھر اس کے بعد کہتا ہے مجھے پتہ نہیں ۔ اور پھر کتنے ناجائز طریقے سے سرنڈر کرکے اسے ہائی کورٹ سے ختم کروا دیا ۔ اتنے حق یہاں تو ختم نہیں ہوئے پیپلز پارٹی کی تاریخ میں بلوچستان میں جب بھٹو صاحب تھے ، کس نے فوج کشی کی ؟ کس پارٹی کی حکومت تھی ؟ پیپلز پارٹی کی ، پیپلز پارٹی ایک چیز پر یقین رکھتی ہے ، ان کا ایمان ہے فسطائیت پر ۔ میں پوچھتا ہوں ان وزیروں سے سوائے میرے دوست شاید یہ اس میں نہ ہوں کہ کبھی ان کو یہ جرات ہے کہ بیگم آصف زرداری صاحب کو "No" کہیں۔ سب کہتے ہیں ٹھیک ہے میڈم اور اگر کسی کو جرات ہو کہ "No". He will be asked "shut up" جب یہ temprament ہو ایک فیملی گورنمنٹ ہے ، ایک خاندان کی گورنمنٹ ہے۔ پھر اس کے بعد کس پر وار کیا جاتا ہے، فرنٹیئر نظر میں آتا ہے اور پھر آپ دیکھیئے نوٹ کریں تاریخ سے آپ لیڈر آف دی ہاؤس صاحب ، بلوچوں پر کیوں فوج کشی کی گئی؛ کیا قصور تھا ان کا؛ اور پختونوں کا کیا قصور تھا؛ اتنے مہینے وہاں فوج کیوں رہی اور اس میں میرا بے گناہ بیٹا کیوں شہید ہوا ؟ اس کے خون کا ذمہ دار کون ہے ؟ فلائینگ آفیسر مجاہد تھے ---- ۱۹۷۶ء میں دیر پر کس نے یلغار کی ؟ کس نے فوج بھیجی ؟ بھٹو صاحب کے دور حکومت میں کتنے معصوم مارے گئے ؟ کتنے لوگوں کے مکان جلائے گئے ؟ ان کا قصور کیا تھا ؟ پٹھانوں اور بلوچوں کو دبانا ، پٹھانوں یا بلوچوں کو اپنا غلام بنانا ، پٹھانوں اور بلوچوں کو سوچنے کا موقع نہیں دینا اور اس کو اس طرح چلانا جس طرح اس کی مرضی اور یا اس کی پارٹی کے وہ لوگ ہیں جو وہاں جا کر کہتے ہیں جی جناب ۔

جناب والا !جمہوریت کا نام لینا آسان ہے جمہوریت تو ایک سڑک کا نام ہے شاہراہ جمہوریت ۔ یہ بھی آسان ہے لیکن کون سی جمہوریت میں پھر پوچھتا ہوں ۔ جس میں ساٹھ فیصدی لوگوں نے گزشتہ انتخابات میں ووٹ نہیں دیا ---- یہ majority ہے ۔ عوام چالیس فیصدی رہ گئے ۔ گیارہ لاکھ نے مسلم لیگ کو زیادہ ووٹ دیا ۔ نہ اس خاتون کی پارٹی کو اور نہ تیسری طاقت کو ۔ یہ کون سی جمہوریت ہے چالیس فیصدی میں سے وہ بھی کم ووٹ ہیں اور ہے جمہوریت Government of the People by the people for the people یہ (people) پیپل کہیں درخت تو نہیں ہے ؟ اگر پیپل درخت ہے تو ٹھیک ۔ ورنہ

جمہوریت کہاں ہے ؟ جناب والا ! یہاں جمہوریت کا مذاق اڑایا جارہا ہے ۔ جمہوریت پاکستان میں چلنے سے قاصر ہے ۔ جناب نمبر دو پوائنٹ یہ صحیح ہے ۔ آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر کسی حزب اختلاف کو یاکسی کو موجودہ حکومت پر اعتماد نہ ہو ' ان کی نظروں میں وہ چلنے کے قابل نہیں ہے تو تحریک اعتماد پیش کرسکتی ہے ۔ یہ ان کا حق ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ تحریک ان کا حق ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ جناب حق کا نام جانتے ہو ۔ حق ' حق پر مبنی ہونا چاہیے اور حق کے ساتھ ایک اور لفظ ہے جو ساتھ ساتھ چلتا ہے ۔ اس کو فرض کہتے ہیں ۔ اگر یہ حق ہے تمہارا تو تم عدم اعتماد پیش کرو ۔ تو یہ فرض ہے تمہارا کہ مرکزی حکومت اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ کرے ۔ کسی قسم کی دھمکی نہ دے ۔ اگر یہ حق ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہاں یہ ہمارا حق ہے ' ہم استعمال کرتے ہیں ۔ تو اگر کوئی غیرت ہے کوئی حیا ہے اور کوئی واقعی جمہوریت کا علمبردار پاسدار ہے تو کوئی ہارس ٹریڈنگ نہ کرے ۔ یہ حق نہیں ہے ۔ حق مانگتے ہیں ۔ آپ لوگ تو حق برحق ہوکر مانگتے ہیں ۔ حق تو یہ ہے کہ آپ حق ادا کریں تو تب بات بنے ۔ آپ حق ادا تو نہیں کررہے ۔ یہی کررہے ہیں ' صحیح ہے ۔ وہاں تو کہتے ہیں کہ موشن لایا گیا ' موشن لایا گیا ' یہ تو کہتے ہیں موشن لایا گیا ۔ میں تو کہتا ہوں کہ موشن تو یہاں تیار کرکے اسلام آباد سے بھیج کر وہاں پیش کیا گیا ۔ تو یہ اس طرح سے بات نہیں ہوگی ۔ جناب ملک قاسم صاحب میرے دوست ' میرے بھائی ! دنیا میں ایسے ممالک ہیں کہ یہاں مرکز میں ایک پارٹی کی حکومت ہے اور صوبوں میں یا سٹیٹ میں دوسری پارٹی کی حکومت ہے ۔ جمہوریت کے لئے حوصلہ بھی چاہیے ' فراخدلی بھی چاہیے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی حکومت ہر کام کرے اور رہے ۔ میں کہہ رہا ہوں بیگم آصف علی زرداری صاحبہ سے ' تو جناب آپ یہ بھی حق دے دیں کہ فرنٹیئر میں ہمیں حق حاصل ہے ' بلوچستان میں بلوچوں کو حق حاصل ہے ۔ اس میں آپ اپنی حکمرانی enforce نہ کروائیں ۔ یہ حق آپ کو نہیں پہنچتا ' مگر کیا کریں ' خمیر میں ہے ۔ یہ خاندانی ' وراثتی پارٹی بن گئی ہے ۔ کوئی ایسا بندہ ' تیسرا آدمی جو آؤٹ دی فیملی ہو اور وہ یہ کہے کہ میں چیئرمین ہوں یا وائس چیئرمین ہوں یا کچھ اور ہوں ۔ "No" ۔ تو جناب والا ! آئین کے مطابق تو یہ حق ان کو ہے ۔ لیکن آئین کے مطابق ان کا فرض ہے اور ہمارا سینٹ کا بھی یہ فرض ہے کہ اگر مرکز صوبائی حقوق پہ ڈاکہ ڈالے تو ہم اس کے سامنے آ

کھڑے ہوں ۔ اور ان کو بتائیں کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے ۔ یہ تو concurrent list میں نہیں ہے ۔ یہ تو صحیح صریحاً پراونشل لسٹ میں ہے لاء اینڈ آرڈر ۔ یہ صریحاً پراونشل میٹر ہے ۔ اب اگر 148 کا رونا یہ روتے ہیں یا کسی اور آرٹیکل کی آڑ وہ لینے کی کوشش کرتے ہیں تو میں حیران ہوں جب سپریم کورٹ نے فیصلہ نواز شریف صاحب کے حق میں دیا ' وہ تو غلط تھا ' جب لاہور ہائی کورٹ نے اس کے حق میں فیصلہ دیا سات منٹ کے بعد اس کو پھر پلٹ دیا وہ غلط تھا ۔ جو عوام نے اس کے حق میں فیصلہ دیا وہ غلط تھا ۔ لیکن جب امپورٹڈ وزیر اعظم صاحب نے رات کے دو بجے کے بعد الیکشن میں interferences شروع کی تو وہ تھا بہترین آزادانہ ' منصفانہ ' شفاف انتخاب ' سبحان اللہ ۔ بندیال اور شفاف ۔ بندیال جس کا داماد ٹکٹ کا خواہاں ہو ۔بندیال مجھے ایک دن فرماتے ہیں جناب چیئرمین صاحب ! میں نے کہا یہ آپ نے کیا کیا پنجاب کی لوکل کونسلوں کو ' کہتے ہیں کہ آپ کو ہم نے بڑی concession دی ' کیا ؟ کہ ۶ تاریخ اور ۹ تاریخ کو الیکشن دیا ۔ یہ ان کا حافظہ ' یہ مجھے جواب تھا وزیر داخلہ صاحب کا ۔ وہ ایسی کیبنٹ جس کے سب کے سب نام باہر سے آئے تھے ۔ وہ وہی کرتے تھے جو his master's voice تھی تو اس نے انتخابات کرائے وہ نہ شفاف تھے ' نہ آزادانہ تھے بلکہ وہ جانبدارانہ تھے ۔

جناب چیئرمین۔اب وائنڈ اپ کرلیں جناب ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جناب ۔ میں تو ربانی صاحب کی طرف سے اور اپنے دوست کی طرف سے کچھ عرض کرنا چاہ رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔جی کریں ' کریں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔تو جناب والا ! میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ باتیں کہ اس پارٹی نے ایک دور میں اتنی قربانیاں دیں ۔ یہ پارٹی مارشل لاء کی پیداوار ہے ' میں اتنا پوچھتا ہوں کہ جس نے مارشل لاء لگایا تھا پہلا مارشل لاء وہ ایوب خان تھے ۔ اس کے فارن منسٹر کون تھے ؟ اور ملک صاحب جس نے کنونشن مسلم لیگ بنائی تھی اس کے سیکریٹری جنرل کون تھے ؟ وہ تھے ۔ اس نے وہ پارٹی بنائی تھی ' پی پی اور پی ایک اور پی ۔ یہ تو مارشل لاء کی پیداوار ہیں ۔ فرسٹ ٹائم اس کو کیبنٹ میں کیسے لایا سکندر مرزا؟ کیا پوزیشن تھی اس وقت بھٹو صاحب کی ؟

جناب والا ! یہ اپنی تاریخ سے مجبور ہیں ، اپنی تمناؤں اور خواہشات سے مجبور ہیں ، اپنی آرزوؤں سے مجبور ہیں کہ وہ وہی کریں جو وہ چاہتے ہیں ۔ ملک جائے خدانخواستہ جہنم میں ۔ اب جناب یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے میرا یہ دعویٰ ہے ، نوٹ کرلیں ۔ میرے پاس وہ جمعہ کے اخبار میں ہے کہ انہوں نے آئی ایم ایف کے ساتھ فوج کے اخراجات میں کمی کا معاہدہ کیا ۔ ایک فیصد اس سال ،ایک فیصد اگلے سال ، اس کے بعد پوزیشن یہ ہوگی کہ فوج میں کمی آ جائے گی ۔ نیوکلیئر سسٹم کو تو لک کیا ہے ، اس سے تو کوئی انکار نہیں کرسکتا ، اسی گورنمنٹ نے کیا ہے ، اس کو بند کردیا ہے ۔

میں عرض کررہا ہوں جناب کہ یہ آئینی-----

جناب چیئرمین۔ بس اب وائنڈ اپ کرلیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ آئینی حق ، قانونی حق تب بنتا اگرعملاً بھی اس پر ، آئین پر اور قانون پر عملدرآمد ہوتا ۔ اب واپڈا ہاؤس میں قیدی کیوں بیٹھے ہیں ؟ کون ہیں؟ چلئے میرے ساتھ ملک صاحب اٹھئے میں آپ کو بتاتا ہوں ۔ وہی لوگ جو اب ان کے قیدی ہیں ، جو خریدے گئے ہیں ، جو مجبور کئے گئے ہیں ۔ تخریب سے یا ترغیب سے لائے گئے ہیں ۔ آئین میں یہ نہیں ہے کہ چونکہ آپ کو آرٹیکل ۱۲۶ میں اختیارات دیئے گئے ہیں ، یہ حق دیا گیا ہے اس واسطے آپ کو یہ حق بھی دیا گیا ہے کہ آپ ایک انسان کو کرش کریں ۔ میں یہ کہوں گا جناب پیپلز پارٹی والو ! اگر آپ نے پاکستانی انسانیت کے ساتھ کوئی ظلم کیا ہے تو وہ یہ کیا ہے کہ آپ نے انسان سے ایک بکاؤ مال بنایا ہے ۔ شرم کی بات ہے ۔ آپ نے عوام کے نمائندوں کو بکاؤ مال بنایا ہے ۔ عوام نے ان کو ووٹ دیا اس لئے ووٹ نہیں دیا کہ وہ بکے ۔ اس لئے ووٹ دیا کہ وہ ان کے حقوق کا خیال رکھیں ۔

جناب چیئرمین-جناب اب بس کریں ۔ کافی تجاوز کر گئے ہیں ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ میں پاکستانی ہوں جناب ۔ مسلم لیگی ہوں ۔ میں اس سرزمین کی عزت کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کی بقاء پر مرمٹنا چاہتا ہوں لیکن یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے واسطے ایسا کھیل نہ کھیلئے ، بند کیجئے اس کھیل کو ۔ ہم کسی کی سوئی کو یہاں بغل میں دبانے سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ اگر ہم انگریز کی افواج کے ساتھ لڑ سکتے ہیں ، اگر ہم

اوروں کے ساتھ وفا کر سکتے ہیں تو جن کو ہم تنخواہ دیتے ہیں ان سے ہم مرعوب نہیں ہوں گے اگر وہ ہمارے حقوق پر حملہ کریں گے یا وہ ہمارے حقوق پر حملہ ڈالنے والوں کا تحفظ کریں گے ۔ فرنٹیئر کے لوگ ، آپ دیکھیئے سچوئیشن کو ، میں ربانی صاحب سے بھی عرض کروں گا اور دوستوں سے بھی عرض کروں گا کہ فرنٹیئر میں اب یہ ایک ایسی صورتحال بنی ہوئی ہے ، افغانستان میں دیکھیئے کیا ہو رہا ہے ؟ ایران میں کیا چیز بن رہی ہے؟ اس طرف سے سرحدوں پر افغانستان کی سرحدوں پر جو حالات ہیں خدا را فرنٹیئر کی سرحد سے اس کو اس پار کروا کر وہ حالات پیدا نہ کیجیئے اور میں جس طرح سے میرے دوستوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ یہاں قانون کی حکومت ہو ، قانون کی بالا دستی ہو اگر ہو سکے لیکن اگر کسی نے وراثتی حکومت یہاں ڈنڈے کے زور سے یا خرید و فروخت یہاں پر قائم کرنی ہے تو وہ بچوں کی خواہشات میں ، وہ بچوں کی طرح سوچتے ہیں ۔ ایسا ہم کبھی نہیں ہونے دیں گے ۔ تو ان کے لئے صحیح راستہ یہ ہے کہ یہ ہوش میں آئیں ۔ پالیسی کیا ہے جی ۔ ان کے پاس تجویز کیا ہے ۔ میں آپ کو بتا دوں اور آپ یقین جانیئے کہ یہی ہے کہ خدانخواستہ اگر عدم اعتماد کی تحریک ان کی کامیاب ہوگئی تو دس دن کے بعد یا ایک ہفتے کے بعد صوبائی اسمبلی کو وہ desolve کریں گے ۔ وہ اس کو maintain نہیں کرسکتے ۔ وہ حکومت maintain نہیں کرسکتے ۔ وہ حکومت بقاء کے قابل نہیں ہوگی اور چونکہ اس وقت شیرپاؤ ہوں گے تو وہ ایکٹنگ وزیر اعلیٰ ہوں گے ۔ اپنی مرضی سے پھر جس طرح چاہیں وہ انتخابات کرنے دیں گے لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ بیگم آصف علی زرداری صاحبہ ! اپنے خاندان پر حکومت کیجیئے ، بلاول ہاؤس میں حکومت کیجیئے اور ہم پر جبراً حکومت کرنے کی سوچ ترک کیجیئے اور اگر آپ ایسا کریں گی تو ہم اپنا ڈیفنس کریں گے اور ضرور کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔شکریہ جی ۔ اب کیا کرنا ہے ۔

معزز سینیٹرز۔جاری رکھیں ۔

جناب چیئرمین۔میں تو جاری رکھنے کو تیار ہوں ۔ کیا کریں جی قاسم صاحب !

ملک محمد قاسم۔جاری رکھیں جناب ۔

حافظ حسین احمد۔اب تو نماز کا وقت ہو گیا ہے ۔

ملک محمد قاسم۔نماز کا وقت ہے ابھی۔

حافظ حسین احمد۔اجلاس کے پروگرام کے بارے میں جناب کیا بات ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین۔وہ یہ بات ہوئی ہے کہ ایک تو انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آج کی جو ڈیبیٹ ہے یہ پرسوں بھی جاری رہے ' پرسوں اجلاس ہوگا۔پرسوں کے بعد تجویز یہ ہے کہ اس کو ۲۲ تک ایڈجرن کردیا جائے۔

ملک محمد قاسم۔ہم تمام رضامند ہیں۔

حافظ حسین احمد۔یہ تجویز ہے یا؟

جناب چیئرمین۔اگر آپ کو منظور ہے تو پھر یہ فیصلہ ہے۔آپ لوگوں کو منظور ہے۔تو پھر ٹھیک ہے۔

حافظ حسین احمد۔ایسا نہ ہو کہ صبح اٹھ کر آپ پھر ہمیں دوبارہ طلب کریں۔

جناب چیئرمین۔میرا خیال ہے کہ اس پر سب متفق ہیں کہ پرسوں اجلاس ہوگا یعنی 15 کو۔اس کے بعد ایڈجرن ہو جائے گا ۲۲ تاریخ تک۔۲۲ کے بعد پھر غالباً ۶، ۷ دن مزید چلایا جائے گا۔ٹھیک ہے جی۔تو آج اس کے بعد ' آپ کی تقریر کے بعد کیا ارادہ ہے؟

ملک محمد قاسم۔پھر نماز کا وقت ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔جماعت کتنے بجے ہے؟

معزز سینیٹرز۔پونے دو بجے۔

جناب چیئرمین۔تو پونے دو بجے وقفہ کرلیں گے۔ٹھیک ہے جی ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman, Sir, I am in complete agreement with many of the thoughts which have been expressed by the other side and even with Behrawar Saeed but Sir they say one thing at the same time when they talk of the other thing, they talk against what they have asserted earlier. On the one hand they are saying that let the country be run on the basis of

Constitution: let their be rule of law: undemocratic method should not be utilized for changing a government. This is for them to decide Sir, it is their Constitution. As a matter of fact it is a Constitution which is almost framed by the gentlemen who have been criticising. The honourable Senators from the NAP, or ANP I should say, accepted this. Sir, it has laid down a method how a vote of no confidence can be brought and if the no confidence move has been made under the provisions of the Constitution, then I do not understand, why there should be such hue and cry? Unfortunately this has become our habit. The other day I was saying in the Senate, or I said in the Senate, that it was a great relief for the people of Pakistan when they heard the Prime Minister and then when they heard the reply of the Leader of the Opposition in the National Assembly. It appeared that better sense is prevailing and there is going to be cooperation between the Opposition and the Government at least on basic issues, on national issues, but immediately after that what has been said and what is happening in the country is all contradictory to the assertions which were made on that day and in the same manner Sir, today what they say, they accept a thing that everything should be done under the Constitution and according to the Consititution and then allegations are made. The language which has been used by top leadership of this country, top leader of the Opposition in this country. I would not like to name any leader, I don't do that, I don't like to and I am not one of those who would say that what did you do when you were in power? How did you bring the vote of no confidence? How did you take away the members as has been alleged here by many people to various Rest Houses whether in Changa Manga or whether in Murree hills or anywhere else, I am not going to say that. It is no justification, this has become our habit that instead of improving the things, when one comes into power, we start saying what

were the conditions in your time, what were you doing? You were doing the same thing, you were doing the worse thing. Sir, I would not say that, but because if we have come into power, if Peoples Party or the Junejo League or their alies have come into power and if they say the same thing that what were you doing at that time, then the government in power has no business to remain in power, if that is the excuse to be given but I would point out at least, no, what did you do, I said that the members who were forcibly taken away during the no-confidence motion which was brought against Mohtarma Benazir Bhutto in the last regime, when they came down to the Assembly, they made noise about it, they made assertions about it and I would name them. There was an MNA by the name of Mr. Cheema, there was an MNA by the name of Dr. Burq who came and who said on the floor of the House that they had been forcibly taken away and now they have come into the House and they will vote with Benazir Bhutto. Sir, they are alleging, I won't say they are telling a lie, I won't say they are making wrong assertions bu not a single MPA has come out, not a single MPA about whom they are alleging, I have been reading in the Press that the MPAs have been taken to hear some songs. I have read in the Press that they have been taken to other points of excursion or anything like that. Sir, but none of those MPAs has so far said; even I saw photographs in the local papers in which many MPAs were shown standing alongwith the photographers of the Press as well as with the Press Reporters where in one of the places they were living here in Islamabad. I say it personally in the Press. They could have told the press people that they were here on account of pressure, on account of certain circumstances, but the way they are threatening and I don't know whether they will be taken in a helicopter or not, I have read it in the press but even if they go in a helicopter

they say we will blow up that helicopter. I mean it is the Opposition which is asserting and which is threatening and which wants to go to undemocratic methods. When they talk of army coming in, when they talk of the country being set on fire, when they talk that we will not let that Assembly stand if these people come down to the Assembly then where have they to work, those MPAs and the rest of the people. The sort of language which they have used while talking of democracy, while talking of the Constitution, while talking of the other things. My friend was talking about democracy. Which democracy are they talking about? I am not talking of that democracy, I want to tell Senator Behrawar Saeed. I am not talking of that democracy in which the PNA had to be broken, the PNA was broken where my own party alone in spite of my and Behrawar Saeed's party, we were in the same party, along left the PNA in the lurch and joined Zia-ul-Haq's government and I am not talking of that democracy. If that was democracy, then I am afraid, then I do not know which democracy Behrawar Saeed wants. At that time, we were practising democracy but that is no justification. Let us see if those MPAs come in the Assembly, if any of the MPAs asserts that he has done such and such thing, let me tell you, Sir, I am one of those who believe in this thing

کہ اگر پارٹی تبدیل کی جاتی ہے تو وہ مذہب تبدیل کرنے کے برابر بات ہوتی ہے -

I am one of those. Therefore, I would not support such a thing at least if the people are changing their loyalties, if the people are changing the way they are changing or we see it sometimes but there may be some other reasons. I have seen the statements of those people about whom it is being alleged that they have not given any statement. But they have alleged that the Chief Minister of the Frontier or some other people in the Frontier, the people who are king maker

or whatever they are, that they have made assertions to this effect that Chief Minister

نے قسم اٹھائی تھی - یہ تو اب مسلمان ہی نہیں رہا - اسلامی نظریاتی کونسل کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ یہ مسلمان بھی رہا ہے کہ نہیں - یہ اپنے وعدوں سے پھر گیا ہے -

In the same manner there are others who have said that certain commitments were made with them and that those commitments had not been fulfilled..... Sir there Ministers who have left that party or there Minister about whom it is being alleged what more can an MPA get than a Ministry. Maximum office which he could get is the Chief Ministers' office or a Minister's office. They are themselves saying about Sherpao that he wants to be the Chief Minister. If he wants to be the Chief Minister he is not giving the Chief Ministership to anybody who according to them has been abducted or who is being forced to being kept somewhere. Naturally the maximum he could offer them or anything like that was Ministership. They are already Ministers. My friends who have been criticising they should ask the provincial leadership, the Frontier leadership, Pakhtoon Khaw leadership they should ask them that what is the real cause, what were those commitments which they had made with them, which they have not fulfilled and on account of which those people are leaving them. And let them come. Actually they should have been asserting they should ask, they should assert that the session of the Assembly should be called so that a date should be fixed as soon as possible. So that they should be able to see or to show to the people of Pakistan that these are the members who had been forcibly taken away and here they are saying that we were forcibly taken away and today when they have come to the House. Sir, in the House there cannot be danger of anything. Even they are saying that we will destroy that Assembly.

They are saying that we will bring down the helicopter or any transport in which they come. They are choosing that sort of language. I couldn't expect of a Muslim leaguer talking of such actions. I believe in different nationalities, I am not saying that. But I couldn't expect of Mr. Behrawar Saeed talking of

بلوچستان کو بلوچ rule کریں گے ۔ پختونوں کو پختون rule کریں گے۔ فلاں کو فلاں ----- نہیں جناب پاکستان کو پاکستانی rule کریں گے ۔ یہ سارا پاکستان ہے ۔ اگر کوئی بلوچ ہے ، کوئی پٹھان ہے ، کوئی پنجابی ہے ، کوئی سندھی ہے ، میری نظر میں وہ سارے پاکستانی ہیں اور سب کا حق ہے ہاں اگر کوئی غلط طریقے پر ۔

Do you mean to tell me that you will allow a Pakhtoon, to force a Pakhtoon to do these things. I wouldn't, at least, tolerate a Pakhtoon doing that against a Pakhtoon. Or a Baluch doing that against a Baluch. You allege that the first thing which Benazir did was, the gentleman is sitting in the gallery uptop who did it. You can't see him but I can see him. When she said that she had nothing to do with the dissolution, the Centre had nothing to do with the dissolution of Balochistan Assembly, this was the stand which I took in the Balochistan High Court also, that the Centre had nothing to do with the dissolution of the Balochistan Assembly. It was the Baluch Chief Minister or a Bugti Chief Minister that I don't remember who must be the Chief Minister who had asked the Governor to dissolve the Assembly. Whether he did the right thing or not I don't know. The High Court gave a decision against them and they accepted the decision. You say that they don't accept the decision of the Court. We accept the decision of the Court. We accept the decision. Supreme Court's decision you keep on probing all the time. Pricking all the time, let me tell you it is your leader who did not accept the Supreme Court decision. It is he who moved for the dissolution of the Assembly. He supported what Ghulam Ishaque Khan has

been saying earlier he did it. He should not have done it He should have the guts to stand. Have a leader who have guts to stand. Do not tell me that democracy comes in that way that you concede to some powerful metal, you do this thing, you do it and when they tell not to do it, you do not do it. You have not alleged so far, thanked God you have not alleged wrongly. You have not alleged that the army is interfering you, you have not alleged that the army is forcing the MPAs of Frontier to do this. You provoke me and I he to talk of the past, and you know that it was the army which wanted to remove Benazir Bhutto in 1990 and therefore you were doing that you leader was doing that. You know that other agencies were also trying to remove her from Prime Ministership or who were also a party to the dissolution of the assembly. You know what has happened in the Supreme Court even from the point of view of that contempt case which was going on against the last or the ex-Chief of Staff of the army. The point is that it is a shamefull history. I am not proud of that what has been done against me and I am not proud of that those things are wrong things which we have done against anybody. But for God sake give those members an opportunity instead of making allegations, instead of threatening, instead of telling. You tell me has this happened just now in the Frontier province that a vote of no confidence has come. Since when Mian Nawaz Sharif has not been repeatedly saying

مارچ میں چلے جائیں گے

Benazir's Government cannot remain in power. Since when is he saying this and under what rule, what law under which part of the Constitution he is saying this. For God's sake tell me that. Lets not err, this is your country, this is my country we all have to live here. We talk of democracy and you say that so and

so were the product of martial law, I am not defending that but you tell me whose product is Nawaz Sharif. I do not do such things, I do not say such things. I am not a saint I must have committed mistakes but for God's sake do not tell those people who have been in your jaisl for years and years. Do you know I was tried for treason by a military court under your leadership. You think it is a joke. I am proud of having worked for the creation of this country and then people come and try me for treason just because I say that there should be a Constitutional Government and there should be elections in the country. Do not tell us these things and, who tells us who are the product of martial do not say such things and I do not want to say such things but you keep on harping time and again, time and again only on one thing

او جی یہ کرتے تھے یہ انہوں نے کیا What has not been said today in this House. Who was not a party. میں نے اس دن بھی کہا - میں نے اس دن بھی کہا سوائے اس نیپ کے یا تھوڑا سا کنونشن لیگ کے وہ بھی مل گئے تھے بعد میں -

جناب چیئرمین - آپ وائنڈ اپ کریں - نماز کا وقفہ بھی آنے والا ہے - ذرا وائنڈ اپ کرلیں -

ملک محمد قاسم - سر میں وائنڈ اپ تو نہیں کرسکتا -

جناب چیئرمین - نہیں میرا مطلب ہے اپنی تقریر تو کرلیں - دس منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں - آپ کے تو بیس منٹ ہونے لگے ہیں -

ملک محمد قاسم - سر مجھے تو آپ ٹائم ویسے بھی بھی زیادہ دیا کرتے ہیں لیکن آپ --

جناب چیئرمین - نہیں وہ تب دیتا ہوں جب آپ وائنڈ اپ کررہے ہوں on behalf of the Government پھر آدھا گھنٹہ آپ کو مل جاتا ہے - اب تو you are speaking because the Law Minister.......

Malik Muhammad Qasim: I am not speaking on behalf of the

Law Minister.

تو پھر میں کیا کروں، کل کر لوں گا۔

جناب چیئرمین۔نہیں پھر باقی بھی مانگیں گے ۔ آپ کے بیس منٹ تو پہلے ہی ہو چکے ہیں۔

ملک محمد قاسم۔میں منوا لوں گا ان کی منت کر لوں گا۔

جناب چیئرمین۔نہیں میرا خیال ہے تقریر کو وائنڈ اپ کرلیں

you started at 1:38 p.m. and it is already 1:48 p.m.

Malik Muhammad Qasim:I started at 1:38 p.m. and it is 1:43 p.m.

جناب چیئرمین۔تو اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ وائنڈ اپ کریں۔

Malik Muhammad Qasim: All right sir, I try to wind up. But sir the point is that they should not use this language. They should not threaten, they should not make false allegations. They have themselves talking about the no confidence vote against Benazir and I was asking them, that kindly this is no precedent, this is no justification. If we are trying to force the members to vote against Sabir Shah, no, there is no justification. I am not using this argument for justification. But I do want to know under what provisions of law, under what Articles of Constitution or for that matter anything else, the Central Government of Pakistan is being told, day in and day out, much before this Vote of No Confidence came, that you are not going to remain here, you are not going to remain here and this is a farce, Sir, when they talk of that; I believe in it, I am very happy everybody has started believing in it now that there should be consensus on the national issues in this country. Thank God that this is dawning on each and every one that consensus has to be there if we have to improve the conditions within the country. But they say this thing; they say we

want to be together, we want to be this thing, that thing etc.. When the Prime Minister makes them an offer that let us get together on these issues. You take the strike of Kashmir and just now somebody was saying.....

کہ وہ سارا قصہ ہی ختم ہوگیا ، سارا سلسلہ ہی ختم ہو گیا ۔ ہمیں تو یہ پتہ چلا کہ یہ تو اوپر کی
یونٹی تھی ۔ فلاں تھی ، انٹرنیشنل تھی ۔

Even on the day of strike when we all agreed it was disgraceful when I saw the top leadership's statements criticising the strike and saying that inspite of the whole coutnry together, he said that no,

یہ نہیں کیا ، یہ نہیں کیا ، یہ نہیں کیا ہے ، ایسے نہیں کیا ہے ۔ کیا باتیں ہیں ، یہ کس کو
دکھاتے ہیں ، یہ کس طریقے سے یہ قصہ چل سکتا ہے ۔ اس لئے ان کو چاہیے کہ یہ allow
کریں ان ایم پی اے کو وہاں لے جائیں ۔ For God's sake create public opinion,
I am for that whatever you are saying اب آئیں ---- اگر مجھ سے پوچھتے ہوں تو میں کہتا
ہوں کہ جس نے ایک دفعہ سے بھی زیادہ پارٹی تبدیل کی ہے He should not be allowed
to take part in politics in Pakistan میں تو یہاں تک کہتا ہوں And I am working for it
and I will work for it. لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ آپ build up کریں یہ بات قانون
سے نہیں بنے گی ۔ جب تک لوگوں کی sanction نہیں ہوگی اب تو جو پارٹی چھوڑ کر آتا ہے
، جو لوٹا ہے ----کہتے ہیں کہ لوٹا بے جان ہے ، لوٹا بے جان نہیں ہے ، یہ جان والے لوٹے
ہیں ۔ اگر ان کو لوگ نہیں دھتکارتے ، اگر لوگ ان کو سیاستدان سمجھتے ہیں ، اگر لوگ یہ سمجھتے
ہیں کہ ان سے زیادہ لائق ہی کوئی نہیں ہے ، Sir, there has to be a sanction against
those people, sanction of the people against such people وہ جب تک نہیں ہو گی ۔
کبھی بھی حالات درست نہیں ہوں گے ۔ کبھی حالات درست نہیں ہوں گے ۔

(مداخلت)

Malik Muhammad Qasim: Mandokhel Sahib, for God's sake, you remember when they had taken away forcibly, or whatever method they had adopted, certain members of the People's Party, to various places; those

members came back and they said it on the floor of the House inspite of the fact that the Army was against Benazir, the President was against Benazir, the Punjab Government was against Benazir and I think the Balochistan Government was also against Benazir.inspite of that those members came and they said,

کہ ہمیں forcibly لے گئے تھے۔ اگر وہ ممبر وہاں آکر کہتے ہیں کہ اسمبلی میں آنے دو انہیں آپ کو چاہیے کہ welcome کریں جلدی آئیں۔ وہ اگر آ کر کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں لے گیا تھا ہمیں فلاں لے گیا تھا یا یہ فلاں نے کیا تھا تو پھر آپ کا حق بنتا ہے۔ آپ کہیے کہ انہوں نے اس طریقے سے زور لگایا ہے۔ اس طریقے پر انہوں نے غیرجمہوری طریقے اختیار کئے ہیں۔ جب تک وہ ہوتا نہیں ہے۔ آپ پہلے ہی شور مچا رہے ہیں۔ میں نے تو آپ کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ بھی ----- آپ مثال دیا کرتے ہیں کہ پشتو میں ایک مثال ہے کہ ایک آدمی نے آکر کہا کتا تمہارا کان لے گیا وہ کان وان ادھر ہی ہے خدا کے لئے کوئی کتا آپ کا کان نہیں لے گیا وہ کان ادھر ہی۔ اس کان کو آنے دیں۔ اس کان کو کہنے دیں کہ کیا چاہتے ہیں وہ ---------

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔شاد محمد خان آئے گا۔ شاد محمد خان کرے گا۔ شاد محمد خان اگر ایسی بات کرے گا تو پھر اس وقت آپ کہیں لیکن جس طریقے سے آپ دھمکیاں دے رہے ہیں۔

I want to know, I really want to know. I don't doubt the integrity of those political parties who have been in democratic struggle right from 1948 or even from 1940. But I do doubt the integrity of those people who have been changing parties, who have been siding with the Martial Laws.

میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ مارشل لاء کا آپ نے کہنا شروع کر دیا ہے بوٹوں کی چاپ وغیرہ کی باتیں۔ کوئی مارشل لاء نہیں آیا کرتا جب تک پولیٹیکل پارٹیز خود invite نہیں کرتیں۔ اور کوئی مارشل لاء continue نہیں کرسکتا۔ کیا ضیاءالحق continue کرسکتا تھا؟

If my friend's party had not sided with him

(interruption)

Malik Muhammad Qasim: I left that party when you sided with Nawaz Sharif. I went with Mandokhel. I went to the others.

جناب چیئرمین۔چلیں ملک صاحب اب وائنڈ اپ کریں کافی ہو گیا ہے ۔

ملک محمد قاسم۔عرض یہ ہے جناب ، کیا یہ ہو سکتا ہے ؟ کوئی مارشل لا ، continue نہیں کرسکتا جب اس ملک کے پولیٹیکل elements اس کو دوام نہ بخشیں ۔ اب اگر آپ مارشل لا، کی پروڈکٹ ہیں ، اب میں ایک سچی حلفیہ بات کرنے لگا ہوں آپ سے ، میں جھنگ جیل میں تھا جب وہاں پر نواز شریف صاحب کا سنا کہ وہ پنجاب کے فنانس منسٹر ہو گئے ہیں یہ ۸۱ء کی بات ہے تو میں نے تو نام نہیں سنا ہوا تھا میاں صاحب کا unfortunately I had not heard his name تو مجھے وہ باری باری پوچھیں کہ نواز شریف کون ہے ؟ I was one of the seniors. There were people from Frontier also. There were people from other provinces also تو وہ مجھ سے باری باری پوچھتے تھے کہ یہ نواز شریف کون ہے ؟ Sir, believe me I got fed up. I did not know him. میں نے کہا بھئی مجھے نہیں معلوم ۔ بابرہ شریف کا بھائی ہے ۔

I don't be little Babra Sharif. I have greatest respect for her. But she was known much more than Nawaz Sharif at that time. I am telling you 'by God' this thing. It is a fact. And then, Sir, now,

اگر وہ لوگ اب نکل گئے ہیں یا ان کو ---- میں تو خوش تھا ۔

I was so happy that Nawaz Sharif has come out. He is working, he is taking on politically. But he is not taking on politically. He is again thinking of some Generals supporting him. They have started talking "bootoon key chaap, bootoon key chaap, bootoon key chaap". They want to create conditions, they want to create conditions. Don't tell that Martial Law would come, even if, I deny it, I completely deny it,

آپ تو عجیب عجیب الزام لگاتے ہیں ۔ ابھی بڈھ بیر کا کہہ دیا میں باہر گیا تھا اسی لئے اقبال کو

کہہ کر، لامنسٹر کو کہہ کر

let me make sure what was the position of 'Budaber'. I made a statement here also. I went to my friends sitting there that as they are from that province and they have been in the government service at that time they may be remembering some thing. I remembered about power, I remembered about you too.

آپ الزام لگا رہے ہیں فلاں نے دے دیا۔ بابا اس وقت امریکنز سے جو سمجھوتہ ہوا تھا وہ دیا گیا۔ جس آدمی کو آپ بہت گالیاں دیتے ہیں۔

everybody feels proud of having sent away Ayub Khan. It was Ayub Khan who took back the 'Budaber' and it was on account of that, that was one of the major reasons why Ayub Khan was turned out from the Presidentship of the country, let me tell you.

لیکن آپ اس چیز کو بھی غلط طریقے پر کہتے ہیں کہ فلاں نے دے دیا۔ بھٹو صاحب نے دے دیا، بھٹو صاحب نے فلاں کردیا، یہ کردیا، نہیں! بھٹو صاحب نے نہیں دیا۔ Bhutto Sahib was not a Foreign Minister سر عرض یہ ہے کہ غلط باتیں ہم کرتے ہیں خدا کے لئے ہمیں غلط باتیں بند کرنی چاہییں۔ ہمیں constructive باتیں کرنی چاہییں۔ میں مانتا ہوں اگر ڈیموکریسی اس ملک میں نہیں رہے گی ارے کہاں ہے؟ ادھر ہی تھا پہلے؟ اب میں اس کو نہیں کہہ سکتا کہ you are the product of Martial Law, I can't tell him that thing, so عرض یہ ہے جناب کہ موقع دیں، انہیں آنے دیں، آپ آئین کو تبدیل کردیں۔ آپ کو اگر عدم اعتماد پسند نہیں تھا آپ کے پاس پاور تھی آپ کئی ایک ترامیم لائے آپ نے دوسری ساری آئین کی چیزوں کو تبدیل کیا۔ آپ change کردیتے۔ اس وقت جو چیز آپ کو اپنے لئے پسند ہوتی ہے خود نہیں کرتے وہ دوسروں کو آپ کہتے ہیں مجھے یاد ہے جناب میں ایڈوائیزر بن گیا۔ مجھے الیکشن میں ہروایا گیا تھا let me tell you ۔ مجھے الیکشن میں ہروایا تھا وہ بیٹھا ہے کل اس نے شاید سیاست شروع کردی ہے آگیا ہے سیاست میں، اس کو دو سال پورے ہوگئے ہیں۔ ریٹائر ہونے، اس نے ہروایا تھا مجھے۔ تو عرض یہ ہے کہ مجھے ایڈوائیزر بنا دیا گیا۔ وہ شور مچائیں کہ دیکھیں جی یہ آگیا ہے ممبر نہیں ہے فلاں

نہیں ہے ایڈوائیزر بن گیا ہے وہ آگیا ہے ۔ Advisor still can go to the Assembly. تو میں نے کہا اور آج بھی کہتا ہوں میں نے those were Constitutional Advisors. کہ یار ایڈوائیزر تمہارے قانون کے تحت مجھے بنایا تم اس قانون کو ختم کر دو سب سے پہلے ۔ اگرچہ میرا ووٹ تو نہیں ہے But I will openly support that law. Let my Advisorship be finished. آٹھویں ترمیم کوتم گالی دیتے ہو اور اب تم دوبارہ اپنے لئے استعمال کروانا چاہتے ہو ۔ آٹھویں ترمیم کو پہلے دو تین دفعہ تم نے استعمال کروایا تھا ۔ دو دفعہ تو کروایا ۔ پہلے تو اپنی پارٹی کے خلاف اپنے صدر کے خلاف کروایا ۔ Didn't you use it against junejo? اچھا جونیجو کو میں نے نکالا تھا؛ میں نے نکالا تھا؛

آواز ۔آپ کی پارٹی نے ۔

ملک محمد قاسم۔آپ کی پارٹی وارٹی مت کرو ۔ .....Don't tell me, don't۔

جناب چیئرمین۔ملک صاحب! آپ wind up کریں ۔

ملک محمد قاسم۔ I am sorry, Sir, میرا دوست ہے جناب ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال جی یہ دوستی ۔

ملک محمد قاسم۔جی بس میں کیا کروں ؛ مجبوری ہے --- مجبوری ہے ایسا دوست ہے۔

(قہقہے)

(مداخلت)

Malik Muhammad Qasim: Sir, I can't help it. I don't want to say anything. You have been giving tickets to gentlemen who left your party three times and you gave him tickets every time. I objected to that even. I don't name that gentlemen.

میں بتا رہا ہوں اکیلے میں پوچھ لینا ۔ بتا دوں گا ۔ ابھی اخبار والے لکھ دیں گے ۔ نام نہیں لینا ۔

(مداخلت)

ملک محمد قاسم۔ عرض یہ ہے یہ سب پارٹیوں میں کمزوری ہے ۔ میں چاہتا ہوں جو پارٹیوں کو تبدیل کرتے ہیں ان کو سیاست میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ میں باری باری کہہ رہا ہوں ۔ میں باری باری کہہ رہا ہوں ۔ پر میں کیا کروں ۔ جس پارٹی کو میں سب سے زیادہ اصول والی پارٹی سمجھتا ہوں اور آپ کو پتہ ہے کس کو سمجھتا ہوں وہ پارٹی بھی ٹکٹ اسی طرح دے دیتی ہے ۔ جو دو دو تین تین دفعہ اس کی پارٹی کو چھوڑ کر چلے گئے ہوتے ہیں میں کیا کروں ۔ تو عرض یہ ہے کہ جناب اگر آپ خود دیکھیں ۔

You were against 8th Amendment. You wanted the removal of the 8th Amendment, later on, when it started using it against you, today, do you talk of country? All right People's Party may not be a good party. Benazir may be doing wrong things but are you an angle? You are a democrat. You want a Constitutional Government. You want the Assemblies or the Parliament to be sovereign, then what is the reason. Are there not personal reasons or not personal motives? You don't want now the 8th Amendment to go. You don't want those powers to be taken away.

بیچارہ dissolution تو یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ خدا کے لئے ۔ قوم کو اور بیوقوف مت بناؤ ۔ ہمیں بس کرنا چاہیے ۔ بہت بیوقوف بنا چکے ۔ اسے بس کرنا چاہیے ۔

I even now tell you who was saying, with full responsibility at my command and I also say with full responsibility at my command. I think Bashir was saying this thing. Let us get together on national issues. Let us sit down and solve and bring a consensus on national issues. Whether Abdul Rahim, it is a question of Provincial Autonomy, whether it is demarcation of Provinces, whetherit is Kashmir, whether it is the nuclear issue, whether it is the "Kala Bagh" whether it is any other issue, whether it is the unity of the country, whether it is the removing all undemocratic articles on the Constitution. To bringing in laws on the basis of which anybody who becomes a truncoat is deprived of a political life

in the country, let us get together on that. Let us do that instead of making noise,

کہ ہم بم سے اڑا دیں گے ، ہم فلاں چیز سے اڑا دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ملک محمد علی خان صاحب آپ جا تو نہیں رہے ہیں ۔ ملک صاحب میرا خیال اب ختم کردیں آپ ۔ ایک تو یہ ہے کہ اب ------ میرے خیال سے فیصلہ یہ ہوا کہ پرسوں So, what about question hour, adjournment motions, etc. ' یہی continue رہے گا کرلیں ، کیوں جی ملک صاحب ، اس لئے کہ یہ جا رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ پہلے settle ہو جائے ۔

ملک محمد قاسم۔ Question hour کرلیں ۔

جناب چیئرمین۔ Question hour کرلیں جی ۔ OK جی ۔

ملک محمد قاسم۔جناب میں صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ بات سیدھی سی ہے ٹکٹ ہم ان کو دیتے ہیں جو زیادہ پارٹیاں چینج بھی کرتے ہیں ۔ آپ جس گورنمنٹ کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں

I am not admitting. I am saying that give them an opportunity to come in the House and then let them say whatever they want with their free will and if they cannot, Sir, under your protection, if I can't tell the truth in this House. If I don't have the guts to say the correct things even under your protection, then I have no business to be sitting in this House. If those members do not come and tell the truth in the House then they have no business to be in that House.

لیکن آپ تو پہلے ہی شور مچا رہے ہیں ۔ آپ تو ان کو پہلے ہی ڈرا رہے ہیں ۔ میں آپ پر allegation لگاتا ہوں کہ آپ ڈراتے ہیں تاکہ وہ آئیں ہی نہیں ، تاکہ آپ کے خلاف vote of no confidence پاس نہ ہو ، اور ان کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں ۔ یہ وہی لوگ ہیں جناب جنہوں نے آپ کو ووٹ دیئے ، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کئی دفعہ پارٹیاں تبدیل بھی کی ہوں گی ، یہ وہی لوگ ہیں ---اور اس وقت تو وہ بیان بھی دے

رہے ہیں کہ آپ نے ان کے ساتھ commitments کی تھیں ۔ آپ نے ان کے ساتھ وعدے کئے تھے اور وہ آپ نے پورے نہیں کئے اس لئے وہ آپ کو چھوڑ رہے ہیں ۔ یہ reason ہے جس کی وجہ سے وہ یہ کر رہے ہیں ۔ آپ اس میں کیا کیا نہیں لے آئے ۔ آپ اللہ کو لے آئے ہیں، آپ اسلام کو لے آئے ہیں، آپ Islamic Council of Ideology کو لے آئے ہیں، آپ کس کس کو نہیں لے آئے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ بم لگانے کا اور دوسری چیزوں کا and I am very sorry to say کہ میں ان کی جو ---- کیا کہتے ہیں non-violence اس کے believer ا گر کہیں کہ ہم اس طرح اڑا دیں گے ۔ اس طرح کردیں گے

at least I personally think that those statements were not the statements of those leaders. I worked with them, they are not of that type, they would never say such things.

لیکن اگر frustration میں یا کسی بات کی وجہ سے وہ کہہ رہے ہیں تو مجھے اس کا دکھ ہے ۔ مجھے اس کا افسوس ہے کیونکہ میں ان کو اپنے سے بہت بہتر آدمی سمجھتا ہوں ۔ اپنے سے بہت بڑا آدمی سمجھتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک کی آزادی کے لئے بہت کام کیا ہوا ہے ۔ لیکن اگر اتنی سی بات پر وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر بڑی ہی زیادتی ہے اور پھر یہ وہی لوگ ہیں ۔ اگر پہلے ہیں

Why do you then think we have pressurized them. They have come on their own, you did not fullfil you promises, therefore, they want to get rid of you and they want to get rid of you, so that is also democracy

یہاں پر آپ vote of no confidence کی بات کرتے ہیں ۔ اب آپ نہیں کہہ رہے ہیں کہ بینظیر کے خلاف no confidence ہو جائے گا ۔ عبداللہ شاہ کے خلاف no confidence ہو جائے گا ۔ منظور وٹو کے خلاف vote of no confidence ہو جائے گا ۔

I welcome you. If you can bring a vote of no confidence, please bring it against Benazir. If you can bring a vote of no confidence, bring it against Manzoor Wattoo. If you can bring a vote of no confidence against Abdullah Shah please

bring it. I promise you, we won't make such allegations against you. Don't make false allegations against us. Let us give them an opportunity, let us get together to create or to make the people realize that we should always find sanctions of the people against turncoats.

لیکن فرض کیجیئے پاکستان کو مسلم لیگ نے بنایا تھا کدھر گیا ۔ اور اگر یہ توڑنے پر آ جائیں ۔ میں اس کو نہیں کہتا ۔ اس کی پارٹی بھی یحییٰ کے ساتھ تھی ۔

Now he should decide he was talking of Mujib-ur-Rehman, Sir, he was just now talking of Mujib-ur-Rehman he forget the history but there are people who are still alive who asked Mujib-ur-Rehman to be brought to the R.T.C. who said that it was your leader who said I won't come to the table unless Mujib-ur-Rehman is brought.

ٹھہر جاؤ بات سنو ۔ بات سنو لاہور کا ہو یا کسی جگہ کا ہو

Don't let me say the things against those leaders who are from the Frontier but they have gone therefore I would not say anything. I would not say anything

وہ ہنستا ہے ۔ وہ سمجھتا ہے میں کس کی بات کررہا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ نے کوئی چالیس منٹ لے لئے ہیں ۔

ملک محمد قاسم۔ بس جناب میں ختم کررہا ہوں ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب ۔

This must stop. Don't throw allegations on one political party and one person. I don't want to repeat it. All political parties in West Pakistan excepting the map and a little bit of Convention League they were all with Yahya and they all supported Yahya's policy and your party was also one of them.

اس طرح مت ہنسو۔ ٹک ٹک مت کرو ۔

So, with these words Sir, I oppose this Motion and I beg of my friends that they

should give an opportunity without any fear without creating any fear and that fair opportunity be provided to the Members of the legislature whom the Pathans elected. Behrawar Saeed who is elected by Pakhtoon give those Pakhtoon an opportunity that they should come and give their verdict free and fair. We don't have the support of the army behind us. We don't have the support of anybody else and you had at that time when you voted then you brought a no confidence against Benazir Bhutto.

جناب چیئرمین - اب دیکھیں ناں حافظ صاحب نے بھی اعتراض کیا ہے کہ جی نماز کا وقفہ بھی نہیں ہوا - بہرحال آپ وائنڈ اپ کردیں -

ملک محمد قاسم - میں ان کے ڈر سے کہ کہیں یہاں اذان شروع نہ ہو جائے جی --- thank you very much.

جناب چیئرمین - جناب حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر -

حافظ حسین احمد - شکریہ جناب چیئرمین صاحب ! انتہائی افسوس کی بات ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور اس میں یہ صورتحال ہے کہ آپ نے ہمیں کہا کہ پونے دو بجے نماز ------

جناب چیئرمین - میں نے کہا تھا - ملک صاحب کو میں نے ہی ریکوئیسٹ کی تھی -

حافظ حسین احمد - جناب نماز ڈیڑھ بجے ہوتی ہے باجماعت اس پارلیمنٹ کی عمارت میں ----

جناب چیئرمین - پونے دو بجے ہوتی ہے -

حافظ حسین احمد - شاید آپ کو علم نہیں ہے یہاں پر ایک مسجد بھی ہے جس میں باقاعدہ طور پر امام ہیں اور خطیب ہیں - میں نے ابھی جاکر ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ سینٹ کا عملہ ہمیں چابی فراہم نہیں کرتا - اس لئے ہم اذان دینے سے قاصر ہیں -

جناب چیئرمین - نہیں لیکن آپ نے کہا تھا کہ پونے دو بجے ہوتی ہے -

حافظ حسین احمد - چیئرمین صاحب ! دیکھیں چار آدمی بھی نہیں بیٹھے ہیں وہاں لیکن

اگر ہم چشم پوشی کرتے ہیں تو کم از کم یہ تو نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے جی ۔ وہ لمبا ہوگیا ۔ میں ریکونیسٹ کرتا بھی رہا کہ وائنڈ اپ کرلیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ میں نے تحریک استحقاق دی ہے اور میں اس کو موو کروں گا پرسوں۔ آپ کے سینٹ کا جو عملہ ہے اس کو آپ دیکھیں کہ کیوں اذان پر پابندی لگا دی گئی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی تو اب اس کو ایڈجرن کیا جاتا ہے ۔

This House is adjourned to meet again on 15th February in the morning at 10:00 a.m.

[The House then adjourned to meet again at ten O'clock in the morning on Tuesday, the 15th February, 1994.]

PCPPI—1076 (96) Senate—20-6-96—180.